

# بلوچستان صوبائی اسمبلی



## مباحثات

(دوشنبہ ۲۶ جون ۱۹۷۲ء)

مختصر تفہیم	نہرست مضمون	مہر شمارہ
۸	خلافت قرآن پاک و ترجمہ۔	۱
۲	شاند وہ سوالات اور انکے جوابات۔	۲
۲۲	غیر شاند وہ سوالات اور انکے جوابات۔	۳
۲۵	تحریک اتحاق (مولوی صالح محمد صاحب سے ملک آبکاری کا واپس لینا)	۴
۳۲	تحریک اتحاق (آسمبلی سیکریٹریٹ کی جام صاحب کو ان کی بحث تقریکی نقل مہیا کر کے دینے میں ناکامی)	۵
۳۲	میرزا نیہ براۓ سال ۱۹۷۲ء پر عام بحث۔	۶



کتاب میر ۱۵

# بلوچستان صوبائی اسٹبلی

پہلی بلوجپستان صوبائی اسٹبلی کا دوسرا اجلاس

دوشنبہ ۲۶ جون ۱۹۶۲ء

اسٹبلی کا اجلاس اسٹبلی چینبرن ر سابقہ ماؤن ہل، کوئٹہ

سید

زیر صدارت سردار محمد خان باروزی پیک بلوجپستان  
صوبائی اسٹبلی

بوقت مبنجے صحیح فروع ہوا

# ملاوت کلامِ پاک و ترجمہ

ان

## مولوی محمد شمس الدین قریبی اپنے پیر صورتی اسلی

پسالت الرحمٰن الرحيم

يَا يَهُوا الْتَّيْنَ أَسْنَدَ رَدَأَ لِتَبِعِيهِمْ فِتْلَةَ ثَالِثَتَهُ ۚ إِذْ كَسَرَ دِرَالِهِ كَثِيرًا  
شَكَمْ شَفِيلَهُ ۖ وَ إِذْ طَبِيعَوْهُ اللَّهُمَّ وَ مَنْ سَوَّلَهُ وَ لَا شَانَ شَغَلَهُ ۖ فَتَعْلَمَهُ أَوْ تَنْهَى  
رَبِّكُمْ وَ اصْبَرَهُ ۖ إِذْ وَقَنَ اللَّهُمَّ مَعَ الطَّبِيعَيْنَ ۖ وَ لَا تَكُونُهُ ۖ إِنَّمَا يُؤْذِنَ هَذَهُ جَوَافِنَ  
وَ يَأْمَنُهُ ۖ قَرِيرُ شَاهِدَهُ ۖ وَ يَعْصِمُهُ وَنَّ عَنْ سَبِيلِهِ ۖ اللَّهُمَّ وَ إِنَّمَا يَنْهَا  
جَهَنَّمَهُ ۖ وَ إِذْ نَزَّلَنَّ تَلَمُّمَ ۖ الشَّيْطَنَ ۖ أَعْمَلَهُمْ ۖ وَ قَالَ لَا عَابِتْ لَكُمُ الْيَقِيمُ وَنَّ  
الظَّالِمِينَ ۖ وَ إِذْ جَاءَهُمْ لَكُمُ فَلَمَّا شَرَّأْدَتْ لِتَبِعِيهِمْ لَكَعْنَ شَلَّهُ عَتَبِيهِمْ ۖ وَ قَالَ رَاقِهِ بُرْئَيْهُ  
شَكَمْ رَاقِيَهُ مَالَأَثَرَهُ وَنَّ رَاقِيَهُ آخَاتُ الشَّاطِئَ وَ اللَّهُ شَدِيدُ يَدُ الْعِقَابِ ۖ

پاہ ۱۰ بیجے

ترجمہ ۱۔ اے درگروں ایمان لائے ہو، جب طاقت کرو ایک جھالت سے پہنچات رہو اور یا کو رو  
اللہ کو بہت ہاگر تم پھکارا پاؤ اور فرا بزدرا کرو اللہ کی امد رسول اُس کے اورست جگہ ادا پس  
پیں پس شست ہو جاؤ گے اور جا قریبے گی، ہبہ قہاری اور بھر کرو تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھ بھر کنے  
والوں کے چھے، اورست ہو انداز ان درگاہ کے کنٹلے بھروسے اسی کا درد کھانے کو ووں  
کے اور بہر کرنے تھے راہ خدا تعالیٰ کے اور اللہ تعالیٰ ان کے حال کو اخاطی میں لٹے ہوئے ہیں اور  
جب زینت دی واسطے ان کے شیطان نے عذر ان کے اور کیا نیں غائب تھے آج کے دن کوئی  
درگاہ میں سے احمد تحقیق سے میں حلاجی ہوں تھا لا پس جب مزدار ہرگیں دو لذ جا فیں پھر گھما اور

دروزی اپریل کے اور کچھ تحقیق جو میرزا ہوں تم سے ہیں دیکھتا ہوں جو کچھ نہیں دیکھتا ہم۔ تحقیق  
ڑتھ ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اور اللہ تعالیٰ سے مستحب کرنے والا ہے۔

## عبدالصمد خان اچھڑی۔ پر امت ہفت آئندہ رس

(۱) تحقیق ہماری وہ مقدس کتاب ہے جس پر ہم ایسا ہی داشتے ہیں اس کے متعلق کوئی فعلی تصریح نہ ملے ہیں  
ہونے چاہئے۔ آج یہ کے ترتیب میں مولانا صاحب نے ملاقات، کاظمۃ، سخاں کیا ہے جو ملاقات کردہ میں  
ایک پس دراصل وڑاں کے دراں مقابوں کا سطہ ہے یہ برسے اور مذکورہ علی صاحب کی ملاقات اور دشمن کے  
ساتھ ہندستان کے ساتھ رواں پا مقابوں میں پڑا فرق ہے اس کا کوئی علاوہ مولانا صاحب کریں۔

میرزا اچھڑی کے خان صاحب، اب ہمارے پاس وقت کم ہے۔ سلاطین شور و  
میرزا اچھڑی کے خان صاحب، پھر یہیں کے خان صاحب، اب ہمارے پاس وقت کم ہے۔ سلاطین شور و

کیا مذکورہ خداوند ہمیں ملے کر۔

بنو ۲۳۔ میرزا عبدالصمد خان اچھڑی ۔ (۲) کیا یہ حقیقت ہے کہ اپنے بھی قابل اور  
درجہ کے منشیوں میں کوئی فرق اور درجہ میں صرفہ اس لئے نہیں فرق برقرار ہے کہ وہ  
مکر ٹوپی میں کام کرتا ہے یا کسی مسدود فرمادا ہے۔

(۳) کیا یہ حقیقت ہے کہ اپنے بھی کام کو اور درجہ میں کام کیا ہے ؟  
قرآن کا فرق ان کے ملاطف ہے اور الگ ہے ان سے کس مصلحت کے تحت قلمار کیا ہے ؟

(۴) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ منشیوں میں اس نامدار افراد کی نام پر خود کو ہرگز حاصل نہ کر سکے کہ وہ کی پابندی  
سے آزاد رکھتے ہیں اور تھواہ کے ملازوں پر جوں سے ہرگز حاصل کرنے کا ارادہ خاہر کر سکے ہیں ؟  
(۵) کیا حکومت نے فوجوں ہرگز حاصل کے حقوق تباہ کر فرزد کیا ہے ؟ اگر میں قہر ہرگز حاصل کر دسکتے ہیں اس کے نتائج  
سے حمدہ براہ راست کے لئے کیا احمد کئے ہیں اور کیا اسی اعتماد میں ملازوں کے ملاٹ پر پہنچے  
خواز کرنا اور اسی معاہدت بھی شاید ہے اگر نہیں قدمیں ؟

8

**Finance Minister : (Mir Ahmad Nawaz Khan Bugti)**

(A) The whole issue regarding the pay scale of Ministerial Government servants in the Secretariat and attached Departments will be considered by a Committee headed by Finance Minister. It is, therefore, not proper for me to express my views without hearing the parties concerned. As the matter is subjudice with the Committee, I would, therefore, request the honourable Member concerned to defer the question for an appropriate moment.

(B) As explained in answer No. (A) above.

(C) The strike threat given by Ministerial staff of the attached Departments is illegal and unjustified, because the Government had assured them that it will consider their demands.

- (D) The Government has already set up a high power Committee consisting of :--
- (1) Finance Minister .. Chairman.
  - (2) Member Board of Revenue ..... Member.
  - (3) Commissioner Quetta Division Member.
  - (4) " Kalat Division .. Member.
  - (5) Secretary Home Department .. Member.
  - (6) Secretary Services and General Administration.....Member.

The Committee will hear the arguments of the Ministerial staff and submit its recommendations to the Government.

۱۰

مُسٹر عبد الصمد خان اچھرزاں :- (۱۵) صدھے ہے تو کیا یہ حقیقت ہے کہ ایک بھی  
بین صرف اس بنیاد پر زرقة موجود ہے اور وہ ملک کے منشی مالزمری کی تحریک اور دوسری جمادات  
نہ ہے اور انہوں نے اپنے مذکورہ میکٹ پر میکٹ کام کرنے ہے جس کی وجہ سے فتنہ میں ہے جیسا کہ  
SUBJUDICE

**Finance Minister :-** The honourable Member :-

A certain amount of difference might exist but it is under review by the Committee.

**Finance Minister :** What the Honourable Minister is trying to say might differ what I have said. Any how, since the matter is under review, therefore I requested him to keep this pending until the Committee gives the decision because it might affect one or the other party and it might influence the decision of the Committee.

\* ۱۵۔ عبد الصمد خان اچھرزاں :- (۱۵) کیا یہ حقیقت ہے کہ ایک بھی ملک کے سطح پر بوجتان کے منشی مالزمری کے لئے پذیر فرض کے حساب مالک کاری، تسلیم مالزمری ساری الادائیں وصولی ادا کرنی اور بھی اس ادارے کی معاشریات کی گئی ہیں؟  
(۱۶) کیا یہ حقیقت ہے کہ مکروہ بوجتان نے اس معاشریات پر عمل کرنے کے لئے کاری ہے اور

ہم تذکرہ ہیں

(ج) کافی حقیقت ہے کہ لارڈ مول کی ترقی انجام دیں، ننگاہ وہ جوڑ کی بجائے احمد برے دینے کو جسے علاوہ پھر کو پہلی ترقی یا کس سال کی بیچے ٹیڑھہ سال کے بعد ملے گی، وہاں میں 6 ایں  
نعتان دہ ختم کریں ہے۔  
(د) کیا حکومت ملزموں کے مترخ نقشی کے پیشہ لفڑاں فیصلہ پر تحریک کر لے کر بیدار ہے؟

Finance Minister : (1) It is not correct to say that Government of Baluchistan are not considering to allow different allowances to the Ministerial staff as recommended by the National Pay Commission. The Government of Baluchistan are issuing necessary orders allowing the different allowances except the grant of conveyance allowance, because the Quetta Municipal Area is within three miles radius and, therefore, keeping in view the recommendations of the National Pay Commission, it is not considered appropriate to allow this allowance to the staff concerned.

(2) As explained in answer No. 1 above, the Government of

Baluchistan are issuing necessary orders in this behalf.

(3) The Government of Baluchistan, for the ask of uniformity

like other Governments i.e. Sindh, NWFP, are allowing annual increments to its non-gazetted employees from the 1st of December, 1972.

(4) Since the decision of grant of increments has been taken on the uniform basis by all the Governments the question of reconsidering this issue does not arise.

**JAM MIR GHULAM QADIR KHAN:- Point of order sir.**

The question has been asked in Urdu and the reply has been furnished also in Urdu, but suddenly the answer is given in English. May I ask your ruling in this regard ?

مشترکہ ۔ جام صاحب آپ سمجھ دیجیے ہیں۔

جام میر غلام قادر خان ۔ میں سمجھ رہوں لیکن مریٹ اس جان نہیں سمجھ سکتے۔

مشترکہ ۔ نیا سال میں سیف اللہ پاچھہ ۔

کیا اور یہ صفت دعویٰ وسائل تباہیں گے ؟

مینہ ۷۵ میہاں سیف اللہ پاچھہ ۔ (Q) یہے کاموں سے تعلق اشخاص کے نام اور پتے جملائے جائیں جیسیں ہر سال یعنی ۱۹۴۵ء سے لے کر ۱۹۶۱ء تک کاموں سے تعلق مشینزی اور ساز و سماں درآمد کرنے کے لیے صوبائی حکومت کے ذریعے لاٹھنیں بجاری کئے گئے۔

(P) درآمدی لاٹھنیں کی رقم ہر سال ۱۹۴۵ء سے ۱۹۶۱ء تک مندرجہ بالا ہر یک فریق کو بجاری ہئے (Q) صوبائی حکومت کاموں سے تعلق لدگوں کو ۱۹۶۲ء کے دراں درآمدی لاٹھنیوں کی فراہی کے 2 کیا اندازات کر رہی ہیں ؟

year 1965 to 1969 is not available with the Government of Baluchistan and the same is lying in the Directorate of Mineral Department Government of Punjab Lahore.

However the information for the year 1970-71 is given below :-

رقم	نام و پستہ	نمبر	رقم	نام و پستہ	نمبر
۹۸,۰۰۰/-	پیسر زادم احمد ایمنڈ ملکنی ۱۶/۴ کارٹ اسٹ سکول روڈ کوڑہ	۱	۷۰,۰۰۰/-	ایران بھٹاں کرل ٹرچنگ لائیٹنگ کارٹ جیلان پکنی ٹرچنگ کوئٹہ	۱
۷۵,۰۰۰/-	شمعہ مانگانگیٹی شارع اقبال کوڑہ	۲	۷۰,۰۰۰/-	بیبیب اٹھا مانگنگ کوئٹہ	۲
۱۰۵,۰۰۰/-	مری کارل پکنی شارع اقبال کوئٹہ	۳	۶۸,۰۰۱/-	دیم اورہا بیبیب اٹھا مانگنگ کوئٹہ	۳
۴۰,۰۰۰/-	سیدیت مانگانگ پکنی جامع روڈ کوڑہ	۴	۷۰,۰۰۰/-	رنا خان ایمنڈ پکنی کوئٹہ	۴
۸۰,۰۰۰/-	پیسر زادم احمد ایمنڈ ملکنی ۷-۸	۵	۷۰,۰۰۰/-	لکھ دہیت چین ایمنڈ مانگنگ کوئٹہ	۵
۹۰,۰۰۰/-	خارج عدالت کوئٹہ	۶	۷۰,۰۰۰/-	پیر قار بخش، پنڈ پورا نگ کوئٹہ	۶
۵۰,۰۰۰/-	پیسر زادم عالمالی اور فرا ایمنڈ	۷	۷۰,۰۰۰/-	یونا میڈیا مزیل پکنی کوئٹہ	۷
۱۰۰,۰۰۰/-	کول پلاسٹ شارع بیبیب اٹھنگاری کوئٹہ	۸	۷۰,۰۰۰/-	برچتان کارل پکنی میڈیا کوئٹہ	۸
۱,۵۰,۰۰۰/-	ٹکات کارل پکنی جامع روڈ کوڑہ	۹	۷۰,۰۰۰/-	پاک انڈسٹریل ایمنڈ مانگنگ	۹
۱,۷۵,۰۰۰/-	پیسر زادم احمد ایمنڈ ملکنی کارل مان	۱۰	۷۰,۰۰۰/-	سنندھ بیبیب ٹرچنگ کوئٹہ	۱۰
	کارن مانگنگ کارپوریشن کراچی	۱۱		پاک انڈسٹریل پکنی کوئٹہ	۱۱
	روڈ کوئٹہ	۱۲		احسان متران ایمنڈ پکنی کوئٹہ	۱۲
	پیسر زادم ایمنڈ پکنی مانگن	۱۳			

۱۹۶۱

۱۹۶۰

نام و پسته	بیان	ردیف	نام و پسته	بیان	ردیف
میر کوہل پکن کوشہ	لیڈر جنگ روڈ کوشہ	۷۰،۵۵۳،۵۲۸/-	میر کوہل پکن کوشہ	لیڈر جنگ روڈ کوشہ	۷۰،۵۵۳،۵۲۸/-
امان مانگ سعید امیر مانگ کپن	امان مانگ سعید امیر مانگ کپن	۳۵,۰۰۰	امان مانگ سعید امیر مانگ کپن	امان مانگ سعید امیر مانگ کپن	۳۵,۰۰۰
جنگ روڈ کوشہ	جنگ روڈ کوشہ		جنگ روڈ کوشہ	جنگ روڈ کوشہ	
میلان پکن لیڈر کوشہ	میلان پکن لیڈر کوشہ	۱۱	میلان پکن لیڈر کوشہ	میلان پکن لیڈر کوشہ	۱۱
یونائیٹڈ نیشن مانگ کپن کوشہ	یونائیٹڈ نیشن مانگ کپن کوشہ	۱۲	یونائیٹڈ نیشن مانگ کپن کوشہ	یونائیٹڈ نیشن مانگ کپن کوشہ	۱۲
شہزاد کوہل کپن کوشہ	شہزاد کوہل کپن کوشہ	۱۳	شہزاد کوہل کپن کوشہ	شہزاد کوہل کپن کوشہ	۱۳
بریتان مانگ میڈیا شرکت کپن کوشہ	بریتان مانگ میڈیا شرکت کپن کوشہ	۱۴	بریتان مانگ میڈیا شرکت کپن کوشہ	بریتان مانگ میڈیا شرکت کپن کوشہ	۱۴
سردار گورنر خواہ ایڈن پکن پروڈ کوشہ	سردار گورنر خواہ ایڈن پکن پروڈ کوشہ	۱۵	سردار گورنر خواہ ایڈن پکن پروڈ کوشہ	سردار گورنر خواہ ایڈن پکن پروڈ کوشہ	۱۵
غیضی مانگ کپن خارج روڈ کوشہ	غیضی مانگ کپن خارج روڈ کوشہ	۱۶	غیضی مانگ کپن خارج روڈ کوشہ	غیضی مانگ کپن خارج روڈ کوشہ	۱۶
پاک انڈسٹریل نیشن مانگ میڈیا کپن کوشہ	پاک انڈسٹریل نیشن مانگ میڈیا کپن کوشہ	۱۷	پاک انڈسٹریل نیشن مانگ میڈیا کپن کوشہ	پاک انڈسٹریل نیشن مانگ میڈیا کپن کوشہ	۱۷
کوشہ	کوشہ		کوشہ	کوشہ	
ملک دلایت حسین ایڈن ترینیڈاد کوشہ	ملک دلایت حسین ایڈن ترینیڈاد کوشہ	۱۸	ملک دلایت حسین ایڈن ترینیڈاد کوشہ	ملک دلایت حسین ایڈن ترینیڈاد کوشہ	۱۸
اسلام کوہل پکن بن جنگ روڈ کوشہ	اسلام کوہل پکن بن جنگ روڈ کوشہ	۱۹	اسلام کوہل پکن بن جنگ روڈ کوشہ	اسلام کوہل پکن بن جنگ روڈ کوشہ	۱۹
جو پستان یونائیٹڈ پکن جنگ روڈ کوشہ	جو پستان یونائیٹڈ پکن جنگ روڈ کوشہ	۲۰	جو پستان یونائیٹڈ پکن جنگ روڈ کوشہ	جو پستان یونائیٹڈ پکن جنگ روڈ کوشہ	۲۰
ایڈن بیچن کوہل کپن پکن کوشہ	ایڈن بیچن کوہل کپن پکن کوشہ	۲۱	ایڈن بیچن کوہل کپن پکن کوشہ	ایڈن بیچن کوہل کپن پکن کوشہ	۲۱
ایس دیم خان چان جولیزون ایڈن کپن کوشہ	ایس دیم خان چان جولیزون ایڈن کپن کوشہ	۲۲	ایس دیم خان چان جولیزون ایڈن کپن کوشہ	ایس دیم خان چان جولیزون ایڈن کپن کوشہ	۲۲
سعید مانگ کپن کوشہ	سعید مانگ کپن کوشہ	۲۳	سعید مانگ کپن کوشہ	سعید مانگ کپن کوشہ	۲۳

۱۹۶۱

۱۹۶۰

ردیف	نام و پیش نام	ردیف	نام و پیش نام
۱۵	سید احمد ایڈل کین جناح روڈ کوئٹہ	۷۵	
۱۶	حسینیان کول کین فاٹلہ جناح روڈ کوئٹہ	۷۶	
۱۷	مری کول کین شارع اقبال کوئٹہ	۷۷	
۱۸	میرزہ سلماں کلکن جناح روڈ کوئٹہ	۷۸	
۱۹	ایس سوسائٹی سن ان جناح روڈ کوئٹہ	۷۹	
۲۰	برادران کول کین شارع اقبال کوئٹہ	۸۰	
۲۱	امیر عباد الرحمن ایڈل کین جناح روڈ کوئٹہ	۸۱	
۲۲	دیسٹریکٹ کورٹ روڈ کوئٹہ	۸۲	
۲۳	حسن ستر ایڈل کین کوئٹہ	۸۳	

۱۹۶۱

۱۹۶۰

رقم	نام و پسر	جنسیت	رقم	نام و پسر	جنسیت
	روش رائے کارپوریشن سب	مذکور	۳۷	روڈ کوئٹہ	مرد
	علی کارپوریشن کوئٹہ	مذکور	۳۸	شاد بیرون، عالیہ مردان	مرد
	خان نایاب چکنی ایگل روڈ کوئٹہ	مرد	۳۹	کاسیاب کول کچنی خاطر خانہ	مرد
	روڈ کوئٹہ	مرد	۴۰	پیغمبر ابراہیم شاہی لیاقت	مرد
	پاکستان کول کچنی سب روڈ	مذکور	۴۱	کوئٹہ	مرد
	جناح روڈ کوئٹہ	مرد	۴۲	ایس ایم ایس خان ایڈ کچنی	مرد
	اعوان مائنگ کچنی کوئٹہ	مرد	۴۳	بر پاکستان کول کچنی کوئٹہ	مرد
	نڈس کول کچنی کوئٹہ	مرد	۴۴	دوں نڑو کچنی کوئٹہ	مرد
	ایم رضا خان ایڈ کچنی کوئٹہ	مرد	۴۵	ماربل ایڈ سرٹ بر لیٹیڈ	مرد
	کوئٹہ	مرد			

1961

1960

نمبر	عام و پیشہ	بیشتر	نمبر	عام و پیشہ	بیشتر
50,000/-	سنگ لکھن کارٹر	56			
10,000/-	لیشنل ائنڈسٹریل لکھن کارٹر	57			
10,000/-	پورے اکٹھ لکھن کارٹر	58			
50,000/-	ٹینکنٹ لکھن کارٹر	59			
10,000/-	سردار سکونڈ ائند لکھن کارٹر	60			

(C) In view of the import policy for 1972 announced by the

Central Government as recently as 15th May, 1972, the entire question

of granting any kind of import licences is under review.

As the house is aware, under this order the imports have been utilized and the licences for the import of small industries plants and equipments will be issued freely to Mine Owners under cash upto C and F value upto Rs. 2 lacs and tight loan and credit Barter up to C&F value of Rs. 5 lacs.

Jam Mir Gulam Qadir Khan :— How long will the review take?

Finance Minister : I do not think that review will take very long because whatever the recommendations are in this case, usually they are accepted.

Mian Saifullah Khan Paracha : I hope that the Honourable Minister realises that these import licences are mostly for the Mining Industry and he will try to get them as was being given before.

Finance Minister : Well I have already answered that whatever we recommend, the Government usually accepts that.

مشائخ پاکستان در اسلام آباد مصطفیٰ خان

لیکن اور بھارتی عوامی لیگ کے رکن  
دستیکر: جامیں میر علام قادر:- (۳) جہاز قذف نہ کام کے صورت کر کر دینے کی صفت کی وجہ سے اپنی خبر و خواہ  
دہ، کیا یہ درست ہے کہ الٹان کا سالہ مرٹ جہاز قذف نہ کی صفت کی وجہ سے اپنی خبر و خواہ  
کیا ہے؟

Finance Minister : (1) All ships breaking industries take round rate chargeable at Rs. 5/- per ton of net registered rate of each ship broken. This charge shall entitle the party to the use of 4 acre of state land in Guddani Beach. The income of the province from this source is about 5 lacs.

(2) It is correct that due to the setting up of industries the scenic beauty is disturbed. But that is the price every country has to pay for industrialization and progress.

Jam Mir Ghulam Qadir Khan. Supplementary Sir,

Is it not a fact that in Karachi one hundred rupees is paid to the Government for ship breaking. Will Government of Baluchistan review this matter also and increase the amount?

Finance Minister. What they are paying in Karachi I think is not the affair of Baluchistan Govt.

Jam Mir Ghulam Qadir Khan. No, the Baluchistan Government could consider on those lines.

Finance Minister. Well that is a question which I cannot reply. Karachi and Baluchistan are different things. If you give any other standard, I

will not give you a different reply. But Karachi, to set a standard with  
 Karachi, it is a question which .....

Mis Saiffullah Khan. Supplementary Sir,

Has the Minister compared the rates with those of Sind?

Finance Minister. No, You see, Karachi rates cannot be compared, with  
 Beluchistan. It is something a new question we cannot do it immediately.

Jam Ghulam Qadri Khan. Supplementary Sir,

I am not comparing Karachi with Baluchistan. But in Karachi for ship-  
 breaking nearly 500/- rupees per day are charged. Therefore, I ask the  
 honourable Minister whether he will consider to increase this amount?

Finance Minister. That we will see.. They were making an undue profit  
 which we should not. We might, however, charge more for the Baluchistan  
 Govt. If necessary.

Jam Ghulam Qadir Khan. As the Honourable Minister has himself admitted that the beauty of Guddani Beach is being spoiled. This beach is one of the best coast all over the world. I ask, sir, to safe-guard its beauty from further destruction.

Finance Minister. You consider Guddani as beautiful as Miami Beach?

Jam Ghulam Qadir Khan. No, I mean it is one of the best beaches in the world.

Finance Minister. I think we cannot set aside industry progress, scenic beauty you go, for swimming or go for drive, the whole coast lies as beautiful as you say that one spot is going to spoil the whole coast line.....

Jam Mir Ghulam Qadir Khan Supplementary.

The whole spot not the one spot; but the whole guddani Beach has been taken away.

Finance Minister. Jam Sahib, have you ever been to Miami Beach? It is a beautiful Beach. But there are Hotels and Motels and other Industries on those Beaches also.

Jam Mir Ghulam Qadir Khan. Sir, I dont' think there are ship-breaking Finance Minister. If there are not ship-breakings on that side then there are Hotels. At least the Hotels are quite different Sir.

مشترک اسٹریکٹ :- سال نمبر ۸۳

کیا وزیر صفت و صندوقسائل بنا گئے کہ،

نمبر ۸۳ - مولوی محمد حسن شاہ:- (۵۵) کیا حقیقت ہے کہ سب سے کم سخت سے ملکہ برادر

استوار کر رہے ہیں؟

(۵۵) کیا حکومت صرف وسائل کو قدری بخوبی ہے یعنی کامراودہ رکھتے ہے۔ اور صندوقسائل کی ترقی کے لئے  
منصوبہ بنایا گیا ہے؟

پونکہ مردی سب موجود نہیں ہیں، اس لئے

مشترک اسٹریکٹ :- اگلا سال نمبر ۹۲

کیا وزیر خزانہ بنا گئے کہ،

نمبر ۹۳ - جامِ علیم غلام قادر:- (۵۶) صوبہ بلوچستان کے ۷۲، ۱۹۶۱ کا کل احمدنگار

اعلاجات کس قدر ہے؟

(۵۶) ۱۹۶۱-۶۲ میں برلن سے صوبہ بلوچستان کو کس قدر گرانٹ مل ہے اور ۱۹۶۲-۶۳ میں برلن سے  
کس قدر امداد ملے کر ڈالی ہے؟

Finance Minister. This question which the Honourable Member Jam Sahib has asked, I think in the Rules of Assembly it says clearly that any information, which a member may get from any published book or from any other source which is easily accessible to the member, then the question should not be asked in the Assembly and I think this is something which is available in any Budget.

Jam Mir Ghulam Qadri. Point of order. Written Answer to my question

has already been given. The honourable minister has raised. I think, a new question.

Finance Minister. Receipts for 1971-72 = Rs. 7.59 Crores,  
A. Non-Development = Rs. 15.89 crores  
Development = Rs. 3.95 crores  
Total = Rs. 19.83 crores.

B. Grant-in-aid from Central Govt. (1971-72)  
= Rs. 1,05,71,300/-

(2) Foreign Aid from central Govt.  
= Rs. 24,40,000/-  
Total = Rs. 1,30,11,300/-

(3) (i) Grant-in-aid from Central Gov. (1972-73)-Rs. 1,06,04,300/-  
(ii) Foreign Aid from Central Gov. = Rs 55,50,000/-

یہاں سینٹ الٹریج پر اپنے 1961-62 کے 2.5 ملیار میں  
بنا ہے، جسکے دفعہ 12 کروڑ 75 لکھ DEFICIT

کیا ہے؟ COVER کیا ہے؟

Finance Minister. Will you repeat your question please?

Miga Saifullah Khan Paracha. I said that expenses were Rs 19.83 crore and income in 1971-72 was 7.59 crore. There is shortfall of something like 12 crore rupees. How did you meet this shortfall?

اس میں بیرونی امداد کا ذکر ہے اور بیرونی امداد اور حکومتی ہدایتی  
۷۰۰۰۰ روپے کا ذکر رکھ پڑے ہے کیونکہ تعلق ہے پہاڑیں کے لئے امداد

بامیر غلام قادر خان :-  
کن بیرونی ہدایت کے لئے ہی ؟

Finance Minister. Are you asking about the foreign grants from the Central Government? The Central Govt. gives us in case we want to buy Tractors, Machinery etc. from outside for which we need Foreign Exchange.

مختار اسپیکر :- سال نمبر ۱۰۵

کا ذمہ بر مدت دو فوت جلا دیں گے کہ ..

نیز۔ ۱۰۵۔ میر شاہبووز خان شاہیانی :- (۱) کیا تم جو ۱۹۶۰ء کے بعد حکومت نے صوبہ پنجاب  
کے لئے کارخانے مبتکر کئے ہیں ؟ اگر کوئی قوانین کا خدا و اور ان اخلاقی علیکے نام دیتے ہوئے جن کے حق میں  
کارخانے مبتکر کئے گئے ہیں یہ نہیں ہے جائیں۔

(۲) کیا کارخانے تکمیل ہو چکے ہیں ؟ اگر نہیں تو کب تکمیل ہوں گے ؟  
(۳) یہ موجودہ حکومت نے جس کارخانے مبتکر کئے ہیں ؟ اگر کوئی قوانین دیتے دیئے جائیں  
اور وہ مبتکر ہی جانا چاہئے۔

(۴) کیا یہ میں پڑے کارخانے مبتکر ہے جس کے بعد مشرن کر دیتے گئے ؟ اگر ہم تو کیروں ۱۰۰ و ۱۰۰ کے  
ہم دیتے جائیں جن کے کارخانے مبتکر کئے گئے ؟

جواب جواب بچے اور دیں پہاڑیں، اگر یہی میں نہیں  
میر شاہبووز خان شاہیانی :- جاتا ہوں۔

وزیر مالیات :- میں لکھ کے بچا دوں گا اکپ کہ

بھام میر خلام قادر خان :- پوئیش آت آرڈنر کیا وزیر مصلحت اور وہ نہیں جانتے۔ کیا اور وہ یعنی براپ لکھ کر دینے سے صورز تبر کی تسلی ہو سکتی ہے اور کیا سمجھ براپ ہے؟

جس صورز میر خلام قادر خان کیا کر لکھ کر بینے

وزیر مالیات :- دون کار

میر شاہ نواز خان شاہیانی :- ہم جو اب صورز براپ کی زبان سے سنتا ہے ہے وہ، اگر اور وہ یعنی میر شاہ نواز خان شاہیانی ہے۔ جو اب نہیں دیکھتے تو بیوچی میں دیکھ دیں کہ جس سلسلہ زبان

میں دیکھ دیں اور بالی میں سندھی میں لیکن انگریزی میں نہیں۔

مشترک اچھکر :- دبليے جواب تو آپ کے پاس اردو جس موجود ہے۔

میر شاہ نواز خان شاہیانی :- اور یہ سائل کی حق تھی ہوگی اگر اردو میں جواب نہ دیا گیا، سوال اس لئے کیا جاتا ہے کہ وزیر صاحب نے بولایا یا نہیں بنا لے ہے اس کا جواب بھی وہ خود ہی دیں۔ ورنہ لکھنے کا کیا فرمان ہے۔ اس لئے ہم ان کی زبان سے سنتا چاہتے ہیں اور اگر یہ نہیں تائیں ہے تو یہ مسائل کی باطلی حق تھی ہوگی

مشترک اچھکر :- آپ اردو پڑھ سکتے ہیں؟

Finance Minister. I won't deny that I can read urdu, but when I have got the right to speak in English, I am only asking for my rights. Nothing else Sir.

ان کا بھیہ حق بتتا ہے کہ وہ اس زبان میں جواب پائیں جاؤ ہے جو بہتے ہیں بیوچی

مشترک اچھکر :- یہ بجاپ میں سے سکتے ہیں۔

جامِ پیر غلام قادر خان ۔ نہیں سمجھتا کہ آپ اور وہ کسی اور زبان میں تسلیم کر رہا ہے تو یہ  
پڑائی آتی اور ذمہ بچکہ آپ نے اور وہ کہ سرکاری زبان تسلیم کر رہا ہے تو یہ  
نہیں سمجھتا کہ آپ اور وہ کے بیکارے کسی اور زبان میں ہو اب دیں۔

مشکل پیدا کرنے والے ۔ یہ سال اور وہ میں پڑھنا ہرگز۔

### وزیر مالیات ۔ بہت بہتر بہاب ۱

۱۰۔ جملائی شفہ کے بعد حکومت نے صوبہ بلوچستان کے لئے درج ذیل کارخانوں کے قام کی مظکوری دی  
وی کارخانوں کی کل تعداد اتنا لئی ہے۔ جو مندرجہ ذیل صنعتوں پر مشتمل ہیں ۱۰

۱۹۔ سرق و صادر، پکڑا رکاوٹ یونیکٹس (مز)

۱۱۔ سرق پادوں تریہ و فیزہ (سپیشل یونیکٹس مز)

۱۲۔ مرجنانی (ریڈیٹری پر اڈس)

۱۳۔ آہنی اشہ سازی و سپیشل دھرم دھگے

۱۴۔ پھل / ماہی یاری (فتش انڈ فیشن میں)

۱۵۔ فولاد و آہنی اشیاء (سٹیل فیل کپکس)

۱۶۔ سپیاہ و اس

۱۷۔ سنکھ مرمر کی راشن اسٹون اشیاء تیار کرنے کے لئے

۱۸۔ اون ذہاگر پکڑا (و دون و سٹیڈ سپنگ)

۱۹۔ سلمون برتنی سازی (نیا ملٹری)

۲۰۔ تیار پوٹ کے (ریڈیٹری پیڈ لامینٹس)

۲۱۔ موڑ پہزادا جات (آٹو موبائل پیپر ز)

۲۲۔ سینٹ نیکٹری

۲۳۔ سنت سکریٹس سازی

۲۴۔ بیٹری سیل (ڈرائی بیٹریز)

۱۹

۱۱

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

	ہٹلی	۱۴
	چادلی صافت کرنے کا ل	۱۶
	سرڈا کا سٹک / سوڈا ایش	۱۸
	ڈیرہ ہی فارمنگ	۱۹
	سین سازی	۲۰
۱	فلور ملن	۲۱
	کول بر کنک (کونک کے گئے)	۲۲
۲	چڑا سازی / پڑھنے کا لام	۲۳
	برفت بکھری	۲۴
	فاضل روئی کے بکل سازی	۲۵
	بیکل کے پنچھے بننا	۲۶
	سٹرایورڈ (ہر سے سے گٹہ سازی)	۲۷
۱	استخوان (پستان) ملن	۲۸
۲	مشروبات	۲۹
۳	نیستھی گھی	۳۰
	ہارڈ ہرڈ	۳۱
	پرنٹنگ پرنس (چھاپ خانہ)	۳۲

---

۶۹

---

ہر صفت کی جائی قیام دنام والکان بعہ پتہ میکرہ علیحدہ نہیں تھا بلکہ ہر اس بیجے  
 رب، بھی بھکر تذکرہ ہالا وہ متذکر شدہ کار خانہ ہیں سے کرنے بھر قائم نہیں ہے۔ موجودہ حکومت نے  
 ہر قائم اجارت نامے مذکور کر دیے ہیں اور موجودہ حکومت یا کسی نئی صفت پاکیں مرتب کر دی جائے ہے جس کے  
 صفت صبے کی قائم صفت دری از سرد بیجع راستہ پر گائزن بوجائے گی۔  
 (ج) موجودہ حکومت نے بھی بھکر کار خانے متذکر نہیں کئے ہیں۔

(د) بھیساہ ہرگز اکاف "بی" لاہور کیا گیا ہے۔ تمام کے قلم و کارخانے مشرفت کر دیتے گئے ہیں۔ اس کارخانے کی مشرفت کی وجہ سے خود برج فیل ہوں۔

۱) یہ کارخانے مکتوہوں کی صفت پالیسی واضح نہیں تھی اور صفتیہ پسندی ہدایاتی میں کوئی تھی۔

۲) خام مال کی دستیابی اور تواریخ شدید مالی کے لئے مارکیٹ سے فائدے کو نظر نہیں رکھا گیا تھا۔

۳) ۶۰ چین سے ہر کارخانے قابلِ عمل رپورٹ کی عدم موجودگی میں تکرار کئے گئے تھے۔

خیر اسلام مکتوہوں نے یہ کارخانے سہاسی درجات کی بنیاد پر تصور کئے تھے۔ کارخانے کی صفتیہ ترقی کے پہلو دو کھاطر جس کی پیشہ جوتاں کے درکار کو زیادہ سے زیادہ خامہ چوتھائی ملنا ہے۔ اگر یہ صفتیہ پاکستان کے مردی ملادوں میں قائم کی جائیں۔ تو یقیناً اس ضعف کارخانے کے وسیع تر علاوہ جوتاں کے خدم کی نہیں ہو سکتے تھے۔

جو بودہ حکومت اب ایک نئی صفتیہ پالیسی مرتب کر رہی ہے جو پاکستان کے اکٹھتیہ خدم کے ۲۵ زیادہ سے زیادہ فرماڈ کی صناعت دے گی۔

جناب وزیر تعلق نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کارخانے مکتوہوں نے پیغام  
جامِ میر غلام قادر خان ۔  
 سپاہی امن کی بنیادی قیمت، تو کیا ہیں پوچھ سکتا ہوں کہ اُنہوں جو بودہ  
 دوسرے تعلق کا ارشاد بہت متطرف فرمائیں گے۔ ان میں سہاسی رہنمایت کا فرمائیں ہوں گے؟

Finance Minister. This answer I have given already. We will not issue  
 on any Political ground. There must be all technical grounds.

جناب وزیر صاحب نے اپنے جواب میں کہا ہوا کہ اگر صفتیہ سرحد استنباط  
جامِ میر غلام قادر خان ۔  
 ہوں تو یہیں اس کا مطلب کہ جوں سکا، تو کیا پہنچنے ثابت ہوں گی یا خیر نہیں۔

Finance Minister. As I said If Industries are set on borders

Baluchistan will not benefit by them. It will be other Provinces which will be benifited. We want Baluchistan to be benifited.

میر شاہ نواز خان قایلیاتی :- جن لوگوں کے نام پر کارخانے منڈک کے لئے شان درخواستیں نہیں تھیں اور ان کے لئے  
کارخانات بنائے اور سیکم بانسے پر کافی مزਬع کیا ہے اور بیچاروں کا کیا  
گز مسٹے۔ کیا یہ طریقہ پہلی حکمرت وے کی ایسی حکمرت یعنی جس نے تقدیری و معیتی دے دے کی۔ یا جس نے  
مندرجہ کیا ہے دے دے کی۔

Finance Minister. This is a new question, I think.

مشترکہ پیکر :- جواب داس کا ہے سکتا ہے۔

وزیر مالیات :- جواب ہر اب تو دینا میں ہر چیز کا ہو سکتا ہے۔

This is out of the question.

میر شاہ نواز خان قایلیاتی :- جواب ہر سکتا ہے صاحب۔ اس سے سوال کا تقاضہ ہے نئا سال وہ  
ہوتا ہے جس کا تقاضہ اس سوال سے نہ ہو۔ یہ اس کا ایک بڑا ہے۔  
اپنے لوگوں نے کرن گئی ویکا تھا اور اس میں پالیسی اور سیاست کا ذکر تھے۔ لیکن رفاقت نہیں۔ تو اس میں  
پالیسی کا حقیقتی اور سیاسی بات کیا تھی۔ اس کی وضاحت نہیں کی گئی۔

وزیر مالیات :- ذکری کردہ کا مطلب ہے جیسے یا م صاحب ہیں ان کو دکرڈ کا لائسنس ملا ہے  
جیسے پر اپنے صاحب ہیں ان کر ... ....

باقم میر غلام قادر خان :- Point of order:-

I am not being allotted the licence of two crore rupees.

Finance Minister. Well your name comes on the list, whether you have been allotted or not.

میر شاہ نواز خان شالیانی: بچھ بہت افسوس ہے کہ ۲۹ لاکھ روپیہ سے حرمت تک مل جائے گے لیکن آخر ہم بھی ذرا ناچار ہیں ہم بھی ذرا فوجوچت نہ ہیں جو اس بھانے کے لئے موجود ہے لیکن آخر ہم بھی ذرا ناچار ہیں ہم بھی ذرا فوجوچت نہ ہیں جو اس بھانے کے لئے موجود ہے کہ اس میں ہمارا نام ہے یہ سوال کا جواب انہیں ہے جواب!

وزیر مالیات: جواب میں ملے دے دیا آپ نے کہا ہے اس سے کیا نفع ہے۔ میں نے کہا Feasible

ہر چاہے وہ آدمی سیاست میں ہر یاد ہے، اگر وہ ہر قدر حکومت اس کو لائیں ممکن کرے لیکن ہماری حکومت دیکھے گی کہ وہ دستے کا ذریعہ حلقے سے اس نے کوئی پیڑھا نہ ہے۔

#### Unstarred Questions

مرٹل اسپیکر: تشریف برکتے، اب میز پر رکے جائیں گے۔

Jam Mir Ghulam Qadir Khan. May I move Privilege.

Motion Sir?

Mr. Speaker: Unstarred Questions first.

Finance Minister. Sir, I lay on the table answers to unstarred questions

ب) وزیر صحت و حرمت اور صنعت و سائل تابیلے کرنا  
۶۔ میاں سیف اللہ خاں پر اپنہ۔ (د) ان لوگوں کے نام اور پیٹے کیا ہیں۔ جن کو سیم جنری ہمہ  
بلکہ رائیٹ نسلیکر مر سعدی تفتیش کرنے والے ہوئے ہو واد اور صنعت انجامہ بھات میئے گئے  
(ب) مندرجہ بالام معدنیات تفتیش کرنے کے، (ج) اسے پروانہ اور صنعت انجامہ بھات کے انٹنٹ کافر  
و تاریخ اور ان کا عمل و تجزع اور رقبہ تبلیبا جائے۔  
ز) ۱۹۶۱ کے درمیان مندرجہ بالام معدنیات کی اسلام پرید اور تفتیش کرنے کے اجراء پر پروانہ کے سو

ایکڑا اور سعدی اجراہ کے فی سو ایکڑ کیا تھی ہے۔

بتواب : تفییش کرنے کے اجرائے پرداز نے سعدی اجراہ بھات حاری سٹک، ان کی مددوں تفصیلات خواہام پتے اور مشتمل برداشتگی مکمل درج اور تجہ مذکور چندول میں دیئے گئے ہیں۔ (رج) ۱۹۶۰ء کے درمان مندرجہ بالا معدنیات کی اوسمی پسیدا اور تفییق کرنے کے، جو شے پرداز اور سعدی اجراہ کے فی سو ایکڑ کے حساب کے مندرجہ ذیل ہیں۔

<u>کرومائیٹ</u>	۱۔ تفییش کرنے کے اجرائے پرداز کی اوسمی پسیدا اور ۲۷۳۷ لٹر
	۲۔ سعدی اجراہ کی اوسمی پسیدا اور ۸۵۰۰ لٹر
<u>فلورائیٹ</u>	۱۔ تفییش کرنے کے اجرائے پرداز کی اوسمی پسیدا اور ۱۵۶۲ لٹر
	۲۔ سعدی اجراہ کی اوسمی پسیدا اور ۶۴۰۳ لٹر
	۳۔ تفییش کرنے کے اجرائے پرداز کی اوسمی پسیدا اور ۸۱۰۲ لٹر
<u>سنگہ مر</u>	۴۔ سعدی اجراہ کی اوسمی پسیدا اور ۵۵۶۰ لٹر

## مختلف معدنیات کے کوائف کا جدول!

### ۱۱، کرومائیٹ پر اپیلینگ لائسنسی

نمبر	کپنی کا نام اور پستہ	گاریخ اجرائے لائسنسی	رقیب اور محل و قوع	نمبر
۱	۲	۲	۳	۲
۱	پیمنڈاک انڈسٹریل مانیگ نٹریکیٹ کوڑا	۱۹۶۵ - ۱۹۶۶	۳۰۸۶ ایکڑ، ضلع پونڈ	۳ - ۲
۲	"	۱۹۶۶ - ۱۹۶۷	- - -	۳۰۳۷
۳	"	۱۹۶۷ - ۱۹۶۸	- - -	۳۰۳۶ - ۷

۱	۲	۳	۴
۱۹ - ۱۰ - ۵۹	۰	۰۰۶	پاکستان ائمہ شیعہ کو شے
۰	۰	۳۶۲	۱
۰	۰	۷۱۹	۲
۰	۰	۸۶۹ - ۰۰	۳
۰	۰	۱۸۰۸ - ۰۰	۴
۱۶ - ۳ - ۴۷	۰	۴۸۹ - ۰۰	۵
۱۹ - ۱ - ۹۱	۰	۴۸۸ - ۰۰	۶
۲ - ۱ - ۶۱	۰	۱۰۰	۷
۱۸ - ۰ - ۶۱	۰	۱.۵۰	۸
۱۸ - ۱۷ - ۴۶	۰	۲.۹ - ۰۰	۹
۱۹ - ۱۰ - ۵۹	۰	۸۶۸	۱۰
۰	۰	۶۰۱ - ۰	۱۱
۰	۰	۷۰۰	۱۲
۰	۰	۸۶۰	۱۳
۰	۰	۱.۰۰	۱۴
۰	۰	۳۶۷ - ۰	۱۵
۰	۰	۲۲۶	۱۶
۲۰ - ۱ - ۶۹	۰	۸۱۲ - ۰۰	۱۷
۲۰ - ۱ - ۵۰	۰	۱۸۶	۱۸
۲۰ - ۱۰ - ۵۹	۰	۰۶۷ - ۰۰	۱۹
۲۰ - ۱۰ - ۵۹	۰	۰.۹۸	۲۰

۱	۲	۳	۴
۹۵	پاکستان اسلامیہ کو شرط پاکستان اسلامیہ کو شرط	۱۹ - ۷ - ۴۴	۱۸ - ۰ - ۵
۹۶	لیم دیم بیبی اش کو شرط لیم دیم بیبی اش کو شرط	۹ - ۷ - ۴۶	۹ - ۷ - ۴
۹۷		۷۷ - ۱ - ۶۹	۷ - ۰ - ۵۰

## (۲) کرد مائٹ - مائیک لیزز

۱	۲	۳	۴
۱	لیزز پاکستان کو شرط	۱۸ - ۷ - ۵۱	۱۸ - ۰ - ۰
۲		۳۱ - ۷ - ۵۱	۰ - ۱۸۰
۳		۴۷ - ۰ - ۰۷	۰ - ۴۶۷
۴		۱۶ - ۰ - ۰۱	۰ - ۲۳۰
۵		۷ - ۰ - ۰۱	۰ - ۲۰۰
۶		۱۹ - ۰ - ۰۱	۰ - ۲۹۰
۷		۷ - ۰ - ۰۱	۰ - ۱۰۰
۸		۴ - ۰ - ۰۱	۰ - ۱۹۰
۹		۱ - ۰ - ۰۰	۰ - ۱۰
۱۰		۱ - ۰ - ۰۰	۰ - ۰
۱۱		۱ - ۰ - ۰۰	۰ - ۰
۱۲		۷۰ - ۰ - ۰۲	۰ - ۲۲۰
۱۳		۷۱ - ۰ - ۰۲	۰ - ۱۱۷۰
۱۴		۷ - ۰ - ۰۲	۰ - ۵۰

۱	۲	۳	۴
۱۰	لیتو پاکتله کر فاینر بیشتر کوثر	ایکٹ ملٹی شروب	۱۴ - ۵ - ۰۵۲
۱۹	"	۱۰۸ -	۱۴ - ۳ - ۰۴
۱۴	"	۴۰ -	۱۴ - ۶ - ۰۴
۱۰	"	۲۴ -	۱ - ۴ - ۰۴
۱۹	"	۳۲ -	۱ - ۴ - ۰۴
۲۰	"	۲۴ -	۱۹ - ۳ - ۰۴
۱۱	"	۱۶۰	۱۹ - ۳ - ۰۴
۱۱	"	۳۲ -	"
۱۲	"	۳۲ -	"
۱۲	"	۱۷۰	"
۱۲	"	۳۲ -	"
۱۲	"	۱۷۰	۱ - ۱ - ۰۴
۱۲	"	۱۷۰	۱ - ۱ - ۰۴
۱۰	"	۱۷۰ - ۱۷۰	۱ - ۱ - ۰۴
۱۴	"	۱۰ -	"
۱۶	"	۱۰ -	"
۱۸	"	۱۶۱ - ۱۱	"
۱۹	"	۱۶ - ۰	۱۹ - ۱ - ۰۴
۲۰	"	۱۶۱ - ۱۰	۱۹ - ۱ - ۰۴
۲۱	"	۱۷۰	۱ - ۱ - ۰۴
۲۲	"	۱۷ -	۱۹ - ۱ - ۰۴
۲۲	"	۱۷ -	۱۹ - ۱ - ۰۴
۲۳	"	۱۷ -	۱۹ - ۱ - ۰۴
۲۴	"	۱۷ -	۱۹ - ۱ - ۰۴
۲۶	"	۱۷ -	۱۹ - ۱ - ۰۴
۲۷	"	۱۷ -	۱۹ - ۱ - ۰۴
۲۸	"	۱۷ -	۱۹ - ۱ - ۰۴
۲۹	"	۱۷ -	۱۹ - ۱ - ۰۴
۳۰	"	۱۷ -	۱۹ - ۱ - ۰۴

<i>N</i>	<i>R</i>	<i>P</i>	<i>T</i>	<i>I</i>
۴ - ۴ - ۰۴	۱۰۰	ایکا ضخیع ثوب	سیر فک کن اکارم ماتریلر کوشش	۸۶
۴۰ - ۵ - ۰۴	۰	۱۰	"	۸۶
۱ - ۴ - ۰۴	۰	۱۰	"	۸۷
۱ - ۰ - ۰۰	۰	۱۰	"	۸۹
۴ - ۴ - ۰۴	۰	۱۰۰	"	۹۰
۱۰ - ۴ - ۰۴	۰	۹۰۴۰	"	۹۱
"	۰	۵۲۰	"	۹۲
۱۰ - ۶ - ۰۴	۰	۲۰۰	"	۹۳
۱۰ - ۸ - ۰۴	۰	۴۰	"	۹۴
۱ - ۱ - ۰۴	۰	۱۹۰	"	۹۵
۱۰ - ۱۰ - ۰۰	۰	۲۷۰	"	۹۶
۱۰ - ۱ - ۰۴	۰	۱۴۸۴۰	"	۹۶
۱۰ - ۴ - ۰۴	۰	۱۰۰۴۰	"	۹۷
۱۰ - ۸ - ۰۴	۰	۵۰۰۴۰	"	۹۸
۱۰ - ۶ - ۰۴	۰	۱۹۰	"	۹۹
۱۰ - ۴ - ۰۴	۰	۱۱۸۰	"	۱۰۰
۱ - ۴ - ۴۰	۰	۱۹۰	"	۱۰۱
۱۰ - ۴ - ۴۰	۰	۱۱۸۰	"	۱۰۲
۱ - ۰ - ۰۰	۰	۱۰۰	"	۱۰۳
۱۰ - ۱ - ۰۰	۰	۰	"	۱۰۴

۱	۲	۳	۴
۰ - ۹ - ۷۶	ایکٹر ملٹی فون	۶	جزیرہ نما کستان کرم اور پیدا کرنا
۰	۰	۵۰	۰
۱ - ۱۰ - ۷۱	۰	۸۰	۰
۰	۰	۸۰	۴۰
۰	۰	۱۴۰	۴۱
۰	۰	۰	۴۲
۰	۰	۰	۴۳
۱ - ۶ - ۷۱	۰	۰	۰
۰	۰	۰	۴۴
۱ - ۴ - ۷۱	۰	۰	۰
۰	۰	۲۴۰	۴۴
۰	۰	۰	۴۵
۰	۰	۰	۴۶
۰	۰	۰	۴۷
۰	۰	۰	۴۸
۰	۰	۰	۴۹
۰	۰	۰	۵۰
۰	۰	۰	۵۱
۰	۰	۰	۵۲
۰	۰	۰	۵۳
۰	۰	۰	۵۴
۰	۰	۰	۵۵
۰	۰	۰	۵۶
۰	۰	۰	۵۷
۰	۰	۰	۵۸
۰	۰	۰	۵۹
۰	۰	۰	۶۰
۰	۰	۰	۶۱
۰	۰	۰	۶۲
۰	۰	۰	۶۳
۰	۰	۰	۶۴
۰	۰	۰	۶۵
۰	۰	۰	۶۶

۱	۲	۳	۴
۶۸	۳ - ۸ - ۰۸	۳۴۶۶۵	دیگر یاری همیشہ ایام پکنن کوشش
۶۹	"	۳۱۱۴۲۶۰	"
۷۰	"	۶۹۱۰۸۰	"
۷۱	"	۳۷۰۰۰۴۰	"
۷۲	"	۳۰۰۰۳	"
۷۳	"	۳۲۸۶۶۰	"
۷۴	۹ - ۱۷ - ۰۰	۶۶۰۰۰	"
۷۵	۱۰ - ۰ - ۴۰	۳۳۸۶۵۰	"
۷۶	۱۴ - ۱۰ - ۴۰	۱۰۹۶۶۵	پهلو کاریم کوشش

### ۳ فلورائیٹ، مانگنیک یوزز

۱	۲	۳	۴
۱	۴۹ - ۲ - ۴۰	۱۷۲۲۷۶۷	میرزا میں دینار خان کرد ایس سلاخ ایں
۲	"	۰.۹۹	بلوٹنگ سرکلر دڑو - کوشش
۳	"	۰.۹۹	میرزا دکل میرزا پکنن - کوشش

۱	۲	۳	۴
۱	۴ - ۸ - ۶۱	۱۳۵۰	میرزا یاری مانگنیک پکنن کوشش

۱	۲	۳	۴
۱۹ - ۶ - ۴۱	ایکٹا ضمیح قلات	۱۹۱۶	بیرون خود جان اینڈ ستر کوڑا
۱۸ - ۷ - ۴۶	"	۱۰۹۵	بیرون خود کار پر لشیں کوڑا
۲۱ - ۱۱ - ۴۸	"	۴۲۶	حمد نور اینڈ شیخ خد
۱۰ - ۸ - ۴۱	"	۱۰۰۶	ایس حضرت علی کوڑا
۱۶ - ۹ - ۴۱	"	۱۶۴۲	سردار فقیر محمد خان کوڑا
۲۱ - ۹ - ۴۱	"	۲۹۵۸	ٹرپید اینڈ کار پر لشیں کوچی
۱۴ - ۱ - ۴۱	"	۲۵۰۸	ٹرپید اینڈ کار پر لشیں کوچی
۲۲ - ۴ - ۴۱	"	۱۱۳۹۶۴۶	بیر احرس تاہ بڑی
۱۹ - ۳ - ۴۱	"	۴۵۸۲۶۳۲	ٹرپید اینڈ کار پر لشیں کوچی
۲۲ - ۴ - ۴۱	"	۱۹۲۹۶۴۲	بیر فراحد بڑی کوٹھ

## (۲) ماربل پر اسپنگ لائسنس

۱	۲	۳	۴
۱۵ - ۱ - ۴۱	ایکٹا ضمیح پانچ	۲۰۳	پاکستان مائز میٹڈل - کوچی
۱۹ - ۴ - ۴۱	"	۵۰۰	انڈیکس سٹڈی بیکٹ - کوڑا
۲۲ - ۴ - ۴۱	"	۵۰۰	پاکستان مائز میٹڈل - کوڑا
۲۲ - ۴ - ۴۱	"	۵۰۰	"
۲۲ - ۴ - ۴۱	"	۵۰۰	"
۱۸ - ۴ - ۴۱	"	۲۲۵۶۴	الیٹرن میزون کوڑا
۲۲ - ۴ - ۴۱	"	۵۰۰	بیرون خود جان اینڈ ستر کوڑا

۱	۲	۳	۴
۸	فائز مشری بچن کردا	۱۲۵	لیکٹر شمع چاہ
۹	سید عباد اللہ اینڈ مانڈنگر کردا	۹۲۶۴۰۷	"
۱۰	سید عباد العلی، عجیس علی کردا	۵۰۰	"
۱۱	شیخ عدوین اینڈ مانڈنگر کردا	۸۷۲۰۵	"
۱۲	پاکستان مانڈنگر کردا	۳۹۴	لیکٹر شمع چاہ
۱۳	ماربل نڈ مانڈنگر کردا	۲۴۹	"
۱۴	شیخ دوست محمد الدین	۵۷۹	"
۱۵	ماربل اند مانڈنگر کردا	۶۲۶	"
۱۶	ایں فن ترقیتی مائیکل بچن کردا	۳۹۴	"
۱۷	پاکستان مانڈنگر کردا	۳۹۴	"
۱۸	"	۱۱۶	"
۱۹	محمد اعلیٰ خان	۱۰۳۹۷۶	"
۲۰	پاکستان مانڈنگر کردا	۳۶۷۵۵	"
۲۱	سیر اسٹریٹ نڈ مانڈنگر	۲۶۱۱۵	"
۲۲	ناہوت مائیکل لارپر ریشن	۱۷۸۹۶۶	"
۲۳	پاکستان اند مانڈنگر	۲۲۶۲۶۸	"
۲۴	مک بیرمن عان اینڈ بچن	۳۱۳۲۰۶۳	"
۲۵	ماربل کرافٹ	۳۹۹۴۲	ضلع سید
۲۶	ماربل اند مانڈنگر	۱۰۷۸۱۹۷	ضلع چاہ
۲۷	پاکستان مفری بچن	۱۹۳۶۵۸۹	"
۲۸	شیخ دین حسرا نڈ مانڈنگر	۳۱۷۰	"

۱	۲	۳	۴
۷۹	۶۰	مشی پاچن	۱۴ - ۱ - ۴۲
۸۰	۶۱	"	۸ - ۸ - ۴۵
۸۱	۶۲	۱۰۰۰	۹ - ۹ - ۴۰
۸۲	۶۳	۹۵۵	۱۴ - ۹ - ۴۱
۸۳	۶۴	۱۰۰	۸ - ۹ - ۴۲
۸۴	۶۵	۶۴۹	۱۴ - ۹ - ۴۳ سیمینگ سیمینگ پیشنهاد چهار

## ۵. ماربل - مانگ لیزز

۱	۲	۳	۴
۱	۶۰	ایکٹ مشی پاچن	۸ - ۹ - ۴۲
۲	۶۱	"	۹ - ۱۰ - ۴۱
۳	۶۲	۱۰۰	۲۱ - ۹ - ۴۲
۴	۶۳	۸۹۰۶۱	۹۱ - ۹ - ۴۲
۵	۶۴	۵۶	۱۰ - ۹ - ۴۱
۶	۶۵	۴۳۱۶۶	۱۱ - ۹ - ۴۰
۷	۶۶	۰۰۰۰۰۰۰۰	۱۱ - ۱۱ - ۴۰
۸	۶۷	۵۶۶	۱۱ - ۱۰ - ۴۱
۹	۶۸	۵۸۹۶۰۶	۱۲ - ۹ - ۴۴
۱۰	۶۹	۱۳۶۴۴۶	۱ - ۱۰ - ۴۱
۱۱	۷۰	۰۰۰۰۰۰	۹ - ۹ - ۴۶

۱	۲	۳	۴
۹ - ۴ - ۴۶	۰	ایکٹنٹھ چانی ۲۳۴۷۷۸	بڑپڑا مل مانگ کھنی ۱۱
۱۴ - ۴ - ۴۷	۰	۲۶۵۹۶۳	بڑا ایم ایس کوٹ ۱۲
۱۴ - ۴ - ۴۸	۰	۴۰	۰ ۱۳
۱۴ - ۴ - ۴۹	۰	۸۲	۰ ۱۴
۱۴ - ۴ - ۵۰	۰	۱۹۹۴۶۴	۰ ۱۴
۱۴ - ۴ - ۵۱	۰	۰.	۰ ۱۶
۶/۷/۷۷، ۷۰ - ۴ - ۴۴	۰	۱۶۲۶۰۴	کرام بخش اینڈ سسٹر ۱۷
۱۱ - ۴ - ۵۱	۰	۶۷۶	در بیل انڈ سسٹر ۱۸
۱۰ - ۴ - ۴۰	۰	ایکٹنٹھ سید ۱۹	شیخنگ مانگ در کس کارچی
۱۴ - ۴ - ۵۲	۰	ایکٹنٹھ چانی ۰.	بڑا ایم ایس بیشٹہ کوٹ ۲۰

میرا سیکر پر کی مطالبہ کے MOTION

Jam Mir Ghulam Qadir Khan. My question of privileges is that Moulvi Sadiq Mohammad, Minister for Excise and Taxation was to answer to my question regarding ban on liqueur on the flour of the house on 22nd June, 1978 but he was not present and the Speaker was pleased to direct that he should give answer on the next turn but Radio Pakistan has announced

that the department of Excise and Taxation has been taken away from him and given to some other Minister. It means that Moulvi Saleh Muhammad will not give answer to my question even on the next turn. This has caused the breach of the privileges of the Assembly.

### وزیر واکسائز ایڈ ٹیکسیشن (میر غلام خان نصیر)

وزیر بھر کو اپنے سوالوں کے جوابات پڑا ہیں۔ پڑا ہے کوئی بھی منظر دے۔ اب جبکہ اتنا میں کام کے ہم نے یہ تبدیلیاں کر دی ہیں اور یہ پورٹ فولیو کسی اور منظر کے پاس چلا گی ہے تو جام مناب کا مقصد صرف سوالوں کے جواب سے ہونا چاہئے۔ اور یہک خاص شخص کی زبان سے نہیں اور جب بھی وہ اس منصب سمجھے ان کے سوالوں کا جواب دیا جائے گا۔

جام میر غلام قادر خان : صاحب میرا کرم بھائی تھے اور ہمیں یہ یقین تھا کہ وہ وزیر بندی کے تعلق ۶۴ میں احلاں کریں گے۔

مشترکہ اپریسیکر : جام صاحب اس پر آپ تقدیر نہیں کریں بلکہ صرف اپنے PERESS MOTION کو کریں۔

جام میر غلام قادر خان : نہیں جذب میں نہ ہے.....

مشترکہ اپریسیکر : میں نے سو یا ہے میں نے دو دن جذب کی تھیں سنی ہیں یہ خاباً ہر جگہ ہوتا ہے کی ہوتی ہے

کہ وہ آپس میں ملکمن کی دوبارہ تعقیم کریں یا.....

جام میر غلام قادر خان : نہیں جذب میں بھتا ہوں کم.....



قائد حزب اختلاف (سردار خورشنجوش ریسیانی) :- سکھ خون نہیں کہا گے۔ اس لئے ان کو ان  
مرقد دیا جائے۔

مژا سیکر :- ان کا کہنا ہے کہ وہ اخوند میں فتح کر دیں گے۔

قائد حزب اختلاف :-

My speech will be after the speech of the leader of the House.

Leader of the House. For that you will have to wait till you become  
the leader of the House.

Leader of the Opposition:- As you like.

میاں سیف اللہ خان پوراچہ :- جناب سپیکر

Mr. Speaker:- Only Five minutes Mr. Poracha  
Points بے پاس Thank you Treasury Benches

میاں سیف اللہ خان پوراچہ :- توبت نہیں کر سکیں  
والوں کو بتاؤ چاہتا تھا۔ مگر آج کے اجل اس شروع ہونے سے پہلے ہم نے بیٹھ کر اپس میں جو ملا جائے  
کیا ہے، تمام کی بڑی کی ہے۔ اس لئے میں سوائے اس کے کام کو WIND UP کر دوں  
اور پھر نہیں کر سکتا۔ میں اپنے دوست، حمد نواز کو پھر دوبارہ جاری کر دیتا ہوں کہ ان کو یہ اعزاز ملائے کہ بھوتیاں  
کا پہلا بیٹھ اپنے ملے اس خدمت ایوان میں پیش کیا ہے اور ایک اور SUGGESTION کر دوں گا۔ کوئی  
بلج مرقد ملتی تھیں ایک RESOLUTION پیش کرنا۔ صدر نہتوں صاحب جگہ ہندوستانی جاری ہے جیسا ہے  
سر بے کی طرف سے جی ان کو پوری تسلی ہزن چاہئے کہ ہم ان کے ساتھ ہیں۔ مذکون کو کامیابی دے دے یہ مدارے  
ملک کا سرال ہے میں نے اپنے دوست سردار عطاء اللہ صاحب سے بھی بات کی تھی۔ تو چون کہ ہم بطور  
RESOLUTION = OPPOSITION پیش نہیں کر سکتے جس کے لئے قرداد اعزازی ہونے ہے وغیرہ

ویزروں ہیں۔ ایکرنا ہر کو اس مشکل کو کسی اور طریقے سے بارے کریں گے اور اس صورت اُبھل کی طرف سے مدد یا نصیحت کا پوسایقی دلائیں گے ان افذا کے ساتھیں اپنی تقریب ختم کر دیں ہوں۔

خان صاحب آپ گھنٹے سے زیادہ تقریب رہ ہو

مشترک پیکر:

وزیر تعلیم: اپوزیشن نے مب کہہ دیا ہے اب چین سو قدر ہیں۔

مشترک الصمد خان اچکزی: اجھے اس بات کی پڑی خوشی ہے کہ ہمارے انتظام وزیر تعلیم صاحب کو اگر اعتراض نہیں ہے۔ تو تم اذکم اس کی مقدار پر ہزار قرض مل دیتے ہے۔ اس پر ہمیں تھاگ اگر ہمیں یوں تو وہ کسی نہیں ہے۔ جو ہمیں پوچھنا پا تھا خدا دوہ بھی CLEAR QUESTION ہے۔

مشترک پیکر: خان صاحب آپ تقریب کریں ایسے اُبھل کا وقت خائی ہو رہا ہے۔

میام سیف اللہ خان پراچہ: وہ تو خان صاحب کے ACCOUNT میں جائے گا۔

مشترک پیکر: خان صاحب ان کا نیاں نہ کریں۔ بات کریں۔

مشترک الصمد خان اچکزی: ہمارے ساتھ ہمارے دوست بھائی صاحب نے جو بیٹھ پیش کیا ہے ایسے افسوس ہے کہ اس کے سلسلے پیش بروجنان کے پریس سے بروجنان کے علاقے برقات کی رائے جو نہیں کی ہے۔ جیسا کہ ہمارا حق ہے۔ اور ایک کے علاوہ صورت میں ہو گا ہے۔ اس سے ہمیں بڑی امداد ملتی ہی۔ کہ ہم کیا ہیں کس بلطفے میں کوئی درج سے محروم کیا ہے؟ البتہ میں اسینے خال سے جیسا کہ اس بحکومت کو سرواروں کی حکومت سمجھتا ہوں۔ میں نے کسی اور RESOLUTION پر بیان وہیت کیوں تھی کہ ایک سروار کی اپنی قسم کی نکتہ نکالے سے اور اس کے اپنے نکتہ نکالے سے یہ نفاذ ہوتا ہے۔ کہ وہ دوسرے کی مخالفتوں کو اپنی طرف

تقلیل کریں۔ پہنچ کر اس بیوٹ میں بہا ہے۔ یام صاحب نے آپ کے مانشے میں چار اخلاق کے نام لکھا ہیں کہاں  
بیوٹ کے ترقیات سکھیں کے فرم کیا گیا ہے میں کوشش ہے مسلم نہیں تھا کہ اس بیوٹ میں ہے جیسے ہو گا کہ مدد و دن کے نے  
جو رسمیں ایوٹ کی گئی تھیں وہ کٹھا کر اپنی طرف منتقل کئے گئے۔ ذیرہ خادی خان اور لارا لائی کے مدینا جو سرکار کے  
وہ ثروت اور دروازائی کے دلوں اخلاق کی تجارت زندگی مداری اور زندگی کی درستی مزدیسیت کے شعبہ رکھتا  
کے نہیں ہے۔ ان کا بہ کہ دار و مدار راشن و نیڑہ کا صوبے کے اخاذ پیروز دن کے نامے کا اور سو بے سے ہر  
پیروز دن کے پیشے کا واردہ مدتی یہی ہے کہنے کے ان دنوں انشکتا میں ایسا کوئی روپے کا نام نہیں ہے۔ جو لکھ کے  
دوسرے اخلاع سے ملتا ہے۔ ثروت میں ایک بھی لائش ہے مگر وہ پھوٹ پڑھی کی ہے پنجاب اور سندھ سے اگر  
کوئی پیراٹ ہے تو وہ پہلے پاکستان میں UNLOAD ہوتی ہے۔ وہاں پڑا رہتا ہے۔ پھر بھوٹ کا راستی  
میں جب سرخمر سے اس کو دیا سے تقلیل کیا جاتا ہے۔ ذیرہ خادی خان کی سڑک ہی وہ ذریعہ تھا جس کے ذریعے جناب  
سے ان اخلاع کی مزدیسیت آنکھیں نہیں۔ دوسرا راستہ ہرنا لا کے راستے دیں کا ہے جو دروازائی سے یہے خال میں  
ساختیں درستیں ہے اور راستے میں تورخان جیسا خلنک کی دروازہ پڑتا ہے جس پر آئٹے دن حداثات ہوتے  
ہیں اس لئے دروازائی کی سڑک کی مزدیسیت ان دو اخلاع کے لئے اور بھی پڑھ جاتی ہے۔ پھرہ چارے تمام صوبوں کے  
لئے جن تباہی راستے ہے نوجوانوں کو نہیں تو کم از کم یہی عوکے دلوں کو مولیانا صاحب کو ادا بھکار کو جب ہاک کے  
دریا کا ایک بند سکھر کے مقام پر ڈھکا گیا تھا اور یہاں روپے اور سڑک کا راستہ بندھے گیا تھا۔ قبھی سڑک کی زندگی  
کو چلا رہی تھی۔ لڑائی کے دنوں میں جب یہ راستہ غذا دش ہر گیا تھا۔ قبھی سڑک ہمارے تمام صوبے کا واحد راستہ تھی اس  
سڑک کے لئے صرف ایسیں لاکر دوپے پچھلی مکونی نے منتظر کئے تھے۔ مگر اس بیوٹ کے بنائے دہلوں کو اور ایسے اخلاع میں  
بھاں DEVELOPMENT کی صد میں کر ڈال دن روپے خرچ ہو رہے ہیں۔ ان کو اتنا بھی گواہانہ سزا کو دو۔ کو دو  
لاکھ دہلوں بھوٹ دیا جائے اور اپنے اس کو ڈال دن کے حصے پر سبکر کیں۔ مثلاً کر ان کا اخلاع ہے۔ دہلوں اسی سال  
حقیقتاً کو ڈال دن روپے ترقیات کی مدینی خرچ ہو رہے ہیں۔ تو دہلوں اگر ۲۲ لاکھ روپے کا خرچ کم ہو جاتا اور یہ  
لاکھ دہلوں خرچ ہو جاتے تو اس سے ....

## وزیر اب پاشی و برقيات رسداز عبدالرحمن (۱)

POINT OF ORDER

کیا معزز برقراری میں گرفتار ہوں گے اسی سکھیں ہیں یعنی پرکوٹوں روپے خرچ ہو رہے ہیں جیسا کہ میں خوش ہو چکا

سر جبید الحمد خان اچکڑی :- یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ حکومت کے ایک دنیا کو بھی یہ پیشے کرنے کا درجہ ہزاد کی آمادی مکمل رہے ٹاؤن۔ گادریں صرف پیشے کرنے کے لئے پہلے نہیں ہو چکے ہیں۔ اور ابھی اس پر اور خوب ہو گا۔

وزیر آب پاشی وبر قیات :- پروگرام افت کر ڈالیے تھا کہ تین سوکھوں کا آپ ذکر کریں

سر جبید :- آپ مجھے ADDRESS کریں۔

یہ اور خوشی کی بات ہے اور اس وزارت کی قابلیت کا سیار دکھاتا ہے۔ سر جبید الحمد خان اچکڑی :- ہے کہ وزیر صاحب کیہ پتہ ہیں ہے کہ گلزار کے پہلے کے شکار گاہ کے لئے اس بیوٹ میں کھا پیسہ رکھا گیا ہے اور اس کے علاوہ بھی کھران کے لئے قاتی بیٹ میں جو پیسے، کچے گے ہوں۔ ان کی عمومی مدد ارکانی بنتی ہے۔ بہر سال چند بیلے شلے ہیں جن سے ہمارے سردار صاحب جان بن میں ہمارے ہمیاروں جان صاحب بھی شامی ہیں ان کو دل بچو ہے اس لئے دھرے اضلاع کی روختات کاٹ کاٹ کر اپنی طرف پکھن کرے گئے ہیں لاس کو بڑھی رقم خی شاید بوجھتی ہو سکے ناطے کی وجہ سے برا بھی دل لپھانا۔

SR.DAR CHAHAN KA DIL BHI LEPHAIA. جب تو یہ کہ منصب کوئٹہ میں ایک پھوٹے سے DELAY ACTION DAM TENDER V DAM کی تیز پھلی حکومتوں نے منظور کی تھی۔ قلم جبید المثلین "بائکس" نام سے ایک پیسے ہیں TENDER V DAM کی تیز پھلی حکومتوں نے منظور کی تھی۔

WORKORDERS بھی ISSUE ہو گئے تھے۔ لیکن اس میں رکاوٹ صرف جس کے متعلق اس کو جو پیشہ کرنا ہے اس سے ہیں جو بہانہ دہ کرتے ہیں ڈھنڈہ بہت از گناہ کے سماق ہے۔ ایک انجینئر صاحب نے وزیر صاحب یا وزیر میں کے ساتھ یہ خدیکا ہے کہ اس DAM کی FEASIBILITY REPORT موجود نہیں ہے۔ لیکن میں ۔۔۔ پھلی حکومتوں کے دور میں اور پھلی حکومتوں سے پارے میں یہ سنائی کر دیں کہ پھلی حکومت سے راد مسٹر میٹاں کی حکومت نہیں ہے جس کے ہر کام پر تنتیہ کا موٹے ہماری موجودہ حکومت ڈھونڈتی ہے۔ یہ ایکم بڑی ریاضت کے وقت میں منظور ہوئی تھی۔ قاسی، انجینئر صاحب نے شایدی دربار میں یہ کہا ہے۔ سرداری دربار میں کہا ہے کہ اس کا جواب کیا ہے

FEASIBILITY REPORT

UNDER PRESSURE بڑا لی گئی تھی۔ جو پرسیا می دہا تو پڑا۔ بچے افسوس ہے اس وزیر صاحب پر، لیکن وہ  
انتیہی بھی ہے ستہ ہوں۔ خلایہ اس میں دھیر کی کوئی نہ ہے، کہ اس نے اس سرکاری لذام کے اس جواب کو من کر اس  
کو دہن مکمل سے کم کر دیا DISMISSED نہیں کیا۔ کہ اگر تم اتنے تکرر اور اور بے حقیقت ہو کہ ایک سیم کی کے داد  
جی ٹکر کر دھونی رو ہے کہ منتظر کر سکتے ہو، تو کسی اور سکرت کے لئے کہا کرو گے اور نہ انہوں نے یہ سچا کیا  
ہے اس لئے خاکہ پر پھانوں کا ملادن ہے۔ جس میں وہ پاسخ لا کر روپے خوب ہو رہے ہیں۔ جلد الحمد کی

CONSTITUENCY نے دہن کے لوگوں کو کوئی نقصان پہنچا یا تو پیرا درجہ بھی چون کے استٹ گزٹ کی طرح ذرا بڑھ جائے گا، اس  
ٹرشاہی، چوت اس پھر صاحب نے اس وزیر صاحب کے سامنے کی اور وزیر صاحب نے اس سیم پر یقین  
کر لیا۔ سیرادخت کم کر دیا گیا ہے میں صرف نہ نہ کہاں کو ملکتا ہوں ورنہ

### در مجلس رہان خبرے پیش کر نیت

میری عدالت اس حکومت کے متعلق گفتہ ہیں، یا ان فہریوں پر سمجھنے کیا ہے۔ البتہ میں یہ قلمانیں اس نئے بیان کیا ہوں  
کہ یہ حکومت ہماری حکومت ہے جسے ہیں اپنی سکرت کھتہ ہوں یہ ہمیں ان کے علم ہیں ہیں۔ اور اسی باتوں سے ۲۸۰  
ہو کر یہ سمجھیں کہ ہم مطلق العنان بادشاہ نہیں ہیں، ہم اپنے اپنے قبائل کے ملاقل کی طرح لوگوں کے بجانہ مال کے  
ماں کھیں ہیں۔ ہماری جوابدی کا مقام موجود ہے۔ اور ہمارے پیچے پیدا آئے ہمیں ہمارے ہر کام کا تقاضہ کر دیا ہیں  
اس لئے وہ اپنے ان اعمال پر لفڑا ان کریں۔ کافری جوش میں فوری مژدوبات کے پیشیں لکڑ جو غلطیاں ان سے ہوئیں  
ان کو درست کریں، ہمیں کہا گیا ہے کہ بولالی گی کیڑک کے متعلق ہمارا یہ چنان ہے کہ آئندہ مذاہب ان ہے۔ کہیں  
سے پیش کر جائے گا۔ اور اسے ہم بنالیں گے۔ فارسی کے یہیں شاعر نے کہا ہے کہ دو جانی بہپ کے ملکان کو تقسیم کر  
رہے تھے، کہ ایک نے دوسرے سے کہا کہ از خاک تاہر ہام عدالت اور آن من دا ز بام تاہر ادیخ فریا لڈ کان تو  
زیں سے کر شے کی چحت بیک یہ تھوڑا اس حصہ میرا اور کئے کی چحت سے کے کر شے بیک باقی سب تھارا جو اس تو  
رو بہو ہے اس کو ہیں سے دوں گا۔ اور آئندہ مذاہب ان تھارا حصہ دیا جائے گا۔ ان بھاؤں سے ہمیں نہیں پہنچیں۔  
اس کے علاوہ بہت ساری ایسی ہمیں ہیں جو ہماری اس حکومت کو براثت میں ملے ہیں جس کے وہ ذمہ دار  
نہیں ہیں میں ان کا ذکر نہیں کر دیں گا۔ میں ان کا بھی ذکر نہیں کروں گا۔ جو ان کے بس میں نہیں ہے، میں صرف  
ان کے ان کاموں کا تجزیہ کر دیں گا۔ جو انہوں نے دیدہ دواثت کئے ہیں۔ لوگوں کے حق پر دوسرا علم

اس سوپری کے بھائیان اشندون کے حقوق پر مکمل علاز متریں کے سلسلہ میں ہے۔ جو نیڑا کی سینئر میڈیوں پر الحکم جاتے ہیں، مستحق رکوں کو لفڑ اندوز کیا جا رہا ہے۔ جنیب علاز مون کو بعض انتظام یونیورسٹی کے لئے ہزاروں میل پر تبدیل کر کے قی ورق، بیان میں بھیجا جا رہا ہے۔ اس مادہ میں پہلے دن ایک دا قصہ ہوا تھا، ڈائیکٹر انفارمیشن کے متعلق ایک طرفی اخراج پر جو پرنسپس کے متعلق تھی، ڈائیکٹر انفارمیشن صاحب سکدو ش کریں گے۔ یہ آدمی دیے سے بھاڑیہ عذر تھا، دلپیں جانے کے لئے ریسیوان صاحب کے وقت میں بھی یہنک اس وقت اس کے چالشینی کے لئے جگادی بھی تجویز ہوا تھا، اس کام پرستی یا خوش تسمی سے میرے نام کے مطابق ہے جنہیں صد و تر ان روپیہ پاکستان میں لازم ہے۔ یہ آرمی سب سے سینئر تھا، کم از کم اگر روپیہ پاکت فی سے ایک علاز پہنچا تھا تو وہ عبد الصمد ہی ہوہ سکتا تھا۔ لیکن اس کی جگہ جو آدمی لیا گیا وہ عبد الصمد سے کم از کم چاروں بجے جو نہ ہے۔ اس کا تجربہ اور اس کی تعلیمی ثابتیت عبد الصمد کے برابر نہیں ہے۔ لیکن وہ لیا گیا اور نام رکھا گیا کہ "سردست" جانتے رہے اسی وقت جانتے تھے کہ وہ "سردست" نہیں ہے۔ ذمہ دار کے لئے ہے۔ آج میں اسی حکومت کو مطلع کرتا ہوں اور اپنیکر صاحب کو بھی کہاں نہیں آدمی نے اس پر اپنے آدمی سے میرے خیال میں شیگین غلطی کی ہے اس نے ایک امریکی بیان کے تکلیف کی غلطی کی تھی اس کارروائی کے ابھل کی کارروائی کے بعض حصوں کو SUPPRESS کرنے کی غلطی کی ہے اس آدمی نے پرنسپس کو حکم دیا ہے کہ عبد الصمد اچکنڈ کی تغیری کے نکان نکان صدروں کو مت شایع کرد

## فائدہ ایوان - کس نے خان صاحب؟

مط عبد الصمد خان اچکنڈی - ڈائیکٹر انفارمیشن نے اس پرنسپس نے عمل بھی کیا ہے خان صاحب میں وضاحت کر دیں کہ آپ اپنی تقدیر کے جن حصوں کے باسے ہیں

مط عبد الصمد - REFERENCE دے رہے ہیں ان کو ہم نے اس قابل ترجیح تھا وہ باقی اس ایوان کے دفتر اور تقدس کے منافی تھیں ہم نے اس ماؤں میں مستقبل کے لئے کچھ عمدہ روایات قائم کرنی ہیں اس کے پیشیں لفڑیں نہیں ہیں..... یہ سمجھا کر کتے اور مرغی کی ہاتھ پرنسپس میں شائع ہوں۔ اس لئے اس کی تمام ذمہ داری مجھ پر ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کا مجھے حق ہوتا ہے کہ میں ابھل کی کارروائی میں سے

پچھا توں کر کرنے کا حکم دوں۔ وہ میں نے کرایا ہے۔ EXPUNGE

بڑی اچھی بات ہے۔ کم از کم ہدایت سپیکر صاحب کا طرف  
مشیر عبدالصمد خان اچکزی سے ہوئی ہے جو ہمارا اپنا آدمی ہے۔

لیکن یہی عرض کروں کہ کارروائی میں سے پورے کو EXPUNGE کرنے کے پورے اور اور پورے  
مقرر ہے۔ وہ ماؤس خود کر سکتی ہے۔ ماؤس لا ایک PROTOCOL یا ایک افسر میرے خال میں شاید  
اس کے نے موزوں اتفاقی نہیں ہے۔ ویسے ہمارے سپیکر نے کیا ہے تو چیک کیا ہے اور اگر جو سے پورے  
جاتا تو بہتر قرار۔ تو یہی لازمتوں کے ساتھ یہی آپ سے عرض کر رہا تھا۔ وہ کمزور کے ساتھ یہیں جسی گردی کو سولہ  
لٹا پا گی ہے وہ کئی آدمیوں سے جو نیڑے ہے اور آدمیوں کا ہیں کہا جائے۔ کئی ڈاکٹروں سے میں نے بار لوں  
کے متعلق پورے کیا تھا کہ ایک آدمی کو کوئی شہر سے خارج کرنا لگتا آخوندی تکمیل ہائیکیل چہرے کیا گیا۔ ابھی ہاتھا ہر  
ہے کہ ہائیکیل نہ کہ ایک افسر کے آئے جانے پر حکومت کا ہزاروں روپے خرچے اسے کا۔ وہ کوشا خاص کام مت  
جس کے نے ہائیکیل میں جھوٹی حاضری خاص طور پر مزدوروں میں۔ خارج سے کیوں کوئی آدمی نہیں گی۔ والیندوں  
سے کیوں کوئی نہیں گی۔ پاکستان سے کیوں کوئی نہیں گی جو دوں کے دو گوں کی زبان میں جانتا تھا وہاں  
کے دو گوں کے رسم درواجے سے بھی واقعہ ہوتا اور اس کے سفر خرچے اور تباہ سے پورے گورنمنٹ کا خرچ بھی نسبتاً  
کم ہوتا۔ فیر سے بھائی میں نے عرض کیا کہ یہ تباہیں میں اس لئے سنوارا ہوں کہ آپ کے علم میں یہ ہاتھ کے  
کو رک گے آپ کے ان تباہ کاموں کو عرض کر رہے ہیں۔ اور آپ کو دو گوں کے ہر بلطف کے اساسات کا چال رکھنے پا  
میں نے عرض کیا شاہزاد فلسفی کی پورے۔ شاہزاد غضہ میں ہر شاید بازوں کا شوق ہے اسیل میں۔ لیکن دنداں احتجاج کرنااب  
املاع وی گئی ہے گی کہ ابسا آدمی جو پشتہ پشت سے ذمہ گرد ہے ڈاکٹر سعید الدین جو گیزائی نے میری اس  
فتریز سے بہت پچھے جس نے کوئی میں پورے کا نظر نہیں میں ان شکایتوں پر راستہ ڈال اور میرے خال میں جو گیزائی صاحب  
کی عمر ہیں یہ پہلا مقدمہ تھا کہ انہوں نے اس جوادت کے ساتھ حکومت کے کاموں پر نکتہ پیش کی۔ مجھے ایک صاحب انتد  
د دوست نے کہا اور اس کا میں سمجھتا ہوں کہ یہ کہا حق تھا۔ کہ خان صاحب بورچان کے بھلے کے لئے ہمارے ساتھ  
تعاوں کریں۔

اسپیکر صاحب! میں اپنے انتاد طبیعت سے بھروس ہوں۔ میں اپنے گذشتہ زندگی سے بھروس ہوں۔ میں بورچان  
کے بھلے میں کسی رکاوٹ نہیں بن سکتا۔ میری نام پھیلی دنگی موجود ہے کہ میں نے بورچان کے لئے کیا گیا۔ اور اس

کا تجھر کیا سہے۔ لیکن میں اس دوست کو اس وقت بھی لفظیں نہ لائیں ہوں اور ابھی پھر لفظیں دلاتا ہوں کہ میں ذائقہ ملبوہہ کپ کے ساتھ ہوں۔ لیکن میں ایک ABNORMAL آدمی ہوں اور بخوبی میں خوبی میچاٹی میں بھی ABNORMAL ہو سکتے ہے۔ لیکن عام لوگ ABNORMAL نہیں ہوتے عام لوگ غرس کرتے ہیں۔ عام لوگ دیکھ سکتے ہیں عام لوگ اس کو سعادت پہنچاتے ہیں۔ اور عام لوگ اب استھن بیمار ہیں۔ کوہہ کپ کے کام کی تجویز اشت کی بھیں طاقت اور کمزوری دوسری بات ہے لیکن بھرہ درنا بھرہ دوسری بات ہے لوگ بھتے ہیں جوں تکمپ پر اشلق ہے بہت کم لوگ یہ جانتے ہیں کہ میں اس کا ذمہ کو اس حکومت اور اس کے فرونوں کو کس نظرے دیکھتا ہوں۔ میں TREASURY BENCHES پر بعض لوگوں کو دیکھ کر کتنی خوشی خرس کرتا ہوں۔

TREASURY BENCHES پر کران کے دو صاحب فرد کش ہیں۔ ایک ان میں ذیر بھی ہے۔ مذکون اسے ہی نے جب کران دیکھا تھا اس کی کیا حالت تھی رہاں پھر کیا پھر کی گئی اور بیگار کے سوا کوئی بات نہیں تھی۔ رہاں کوئی سروار جدرا جن نہیں تھا کوئی سروار دوست نہیں تھا اس کے سخن یہ کہ غریب لوگوں کو نہیں پوچھا جاتا تھا کران کے غریب لوگ جن کے پاس کوئی اوس چیز ہر خدا ہوہ اپنے انشوں کے بھی باکہ نہیں تھے کران میں سرپاہیں کہیں تھیں کہ کران کا کوئی آدمی جرایتے بال پہلوں کا راشن در سے اخانے ہوئے ہارا ہے اس کو حکم دے کر راشن کوہیں آتا۔ اور تم بعد اونٹ کے بیگار پڑھ کتے دن کے بعد واپسی ہو گئی یہ شاید نہ اس اونٹ والے کرتے تھا اور نہ اس پہاڑی کریہاں بک مالک پہنچی تھی کہ بغلول یہرے ایک دوست کے کمان میں خصر منا شہروں میں لوگوں کے پاس چارپائی نہیں ہوتی ہے حالانکہ رہاں پر چارپائیوں پر سوتے کاروان ہے رہاں سر پائی ہوتی ہے تین پاؤں والا یہ اس لئے کہ کران میں نلات کے جو ملازم تھے رہاں کے جو جترتے ہو لوگ اپنے بھاروں کے لئے غریب لوگوں کی پہلے پائیوں کو بیگار میں بجلتے تھے تو اس بیگار سے بچنے کے لئے غالباً شیخ سعدی کے اس مقولے پر اس حکمات پر عمل کرنے کے لئے کہ ایک آدمی اپنے گھر سے کامیاب فرش تھا اس سے کسی نے پوچھا کہ یہ کیا کر رہے ہے ہر اس نے کہا ہاں کہ حکومت جانزدہ کر بیگار ہیں چلاا ہے میں اس کو ملکہ اس کو دوں تو بیگار سے بچنے جائے گا تو لوگ اپنی پاہر پائیوں کا ایک پاؤں نکال کر اس کے نیچے اینٹ رکھتے تھے تاکہ حاکم لوگ سروار لوگ اس بیگار سے بچا جائیں یہرے دوستوں نے بہت زیادہ جس میں ہمارے دوست یہ علی خان صاحب ہی شماں ہیں ان سعہتیں کوکم کرنے کیلئے کیا کیا پا پڑھ بیلے اور میں چونکہ پہلی بات کو

کرنا اچھا بھتا ہوں اور میرے دوسرے ساتھ شاہزادی کو بڑا بھیجن یہ دالیاں رہیا۔ میر است پر میر محل نماں پر مدد  
بہت بڑے کہ دالیاں رہیا۔ کہ ہم نے خوشامد نیکیں لوگوں نے ہمیں خوشامد بھا بیکن انہیں سے ہم نے ایک  
کام یا اور خانہ تلات سے کمان کا ایک درودہ کرایا اس نے بلائے اُدی ساقر کئے جتاب دلا شاہزاد خان فخریہان  
ان کا چکر زیبی بنایا۔ اس کے نیجے میں بھار سے گلگھی گئی، بیکھار اور چند اور عین خست کیں لیکن فخریہان  
صاحب نے جرا نگزیبی کا مقولہ یہ تھا کہ جس اُدی کرم بُرا بکھت ہے اس کی خجل بکی بیان کرد اس طرح یہ سے  
ستہم! کہکش کی چھ مالت قی کہ دھان کے نازدیں نسل کے بیل کی قیمت، سو روپے ہوتی تھی لیکن اس بیل کو بکھتے  
وکٹے جٹ اور جادوٹ کے سر کی قیمت صرف تین سو روپے تھی ٹکڑے

تیاس کن زنگستانِ سن بھار سا

اس سے بھی بدتر ہیاں مکوت کے تراوید موجود تھے اس کو ہٹانے کے لئے ہم نے کیا کیا یہ بھائے  
ساقبیوں کو ملہبے پرے خیال میں کم دہش بہت سے علاقوں میں مالیہ کے علاوہ باسیں قسم کے یہیں سیکن  
تھے کچلیں جن کو جھببات کہا جاتا تھا جن میں خندہ بھرنے والے سکلتے بھی دافنے جاتے تھے۔ سائیں کے  
لئے بھی وانے لئے جاتے تھے، بگڑے کے پارے کچلنے بھی لئے جاتے تھے دیفرو۔ یہ خست ہرلی اور خود بخود  
ختم نہیں ہوئی کچھ لوگوں کی قربانیوں اور مقتولوں سے خست ہوئیں جسیں یہاں بھی ایک اُدی حصہ تھا تو اس لئے میں  
اپنے عہدیدار ساقبیوں سے جو TREASURY BENCHES پر مشیختے ہیں، میں ان کو یقین دالتا ہوں  
کہ یہیں اسکو اپنی ملکا شرکھتا ہوں اس پر خوش ہوں اور اس پر نظر کرتا ہوں لیکن اگر یہیں عمل رہا جیسا کہ  
ملاؤں کے ساقر پر لے ہوئے لوگوں کے ساقر ہوا ہے بجٹ کے ساقر ہوا ہے پر میں کے ساقر ہوا ہے  
پر لیں کا وہ حصہ یہیں چھوڑتا ہوں جس پر سپیکر صاحب بخوبی روشنکردی ہے یہ حصہ لیتا ہوں کہ ایک پر لیں کا  
نور ڈگرافر ہیاں ہی ہے کوئی کوئی کے شہر میں مولانا صاحب تبلیغیں کئے کہ عربی کا ایک مقولہ کہ ان کے اُنک کے  
نیچے سنت الافت دیزیروں کے آنکو کے نیچے دن دھڑکے ایک مستقر انجام کا نور ڈگرافر ہیاں ہے  
ہے۔ زخمی ہوتا ہے اس کا یکرو چلا جاتا ہے اس دن ہرگئے ہیں اس کا کوئی پتہ نہیں چلتا ہے  
نہ اسکا یکرو دا پس ہوتا ہے نہ بھروس کا پتہ چلتا ہے اس دمیں ہر دن یہ مژده سنایا جاتا ہے۔ کاپی  
یہیں جا کر دیکھو کہا جاتا ہے کہ بھار سے امن کی جو مالت ہے وہ ہاتھی صوبوں سے ابھی ہے تو یہیے  
بھائیوں میں جو کہ تھا کہ آپ کی حکومت آپ کی حکومت اس کی حکومت ہے اگر امن یا یہی کچھ ہے تو بھی خوف ہے۔ کہ

اس حکومت کا یہ حشرہ ہو کر جیسا کہ کسی نے کہا ہے ٹھک  
خوش درختید دے شدہ سنتیں پور

یہ سلسلہ چند روزہ حلوم ہوتا ہے یہ رسمے دامن میں شاید  
نہ پڑیں بلکہ یہ ذر ہے کہ پاکستان میں جو چیز ہلتی ہے وہ اس سے بدتر آتی ہے شاید آپ اس سے  
بدتر ہیں۔ میں اسکی بات کہہ رہا تھا عرب نصیر آباد امانت محمد کے نزدیک چند روز ہی جب اپنے گھر  
جاتے ہیں تو ان کے آدمی تمل ہو گئے اور چوبی کو گھر میں چھوڑتھیاں بنا ارادت سوتے میں بیڈیو  
سے عورت کے گھاث آتی رہیا تو اس کسی کا ہے اس کی زبان نفلط ہو تو ذمہ داری یہی نہیں ہے  
اس طرح عبد الکریم جمال کے گاؤں میں روزانہ رات کر فناڑ بگ کی جاتی ہے نزدیک کے ریہات  
اس فناڑنگ سے خنزروہ ہو رہے ہیں شبل خان کے گاؤں میں پانچہ رہتیا۔ بند ذاگو آئنے ایک غرب  
کے گھر پڑا کہ ملا نماشہ لیجا لے کیا تو فریب کو شدید رُخی کر دیا جبکہ عورت بخش شایری کے گاؤں  
پر رات سلیٹ آدمی نے فناڑ بگ کر کے ایک عورت کو شدید رُخی کر دیا اگر چھوڑیں مولیٰ دار والوں کی قفیل  
اکٹھی کی جائے تو پوری کتنا بیکھت ہے کیا یہ بتانا ضروری ہے کہ یہ دار والوں ایک بستہ کے اندر اذن  
ہوں یہ کیا ماری حکومت اس پر .....

وہ یہ تعلیم ۔۔۔ کسی سبھی ہوئی ہے ؟

**سرخوبہ الصمد خان اچکزی** ۔۔۔ میں نے کہا ایک بستہ میں یعنی پرسون سے ایک بستہ پہلے پرسون

**ذییر اوقاف** ۔۔۔ (مولیٰ صالح محمد) یہ کیا ہو سکتا ہے ؟

**سرخوبہ الصمد خان اچکزی** ۔۔۔ مولا صاحب آپ کر سناؤں گا اگر آپ چاہتے ہیں تو آپ کہ ابھی  
سناؤں گا

کوئی بھی ایک پر میں نوٹ ہو جو کو شائع ہوا ہے جس میں مولیٰ صالح محمد صاحب نے  
اعلان کیا ہے کہ صوبہ میں ایسا کوئی کام نہیں کیا جائے گا جو قرآن و سنت سے مخالف ہو اور آنکے

وہ نے اپنی پامل کی کچھ تعریف کی ہے۔ میں آپ کریے راقمہ بتا دیوں اور مولانا صاحب کی توجہ اس طرف دالتا ہوں کہ ایسے پیسوں سے جس میں یہ سے بھی پیسے شامل تھے احمد سلانا کے بھی شامل تھے ایک دھرت کی بھی اس دعوت میں حضرت مولانا محمد حسن شاہ اور مولیٰ عبد الحق صاحب بھی شامل تھے اور یہ بندہ بھی شامل تھا اسی دعوت میں مولیٰ صاحب کی آنکھوں کے سامنے کم از کم چالیس گیلیں شرستہ ہیں گی۔

**دُرْجَةِ تَعْلِيمٍ - نَهَايَهُ**

میں اس مقدس جگہ کا ہام خواہ تھا وہ دوں۔ یعنی گورنر ہاؤس میں  
**سُطْرِ عِبْدِ الصَّمَدِ خَانِ اَچْكَنْزِيٍّ** ہے گورنر صاحب کی دعوت میں

**قَابْرَةِ الْبَرَانِ - تَقْرِيبٍ میں کون کرن تھے؟**

**سُطْرِ عِبْدِ الصَّمَدِ خَانِ اَچْكَنْزِيٍّ** تقریب میں بہت سامنے لوگ تھے اس میں شہزادیاں تھیں ادا شاہ تھے اور ہر ایک آدمی کو دعوت نام تھی میں بھی چونکہ ذرا نہب سے دافت ہوں میں نے یہ سمجھیں کہ اس کو کچھ پر یہ نرض ہے کہ میں اس کو نہ تو سے بند کروں ان بڑکوں کو توڑ دوں ان کرششیوں کو تڑ دوں بھجو پر یہ نرض ہے کہ اگر وہ نہ کر سکوں نہ باؤں مولانا صاحب کی طرح سائنسے تین ہزار قرینیں لیکن آٹھ سو لیے بھی ملتے ہیں اس کے درمیں سے جس اخلاقہ ملا سکوں تو زبان سے کہوں کہ بہایہ کیا کرتے ہوں کیوں کرتے ہو اگر یہ بھی نہ کر سکوں تو دل میں قرباً مافیں۔ دل کی براں یہ سے نزدیک فوراً ظاہر ہو جاتی ہے آدمی کے ، نئے پر نازانگلی کا انہمار ہو جاتا ہے آدمی اٹھک پڑا جاتا ہے کہی طرح سے دل کی ناراضیگی کا انہمار ہو سکتا ہے لیکن میں نے پہنچ لئے بہانہ بنا یا مولانا کی املاع کیلئے نرض ہے کہ میں نے زبان سے کہا کہ یہ نہیں ہونا چاہیے احمد انگریز املاع دیتا ہوں یہ بھی کی کہ کم از کم ان مولانا صاحبان کے سامنے نزدیک ہونا چاہیے لیکن مولانا صاحب میں آپ کو کوئی نہ تھا

**وَرَبِّيْلِيْمُ بَرَانِ الْمَكَّةِ حَبْ جَوْ كَبُوْ لَرْسَانِ تَجَوْ هِيْلِيْمُ غَافِسَانِ خَلْبَهْ سَنْدَهْ صَوْلَهْ كَهْ كَهْ جَاهِيْمُ بَلْكَهْ اَصْ مَكَّهْ**

بعد بھی جو کچھ ہوا اس میں خالصا صب ارادتاً مخالی بھی ہوتے اور اس سے نیشن پارٹی بھی ہوتے

**وزیر اوقاف ۱۔** اس وقت میں جو خالصا صب نے بولا تھا.....

**مُسْتَشْفِيکر ۲۔** مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں آپ کو تقریر کا موقع ریا جائے گا  
بہم اس وقت بھی یہ نہیں پہنچتے سخت کیوں شراب کیا چیز ہے اور کیا ہے خالصا  
وزیر اوقاف ۳۔ نے بھے بتایا کہ یہ شراب یہاں کے بعد انشا اللہ ہی کسی دعوت میں نہیں گی  
اور صدر صاحب کو ہم نے اسی وقت کیا کہ شراب بالعمل ناجائز چیز ہے رئیسانی صاحب بھی اس کا عکار  
ہے اس لئے آپ بھے طمعتہ نہ دیں۔

**مُسْتَشْفِيکر ۴۔** مولانی صاحب تشریف رکھیں خالصا صب صرف ۵۰۰ سو باقی میں  
کچھ باتیں میں نہیں کہنا چاہتا تا پر وہ پھر بھی رکھنا پڑے یہ اور  
مُسْتَشْفِيکر الصمد خان اچھری ۵۔ ایک عالم دین کا زیارتی۔ لکھا چلہیے یہ میں شاید یہ ذکر کر میں  
نہ مولانی صاحب کرتایا کہ یہ کیا ہو رہے یہ لیکن انہوں نے ہبہ بانگر کے خود کہا اور اس درستے  
حضرات کا بھی میں پر وہ نہیں کہدا لہا چاہتا تھا یہاں پر یہ میں پر پہنچنے ہو رہا ہے۔ مجلس میں کہا  
جاتا ہے کہم نے پچھلے بند کئے ہم نے اپنے والی ٹوکریوں کو بند کیا۔ پچھلے میں کوئی آدمی نہیں ہے لیکن بڑے افسوس  
کی ہاتھ ہے کہیں مولیا کو کہتا ہوں کہ آپ نے اپنے بارٹ اور ان کی پارٹی دوzen پاٹریوں کی ذمہ داری دے ہے کہم خلاف  
شرع حرکت نہیں کریں گے۔ بہاں یہک اقادہ جماعت بنانے کی ہے۔ ہمارے وزیر تعلیم کی سرکردگی میں گورنمنٹ ہاؤس میں جو خل  
حقاً اس میں خالصہ پچھلے کی ایک لاک اسپنچ پٹے کے بھرپور ہو کر.....

**وزیر تعلیم ۶۔** یہ ہماری طرف سے ہیں تھا صاحب!

**مُسْتَشْفِيکر الصمد خان اچھری ۷۔** وہ لوگ ہو رہاں موجود تھے اسی ہی جزوی شاخی تھا۔ لیکن اس کے بعد  
میں نے برونزور دیکھا ہے کہ وزیر تعلیم اور وزیر اعلیٰ صاحب کے سامنے

کو ای بیٹ صاحبہ بزرگتی نہیں ہے۔ جو پچھلے کم لہیں ہے جو درود گار کے لئے بُر رہنیں ہے جو پیش کے لئے نہیں کر رہی ہے۔ بلکہ شریقہ طور پر ان حضرات کو رُشی کرنے کے لئے ان کو لطف انہوں کرنے کے لئے اور فیض احمد نیشن صاحب کو نیشن القوم کی حق ملال کے لئے بُر رہا تھا۔ ملکنا صاحب ان دو گھنی ڈس داریاں ملتے تو آج بھی صوبے پر بزرگواری دعویٰ تویں میں سرکاری خپڑے پر آپ کے خپڑے پر بربر سے خپڑے پر خراب ہی جا رہی ہے اس لئے آپ پر ذمہ داری ہے۔ آپ نے ذمہ داری اٹھائی ہے۔ آپ ان کی اعادہ کر رہے ہیں۔ ان کا ساتھ دینے ہے۔ ان تین ہزار روپے پر بُر کو اور اپنی آخرت کو بھاڑا۔

**وزیر اوقاف :-** خان صاحب نے جو بولا ہے ... . . .

**مسٹر عہد الصدر خان اچھر کنی :-** آپ نے ان کو بات کرنے کی اجازت دی ہے؟

**مسٹر پیکر :-** میرے خالی ہیں، اجازت کے لئے نہیں ہیں، لیکن جناب وزیر صاحب اچھر کنی کے تمام آپ لکھ لشکاریوں کا پذیر ہے۔ جس طرح ہیں مسٹر عہد الصدر خان اچھر کنی :- نے پہلے سو شاید بھی سب اسی طرز ہے۔ لیکن اس وقت ان سب کو سوئے کاموں کو نہیں ہے۔ ان میں سے جو فرماندی ہیں وہ آپ کو تھوڑا تھوڑا کر کے سناتا ہوں۔ وہ فرماندی ڈپرٹمنٹ کے لازمیں کاشکایت اور ہے جو آپ کے اس شایر پنجابی ہو گا، یہ شاکہشیر میان کی فکریت ہے یہ یک ڈاکٹر کی شکایت ہے۔ عہد المعنی لا سما مرزا خاہت اللہ الجہور احمد اور شناور اللہ کی ان ڈاکٹریوں کو P.H.O کے عہد سے پہلایا گی ہے۔ جبکہ بن نہیں سکتے اور QUALIFIED ہیں، اور P.H.O کے عہد سے پر بھی لگ سکتے۔ P.H.O یک ڈپرٹمنٹ ہے، بلکہ ہیئت کا وہ ان کے اس نہیں ہے۔ جو ایک ڈاکٹر ہیئت آفیسر کے لئے فرمادی ہے۔

صاحب اچھر کو صاحب ہیں، جو ڈاکٹر ابرار ایم صاحب کا مشتمل دار تھا ہذا ہے۔ وہ یہاں کا ڈیسٹریکٹ نہیں ہے۔ اس کو یہاں سے واپس پہنچ بیکجتے کے لئے ALLOCATION بھی ہے پچھلا ہے۔ لیکن ایک ڈیسٹریکٹ میں اپنے پر رکھا گیا ہے۔ ایک ڈاکٹر عبد الجیس بوڈسٹریکٹ، پلٹٹ آفیسر ہے اس کو ڈاکٹر ہیئت آفیسر کے

مہربانی سے پہلایا گیا، ایک الزام پر اس الزام کی تحقیقات ہر قی وہ ثابت نہیں ہوا، لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے کہ اس کو صرف ہٹانا مقصود تھا، الزام دہزادے سے کوئی تعلق نہیں تھا، یعنی زکر الزام کے خط ثابت ہونے پر داپس ان کو اس کے لئے ہٹا لایا گا، لیکن سماجی تہذیب کو نہیں ہے، لیکن ایسا نہیں ہوا۔

**وہ قاعده ہے : ذکر اُڑی ہوں اور ان کے ازدواج ثابت کئے گئے CHARGES شخ - جس کی وجہ سے اس کو بندیل کیا گیا، ان کے بعد**

**مشترک پیش کرو۔ خان صاحب پاشخ منٹ ہاتھ رہیں۔**

**مشترک عبد الصمد خان اچکزی :-** اب یہی ذکر سمجھنے بخوبی کا ہے اُس کی علازمت دونوں کی ہے وہ جاذبہ کوئی نہ یونسپلی میں ایک بزرگ ہے، جو ایک پل اس کا ہے، دو سال ہر گئے اس واقعہ کر، اب انکو دل پر بلا بیا گیا ہے، اور اس کو پھر سے اس عہد سے پر بٹھایا گیا ہے، یہ کوئی بلڈنگ انسپکٹر مسلمان مل ہے

**وہ قاعده ہے : اس سلسلے میں گزارش ہے، کر ..... EXPLANATION**

**مشترک پیش کرو :-** کاغذ و فیز و چورڑیں، اکپ کا وقت خانے ہر جائے گا۔

**مشترک عبد الصمد خان اچکزی :-** ذکر سے باس ایک بڑا سُلْٹ شکر کا ہے، جو کافی وقت لے گا ہے، مثکو پر تفصیل ہو ایک بڑا علاقہ ہے، بقیت کا ایک طریقہ ہے کہ جب آپ کسی سے پیسے پر دنانا چاہتے ہیں تو اس کو غضہ دلاتا، یعنی اسکی جب عطفہ میں آتا ہے تو پیسے کہہ لینا ہے وقہا تو نہیں راقہ ایسا ہوا کہ میاں بیٹت اللہ کی تقریر کے دوران یہاں بارے ذکر اسٹلٹ صاحب نے یہ کہا ہے ایکشن کے دوران شکر کے تعلق لوگوں سے دعوے سے نہیں کئے، یہ ملکیت تھا، ان کا مطلب یہ تھا لیکن پرسے نے اس سے ایک بات حل کی کہ وہ لوگ مالکتے ہیں، لیکن ہم نے میں کہا، جس کے پیمانہ پر کہ ایکشن کے دفت بھی ہے AGITATION مر جو دخواست شکر نامہ اور ملکیت ہے اس کو ختم ہونا چاہئے اور یہ واقعہ سے کہہ صرف جو جواہر کا نہیں ہے، مثکو پر کاہر مراسلہ موجود ہے، کچھ میں

بڑا خاتم موجہ ہے۔ لہار اسی پہنچیں آیا تھا۔ نیکوں کا ذمہ کوادا قدر، سچا پہنچیں آمد ہے۔ ایک فہرست ہے۔ برسان کے علاوہ ۲۰ ایسے کنوں ہیں جو مفضل کے لئے تاریخیں میکن نہیں کا انکشاف مٹھے ہے، ان کو ڈیزیل آنکے سنتے ہیں اور انہار دی جاتی ہے۔ یہ علاقہ دران پڑا ہے، اور اس پر کوئی قوت نہیں ہے راستہ۔ صاحب ایک شکر پر کام آدمی لکھتا ہے۔

"ہم اپنا وہ شکر پر تحریک قوات بذریعہ اپنے ناؤں کے صوان ایک بول بچتائی کے عزیز بھروسی کی نوجہ اور دیکھ بھینڈوں کر کے ایدر کھنے والے کے ساتھ سر بردار تلام کے تحت ہم سے سختیکے پاچاریک بلوں مخصوص، اکٹھ کیا ہوا تھا۔ اس مخصوص کی بیشیت جاتاں کل حقوق، املاک اراضیات ہیں تجربیکیا جا رہے ہے۔ صالوگی یہ صرف ایک ریاستہ ہیکس تھا۔ جیسے پہلے حکومت اپنے اخراجات پر لا کرنے کے لئے وصول کیا کرتی تھی۔ اور خان قلات نے چند تبدیلیوں سے ریڈیشنیس بلڈر، اخراج کے داشتاء صد وہ اس سے بھی یہ نیکی وصول کرتے تھے۔ ہم شکر پر کے باشناں ان اراضیات کے اعلیٰ مکھیں بلڈر، اخراج کے داشتاء صد وہ اس سے بھی یہ نیکی وصول کرتے تھے۔ ہم شکر پر کے باشناں ان اراضیات کے اعلیٰ مکھیں بلڈر، نہ مورثی ہیں۔ نہ ریشنیں یہ صرف مخصوص نہیں ہیں، یہ ایکس ان اصلاحات ہے۔ املاک حقوق کو ثابت کرنے کے لئے ان کے پاس کسی قسم کا ثبوت نہیں ہے، بلکہ ہمارے پاس ٹھوس ثبوت موجود ہیں۔ ہمارے املاک حقوق کے ثبوت صدر جو فریل ہیں۔

ان اراضیات کو غیرید و فردخت کرنے کا ہمیں پورا پورا حق عاصل رہا ہے۔ اور اس کی سمسزی ہمارے پاس موجود ہیں۔ مخصوصی خود اقسام کی وہ اسنڈیں بھی موجود ہیں جن کی رو سے انہوں نے اپنے مخصوص کو فردخت کیا ان میں صاف صاف لکھا ہوا ہے کہ ہم اپنے نہیں فلان مخصوص کو فلان کے لفظ فردخت کر دے رہے ہیں۔ اور عدد کو دکانے کے لئے ماںک زمین کے طور پر جماںے ہم لکھے گئے ہیں۔ اس زمین پر مخصوص جن کا ماںک فلان آدمی ہے، اگر ماںک زمین ہم نہ ہوئے تو اپنے اس اسنڈ پر مخصوص اپنے نام پر اور زمین کے عدد و جماںے نام پر جاری نہ کرتے زمین پر مخصوص پردازیت حاصل رہے گے۔ ہم جس طرح چاہتے کرتے۔ لیکن اس پورے مخصوص سے یہ اقسام ایسا کرنے سے محدود ہیں۔ ان کے پاس کرنی ایسا ثبوت نہیں ہے کہ کوئی انہوں نے پھر ضمیم کے مطابق کسی کو چہے دفعی کر دیا ہے۔ اور اس کے ساتھ اس قسم کا کوئی جگہلا ایسا ہے۔ موجہ و دقت میں ہم نے اپنی زمینوں پر کافی ڈیزیل انہیں فصب کر لئے ہیں۔ اور وہ اب تک دیکھ کر سکے کیونکہ ماںک نہیں ہیں۔ صرف مخصوص نہیں، یہ قابل غور بات ہے کہ اسکے ساتھ سال تکمیل بندو بست کی وجہ سے ان کو ماںک بنایا گی ہے۔ بندو بست کی بھی وجہ ہے۔ کہ ان کو ماںک کے خانے میں مدحہ کیا جائے جس کا سبب ہر کوئی کھو سکتا ہے۔ اور یہ تحریک دار تکمیل بندو بست الی خود نہو مخصوص خود قوم مورثی سے نسل رکھتا ہے، ہم نے اس کے

خلافت دادیا جی کیہ جس کی نیا بہ ڈھنڈی اور ضرے کام لے کر اس نے ہماری گھونٹ بھی خلطفنا فی۔ اور جیسی جی  
اپس میں لڑائی کے لئے اس نے کافی ہتھیارے استعمال کئے رہم ابھی سے گزارش کرنے ہی کہ اس تمام اور اس براستہ  
ٹیکیں اور ختم کر کے جیں اس لمحت سے بہت دلائیں اور ابھیں جیں، اس کو خلطف رنگ سے پیش نہ کیا جائے۔ اس کی عیینت  
صرف ایک مصلح کی سی ہے اور اس کے سواب پکھنیں ہے۔ ”حمد للہ رب العالمین“ اور میراد و میرزا

**مشیر پیغمبر:** نان صاحب ایک گھنٹہ ہے یہ گھنٹہ۔ فتح کیا تھا آپ نلا...  
RULING آپ نے فتح کرنے کا کہ کیا ہے اس کی وجہ کچھ ک

**مشیر عبد الصمد خان اچکزئی:** کافی دفتر خلکار چاہوں۔ ایک دفتر...  
مشیر پیغمبر:

اس بات کو چھوڑ دیئے اور کتنا وقت آپ لیں گے؟

**مشیر عبد الصمد خان اچکزئی:** جی!

**مشیر پیغمبر:** قلعی طور پر بیان کتنا وقت آپ لیں گے؟

**مشیر عبد الصمد خان اچکزئی:** اگر آدم گھنٹہ دے دے۔

**مشیر پیغمبر:** آدم گھنٹا زیادہ ہے۔ پندرہ گھنٹے ہے یہیں۔

**مشیر عبد الصمد خان اچکزئی:** بخوبی الا ایسا شکر کے محلے میں ہمارے ساتھی جہاں سینت الٹھ خان  
بیان صاحب کو شکر کی معافی دھنار میں شامل تھے وہ خود موجود ہے۔ پھر وہ سرے دلوں کو بھی تو۔ بلکہ یہی  
ان کی نیزیں تھیں۔ خوش تھیں سے ہمارے علاقے کا بندہ بست اٹھریز دن کے دور میں ہوا۔ اگر لذکر ہے اسی لیکن مرد اور

شہید تھے۔ COMMONER عوامی لوگ ہوتے تھے کوئی نصیحت کرنی کیکن کرنی خلاف، اپنی شے بندوبست میں خلط اندر را جانتے نہیں کہے۔ اور ان کو پہنچا مصلح زمک میں دکھانا تو یہیے جاگیر کی جنگلی کا حکم دیا وہ بسید غل ہوتے۔ اسی طرح ڈھانڈر کی زمین دعویوں میں تقسیم تھی ایک سایہ وہ اور دوسرا ایغماں مایہ وہ یعنی وہ مایہ جو وہ خان قلات کو دیتے اور اغام داسے دوسرا سے تھے۔ بیان کے لفاظ مادریوں کو بیان بھی کہتا یہیے حالات ہوتے اور وہ مایہ بھی ختم ہے کچھ میں جب ہات آئی تو صاحب سردار سا بیان کے ساتھ خدا، گاہاں کا مشہور راقہ جس میں کوئی فتنہ ہے۔ اور ایک سردار صاحب ہیں بھی پھٹے گئے۔ لیکن بیکب صالت ہیں۔ وہاں وہ یہ ساتھ تھے۔ نیشنل ایبل کے ہر لئے۔ قید ہونے کے باوجود ادن کو ۰۰۱۵ روپے ادا کرنے والوں میں بھی ہوا تھا۔ پھر اس کے بعد وہ راہب کے میں نے صفائی پرستا تھا۔ لیکن بعد میں شاید مستحق طور پر۔ اس کے بعد ان لوگوں کے دلیاں مقدمہ بازی ہوئی مقدمہ بازی کے پتھے جو پونکہاں سے عوامی نظام کا اصل یہ ہے کہ فیصلہ کا خذات اور دیکھ کے دل لا کی پر ہوتا ہے اور ان وہ دن پہنچوں میں نہ اور زور کا کام چلتا ہے۔ ایک کوئی اپنے سے اچھا دیکھ کے عوامی کر سکتا ہے۔ دوسرا سے کوئی بڑے بڑا بھی حاصل نہیں ہوتا۔ ایک کوئی کے پاس کافیات ملکی ہو سکتے ہیں اور دوسرا سے کے پاس نہیں ہو سکتے ہیں قدوہ صاحبہ والی بوجہستان کے مقابلے میں اس کے الٹ مہر اور دوسرا بات جو سب سے ایک تھی وہ یہ کہ بندوبست ہوا نہیں تھا۔ حققت تعین ہوئے نہیں تھے۔ اس سے یہ صاحب اب پھر انقدر ہے آئندہ اٹھ کا ادیہ دن بھر کا شدید ہوتا جائے کا۔ اگر کل خان صاحب نے اس سلسلے میں جعل بھاؤ کے معاملے میں دو تین پریشیں کیتے دئے۔ باہر میں کافروں نیں کیم۔ انہوں نے ایک نئی اصطلاح جلا۔ جس سے بوجہستان کے اکثر لوگ دافتہ ہیں تھے۔ اور وہ نہ کبھی یا کسی نے اپنے طریقہ کھما۔ وہ کہتے تھے کہ چار آدمیوں کو تو یہ نے گرفتار کیا اور پہاڑ میں آدمیوں نے یا سو آدمیوں نے خود کو گرفتاری کے لئے جیشیں لیا۔ نہ خود کو گرفتاری کے لئے بھیش کرنا۔ اس سے بہت سے معنی تھیں کہتے ہیں۔ ایک قریب کے پاہر ان کو اتنا خوف تھا۔ کہ انہوں نے اس کو حکومت سے پناہ مانگی اور دوسرا یہ کہ جو قم نے چار کو پکڑا ہے۔ ان کا بھی قصردیہ ہے۔ جو پر اسے۔ مجھے بھی پکڑا اسی کو قام روایج میں سول نمازیان پکھے ہیں۔ میں نے اس سے پہلے بیکار کو اس علاقے میں لوگ سول نمازیان کی حد تک پکڑا ہو گئے ہیں۔ اس سے یہ اپنی حکومت کو ایک بد پھریہ مخمورہ دیتا ہوں کہ اس صفاتے کو **DRAP ۲۷۴۵** کریں اور حققت کے غائبین کو ان کا حق رکھو۔ لیکن یہ صورت مخفور یعنی نداز ہوں ہیں سے ایک ہے۔ زر دین اور زدن۔ اسی میں ایک کے متعلق ہے یہ ان فقرات میں شامل ہے۔ ۲۰ سال کے ساتھ ختم ہیں ہو گا۔ اور یہ دن بھر جاتے گا۔ مختلف علاقوں پر اس کا اثر پڑے گا۔

اس کا صاحبہ جلد ملے کر دی پہنچئے۔ اُنیٰ ناتھیں میں آپ کو لوگوں کو جلدی سنتے ملے گا۔ اگر اگر آپ کچھ کر سکیں تو کر لیں۔ صاحب آپ کے سامنے بیکل کی بڑی شکایتیں ہیں۔ خاص طور پر اس قدر علی شفیعیت کا اس سلسلے میں میں آپ کو ایک پہنچ بارو لاوائے آپ میں سے اکثر زندگی سارے ہیں۔ لیکن شاید اب اس کے کندھ میڈا ہیں۔ باع کا زندگی اس سماں ملے ہیں بہت بڑے ہیں۔ کمیت کے زندگی کا مرٹ اسی سال کا کمیت خالی ہوتا ہے لیکن باع کے زندگی کا پندرہ سال کا صفت چلا جاتا ہے۔ اگر اس کو دلت برد پانی نہ ملا اور وہ وقت بھی کوئی زیادہ نہیں ہوتا۔ مرٹ بڑے پانچ دن تک اگر اسے پانی نہ ملے تو اس کی پندرہ سال کی صفت مانع ہو کر باع سوکھ جائے گا۔ اس سے آپ ہر بار کے اس صاحبہ کو سمجھیگی سے خود کریں۔

چنانچہ میں ہائی دے پہنچوں کی بائیں ہوئیں۔ کہ بنا گیا ہے۔ بن رہا ہے۔ دفترہ اس کے ہاتھیں میں جو کچھ بائیں ہیں۔ ان چیزوں سے دو پہنچوں کا میں آپ سے مرفون کر رہا ہوں۔ کوہاں کیسے پہنچے ہو گئے۔ کران کے گوشے سے چار کارڈی بھائیں بھائیں بھائیں ہو گئے۔ اس دفتر کا بھائی اس نے تغییری علم ہوا کر دہ بہت کت آؤ اسی پر کشمکشے ہو کر سپلائر کا انداز کرتے ہیں۔ وہ یہ سے گاؤں کے سخن۔ میں جب اس کمپنی میں گیا تو بھائی علم مہار کیوں جیسے علاقہ کے سردار صاحب کے لکھنی پر پہنچتے ہیں اور ٹھیکنہ ہوتے ہے جو ڈاکٹر دار صاحب کو لکھنی میں پہنچتے ہیں۔ اس سلسلے میں کران کے سامنے کون خلاجم پول سکتا تھا کتن کام کر دے اس میں زورہ شیڈول کے سطحان تھے۔ سیمیلیشن کے صفائی سے۔ اس سے آب بیوں کی جان تو گئی۔ سردار کے سلسلے میں لکھنی کے علاوہ ابھی ایک اور قسم میرے علم میں ہے۔ جو بہرے دوست سینٹائز ٹھان کو مسلم ہوا لیکن جو نکاری اور سردار صاحب مری کان کے امکن ہیں۔ یہ بڑا وہ چھوٹا اس سلسلہ نہیں نئی ہے کہ ہر سئے پہا سپلائر ڈائنس کے سلسلے سردار صاحب شفعت کی طرف سے فوآبیکشن سرٹیفیکٹ ہیں۔ کہ اس کی ناصوری ہے کہیں جو کوئی کوئی کوئی زندگی پر مددیت نہیں کر سکتے کی اجازت اس دفت بیک نہیں مل سکتے جب تک سردار صاحب فوآبیکشن سرٹیفیکٹ مددیت اور سردار صاحب کیوں دینے لگاتے۔ پہاپ جانتے ہیں۔ ان نے فکر کیا کہ میرے دفتر میں جو چیز ہے۔ اس کیوں پھر ڈونگا کر ابھی بھی مسلم ہو ہے کہ کچھ سئے پہا سپلائر ڈائنس جاری پڑتے ہیں جن پر سردار صاحب کو سارے تباہ رکھے جائیں ہو گا۔ ایک بیشتر بھی فوآبیکشن شفعتیکٹ کے ذریعے ہے۔ اگر اسے جانے! اگر آپ نے صورتات کو زرقہ دیں۔ اگر آپ نے اس کے ذریعے اپنے صوبے کو زرقہ دیں۔ تو یہ خراب آپ نے دوسرے کو کھو گئی۔ یہ مالک ہے میں

وہ صبے نے شردار صاحب کو کس خوشی میں ملئے چاکھے۔ اور اس سے صبے کو کیا خانہ ملتے گا، لئے  
لیکن تاکپ کے سر کار میں کسی فلکر بدبندکاری نہیں ملا یا ہے۔ یہی لیکن اور اس میں کہ اور جیزیں مل کر صبے کے  
لئے کروڑوں نہیں قراں کھون کی آمدی کا سکتا ہے۔ PROSPECTING LICENSE کو درخواستیں کہاں  
پناہ دے جس سے کام ہے۔ ہمارے وزراء ہماں کو حکم ہے کہ اس صورت کی آمدی کا انعام ہیں کے درجے  
آمدی کا انعام ایکریز میں پانچ پر ہے۔ سلیزیں پانچ ہماری دسٹرس سے باہر ہے۔ اس لیکن میں نہ دیکھے۔ اور  
ڈنٹا بکش ہے۔ کہ سلیزیں پر بڑے بڑے بندیں سکیں۔ ہمارا زیادہ انعام ایکریز میں پانچ ہے جس کا بڑا ذریحہ  
پر اسے کا رینڈی پر ہے۔ اور اب تھب ویٹیں دیکھنے لگی ہیں۔ کاریز سے ہزاروں ہماری آمدیوں میں سے کوئی  
ماحتہ نہیں۔ اتنا بڑا سیدھا حقیقی بوجم پال رہے ہیں۔ اری گیشن کا لگکر اس میں ایک آمدی بھی دیکھا ہے۔  
کے سر اور پیر سے واقع ہے۔ جو کا رینڈی ہی اور سکتا ہے۔ یہ حکم کا سکھ کر کیا ہزاں ہے۔ کیسے بن سکتے ہے۔

جب بیسہ گورنمنٹ نے دیہیں ملکا یادہ ہر چیز بھاہ رہے یا نہیں۔ پنگورنمنٹ کو اس بات کی طرف توجہ دلانا ہد  
کر دے اسے اس ڈنٹا بکش میں کا رینڈوں کے کام کے لئے ایک بڑا پختہ قائم کریں۔ اور اس کے نئے کچھ انزوں  
کو خصوصی ڈنٹا بکش دی جائے۔ کیونکہ ہمارے صبے کا ایک بڑا ہزارت ہے دوسری باتیں ہے کہ ایکریز میں  
پانچ بھی زین میں پانچ کاروں خزانہ نہیں ہے۔ یہی پانچ ہے۔ جو کاشیں میں ہوتے ہیں۔ وہ زینا میں بہبہ ہوتا ہے پھر ان  
خداویں سے نکالا جاتا ہے۔ اسندھیہ کو تاکپ جتنا بھی ڈنٹا بکش کریں گے۔ ہمارے ٹوب دیکھ اور ہماری کا رینڈوں  
کے نئے پانچ ہیا ہو گا۔ لیکن بہتھی سے ہم نے سنبھے.....

**مشترکہ پیکر :-** خان صاحب دلت ختم ہو رہا ہے۔

**مشترکہ الصدر خان اچکزی :-** آدم گھنڈا اور ختم ہو رہا ہے؟

**مشترکہ پیکر :-** آپ کو پندرہ منٹ ملے تھے۔

**مشترکہ الصدر خان اچکزی :-** اچھا.....

ہے۔ ایک دن تھی جو یہ سماں جان کرنے تھے کہ خداستا ہوا ہے۔ دین، آپ کی توجہ پر سوں کے اچانک کھڑت ملا تا جہا  
بر شور کے لیکے سمجھ کر اسی کا ایک خلٹ چھپا ہے۔ کوئی شور نہیں، میر ۵۲ روپے من غلوب کب رہا ہے مگر کامیابی مکافیں جیسے اس  
کام کی انتظام ہونا چاہیے، ہادیے میر ارجمند احمد خان صاحب کیان کے فاپاتی کے سلسلے میں ہیئت انکار کرتے ہیں  
اس کی بزرگی کو دیکھ پہنچ گئی۔

ایسی دنیہ خزانہ صاحب نے ایک دن کی جنپری جیسے سال کیا جاتا تھا۔ وہ دہ بھلکا صفت کے سخت  
یہ نہیں دیکھنا پیدا ہے۔ کہ پرانہ حکومت نے کیا کیا آپ ایمانوار پلاٹنگ کے دیکھنے ہے کہ یہ ہمارا پیغمبر ماقبل صفت پر  
زیبی کر سکتے ہیں۔ با چار سے پاس جو قدری صفت موجود ہے۔ پنجاہ زینداری جس کے لئے ہمارے پاس اموں  
بھی ہے۔ خام <sup>RAM MATIR</sup> ۴۷ بھی ہے۔ دین مجبود ہے۔ پانی مجبود ہے اسی میں کیا کردار رہا ہے  
جس کا پیرا اب بجا ہے۔ چال ہے کہ زیادہ حصہ زینداری پر خوبی کیا جاتی ہے۔ زینداری آپ کو پڑوں پر مکمل کر کے کی  
زینداری آپ کے لئے خداک ہیسا کرے گی۔ زینداری آپ کے لئے خارن، ایکس ہیچ کا کے گی۔ اس کے بعد کب  
کو دوسری منزل صفت ہو گی۔ مذکور کرے کہ وہ وقت آئے کہ صفت کے آپ تھک جائیں تو تیسرا منزل صرف کی  
ہے۔ ملکوں کا طلاقہ، اس طرح سے رہیے کہ یہی زیارت اپنے صفت ایجاد کرنے کی ایجاد ہے۔ اسی صفت کو  
کوچھ سودہ پر قوان کرنے ہوئے مجبودہ بیٹھ کا اپام ہے۔

**میر اسپیکر!** نان صاحب آپ کا دقت ختم ہو گیا ہے۔

**مساعد الصدر خان اچھوٹی**:- آپ پانچ مرٹ میں ختم ہوں گے۔

پرانی حکومت نے غائب اگر ز صاحب کے بھنپ پر بہت بڑا اعلان کیا ہے۔ کہ یہ نے سڑھے بارہ ایکٹر خیలیہ  
دین پر مالیہ صفات کیا۔ باہر کو دنیا میں اس کو بہت بڑی رعایت تصور کیا جائے گا۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ ہمارا نگہداہ  
دین پر جو دس سال کے بعد ایک دفعہ کا باد ہوتا ہے۔ اس کے مارٹ سے باہر ایکٹر کا مالیہ ہوتا ہے۔ یہ تزادت کے  
منز میں زیرہ والی ایس طرح ایک دلگوں کو بدھارت نہادیتے ہیں۔ میر ایک دفعہ سال میں ڈیپڑ  
روپے ہو گا۔ ڈیپڑ روپے دیکھ آپ نے صفات کردا اور اس کا ڈھنڈوڑہ پہنچنے کے لئے پھرتوں پر پڑھے گے۔ اس سے  
کہ کوئی لوگوں کو بذریعات بنائیں گے دوسری کام جو ٹپپو لوگوں نے مکملی پر محصل ختم کر دیا ہے اس کیلئے تیک کتاب چلا ہے کہ آپ کو لوگوں سے

کتابیں کیا ہے جسے اپنا تجربہ ہے ہمارے بچوں کے پہنچ خواجہ سراج میں کم از کم پچاس لاکھ یورہ دار ہیں شے کے درخت پرستی اگریڈیٹ مکمل نہ اس کی خرابی کو نظر انداز کے لوگوں کو جائز وی کوہ میں کاش کرنے پڑوں تجھے یہ کہ آج ان پچاس لاکھ میں سے ایک دن بھی نہیں اور اس کا اندازہ آپ اس سے بھی لگھیں کہ اس کا یہہ آہ بھی بازدہ میں معاں سپتے سیر کرتے ہے یہ پہلتے کی ایک قسم ہے جو ہلے سے بڑھ اور پھانڈ کا ایک حلقہ ہو جو اور خدا کا بھاگ ہے۔ اس طرح ہمارا ایک اچھا جنگل، اس کی وجہ سے تباہ ہو گی میں تو بُن جو عاصب کو کہا ہوں آپ لوگوں کو صفرہ دینا پڑتا ہوں کہ ایک توڑ کڑی پر پچاس روپے نیکس تھلاڑ اور جنگل کو پہنچ

جنگل کے کی نالی سے میں اس کے لئے کتاب پڑھیے اور یہ سے محض پیکر صاحب بھے فرم کرنا کہتے ہیں میں یہ دلکش کرتا ہوں ماں ایک منوری بات ہے کہ بھنی وہ آپ کے لئے تسلیم ہے اور دوسروے کو دیے تھکوں میں بھن کے احاطہ اتنا لے ہے سلی فرجون لا کیاں اسہ استانیاں اللہ زمیں و ریبوہ ہیں اس کے متلوں بہت سارے سیکھوں ہو گئے ہیں اور ہر ہے میں پڑا پہ ماسب ہکتے تھے لیکے لیلا مجھن کا تھے ہیں سے جو قصہ کیا ہے اس میں مجھوں انہیں ہے لیلا ہے اور اب یہ صیحت ہو گئی ہے کہ بعض پیش افسروں کو بیدل کیا جائے۔ اللہ بعض کو لایا جائے اسے جن سے اس قسم کے سیکھوں والوں میں آپ رک سن رکھیں بلو پستان کے روگ مابھیں مکہ لٹھنے بدھ میزت نہیں ہے تے میں کہ ذہ احمد سلطنتی یہہ داشت گئیکے کہ کس انپریں صاحبہ کے ذریعے فرجون رکھیں کہ بذاء نہیں ہائے آپ میں ختم کرنا ہوں اور اس سالہ دام کمالا ایک معفن کھوں گا آپ کے پڑھنے کے لئے

اَخْوَذْ بِاللَّهِ مِنْ اَشْيَاعِ الْمُرْجَحِيمِ

**وزیر اوقاف (مولوی صالح محمد) بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مُحَمَّدُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ**

عَلَى رَسُولِهِ الرَّحْمَنِ - قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْقُرْآنِ الرَّحِيمُ - الَّذِينَ أَنْ مَكْنُثُمْ فِي الْأَرْضِ

أَتَاهُمُوا الصَّلَاةَ وَأَنْقَاثَ الْكُوَافَرِ أَمْ هُوَ بِالْمَعْرُوفِ وَذَنَبُوا عَنِ الْمُنْكَرِ وَإِنَّ اللَّهَ ،

مُتَّسِعٌ لِّا مَوْهَابٍ

ترجمہ

کذا پہ پینتوں تقریبی کسم شاید بعض خفک نہ پہ پس پیزی میں کوئی زبان لہلہ جا سکتے ہے اور کوئی نہیں مساعید الصمد ننان اچکزی ہے۔ بولی جا سکتی آپ کو علم ہو گا کہ درس سے صورہ جات میں یہ بہت

بُشے جگہ سے کا سبب بنا ہوا ہے بیس ترجمے کا بھی حق ہے اگر کوئی آدمی بلچی بولتا ہے تو باقی مبڑوں کو ترجیح ملنا چاہیے تاکہ وہ بلچی کر کے الگ کرن پشتودہ رکتا ہے اس کا بھی ترجیح ملنا چاہیے یہ سادا انتظام اگر آپ رکن کے پاس موجود ہے کیونکہ الگ ہر آدمی اپنی بینی میان میں بولن شروع کر دے جاتا تیرہ باری اکابر جع پختہ گا اور اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا یہ اس لئے کہ جو پستان میں نہیں، بلچی، بردھی، پشتہ، اندو پنجاب، الگریزی، سکھیانی، سرائیکی، سندھی، اسٹریکم اذکم وسی بارہ زبانیں بول جاتی ہیں اس لئے اس کا پھر کوئی معقول حل آپ کو موصوف نہ چاہیے۔

**خانصاحب کم اذکم آیات کا ترجیح تو میں پشتہ میں کروں گا۔** کیونکہ اندو  
وزیر اوقاف ۔ زبان سیرا بہت کمزور ہے

**قامہ الیمان** ۔ جب خانصاحب کہ ایک زبان پسند نہیں تو کیوں انہیں ایک زبان کے سخت پیکنے مجبور کی جاتا ہے

**صرٹ اپلیکیشن** ۔ بولئے مارلوی صاحب

**وزیر اوقاف** ۔ علماء رفروض بولی و علماء کسر رائے بولی و علماء و اخلاق اور عمل سے بعل۔ بکھڑہ ارس خانصاحب ہم رفروض مایل پہ پہ داسی مجلس کبھی پھر کدم شراب بدپہ ہخہ کبھی سو لینا صاحبان وغیرہ ہم شامل نہیں پہ اسلام کبھی و نصوان د دنامہ و عالم وغیرہ عالم ہیچ نہیں نہیں پہ چا ایمان حادیہ نہیں لایا ان شہزادے بعد سیا پہ دینے کبھی یہ قسم نہیں نہیں پہ بجز اکبھی نہیں پہ کسر و اکبھی نہیں پہ احمد کبھی کوم لند نجع پہ پہ عالم رفروض دئئے ہفر لمرغ ہفڑ پہ غیرہ عالم ہم رفروض دئئے اول زما خیال دئئے پہ دیسیانی صاحب پہ رخت کبھی یہ رہ کمیتی مقررہ سوہ جام صاحب دئے پھیر میں دعا و خانصاحب دیسف اللہ صاحب نے میران دو۔۔۔

**میرشاہنوار خان شاہیانی** ۔ پواثت اکت آڈر سر۔۔۔

جناب مردوی صاحب نے کہا کہ یہ صرف ایسا شو ترانی کا ترجمہ پشتہ میں پیش کروں گا لیکن ہدایت میں  
یہ ایک نئی بات سمجھ دی کہ ترانی بجید ہے جام صاحب، ریسٹانی صاحب، خالفنما صاحب اور پاچ صاحب کافر کے  
بھی آیا ہے۔۔۔

### (تقطیع)

**درود اوقاف ۱۔** وقت یہ کار خانہ دار یہ کیمپ دلا جو شراب سے متسلسل تھا ہم نے اس کو بالکل عرض  
کر دیا میرے خیال میں خالفنما صاحب نے بھی یہ سے ساختہ تعاون کر لیا تھا پھر اس کے بعد جو منظومہ کو دی گئی  
اس میں بالکل نہیں گیا

اللہ تعالیٰ نے یہی وَسْنَتْ بَيْعَهُدَائِيْنَ مَلَائِكَةَ مُلَدِّعَهُمْ وَلَا هُمْ يَعْلَمُنَ فَتَنَ جَوَّانِی مسجی  
راستے پر پلتے ہیں تو اس پر نہ دنیا نہ آخرت ہیں غوث اور علیگین آتی ہے اور نہ آخرت میں اس کے علاوہ کی  
جزا کم ملتی ہے اور نہ اس پر کوئی خفقات عائد ہوتی ہے کیونکہ اس کے کردار سے وہ مگر جدا ا اللہ جل شاد  
برہمن حشر سے عطا رکتا ہے یہ نہیں کہ یہ لوگ سلم اور مون ہیں الیہ کہ میں عالم ہوں اس سے یہ نہیں کہ  
پڑھیے۔ احمد رحمہ اللہ علیہ اور ایسی کے لئے ہونا پاہر ہے اس لئے یہ مناسب نہیں ہے اسلام ایک نظریہ ہے یہ  
خیال میں خالفنما صاحب نے کہا تھا کہ یہ شراب فتح نہیں کرتے اور اس محفل میں ریسٹانی جو کہ موجود تھا انہوں  
نے میری خالفت کی حق ہم اس حکومت میں جیت کے تین آدمی ہیں اس لئے اب ہم یہ نہیں کر سکتے پانچ ماں  
یا ۵۰ سال کے بعد جب ہم اکثریت میں آئیں گے تو ہم نہ کریں گے اب ہم بجسی ہیں

اللہ تعالیٰ نے یہ نہ رکھا ہے یا اَنَّهَا تَنْزِينٌ أَمْسَرَ رَأْنَمَا الْحَمْرَرَ الْيَسِرَرَ وَالْأَزْلَامَ مَلَائِكَةَ مُلَائِكَةَ مُلَائِكَةَ مُلَائِكَةَ  
غَيْلِ الْشَّيْطَنِينَ فَإِنْتَبَرْهُ لَعْنَكُمْ لَعْنَكُمْ لَعْنَكُمْ، اللہ تعالیٰ نے یہی کہ شراب بالہر شیطانی اعمال میں اور ان سے  
اجنباب کر دیا تاکہ آپ نلاح پائیں نلاح اس دنیا ہیں بھی اور آخرت میں ہوتی ہے یہ نہیں کہ خواہ مخدوہ رہنے  
آخرت میں نلاح ہوتی ہے بلکہ آخرت کے ساختہ ساختہ اس دنیا ہیں بھی نلاح ہوتی ہے۔ ادم علیہ السلام سے  
یک رسول کیم صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہ جتنے بھکریں بھگرے ہوں وہ سب اسی کا تبلیغ کرتے رہے ہیں اور  
یہی سے حضرت روح علیہ السلام جہنوں نے نو سال عمر پانی اور پانی تاں عمر میں تبلیغ کر کے صرف ۶۰  
آدمیوں کو راہ حق پر لا سکے۔ لیکن پھر بھی اس کا اپنا بیٹا کعنان کافر رہا۔ تو اس طرح ہمارا یہ سمجھنا درست

نہیں ہے کہ تبلیغ صرف علماء کا کام ہے۔ اور اسلام صرف علماء کیلئے ہے میں، اس بات پر تجھب کہنا ہوں کہ وہ یہ  
بات سمجھ سکتے ہیں اس تقریباً دو سال سے ڈائیورٹ کا پرست ہر آدمی کو ملتا ہے پہلے صرف مردوں  
کو ملتا تھا۔ سردار کے بغیر اوس کسی کو نہیں ملتا تھا جام صاحب نے کہا کہ ہمارے علاقوں میں بیوں پر کافی روشن  
ہوتا ہے تو یہ سے خیال میں اس وجہ سے بیوں کی تلت ہمی کو ہمارے علاقوں میں بھی چودہ ہزار روپے میں  
بس کا پرست فروخت ہوتا تھا اس وقت پونکہ لوگ کوایہ نہیں جاسکتے تھے اس لئے پرست کے حوالے میں  
انہیں بہت دشواریاں پڑیں اُلیٰ تھیں اب اگر جام صاحب لپٹے علاقے میں بیوں کے پرست کے لئے ہیں  
روخاست دیں تو ہم انہیں ایک کی بجائے ہچاہے پرست ہمک دینے کو تیار ہیں یہ کوئی خاص بات نہیں ہے

### سرعبدالصمد خان اچکزیؒ ۔۔ پرانٹ آن آرڈر

پرانٹ عامت صرف ہاموں اور سرداروں کے لئے ہے یا سب لوگوں کے لئے ہے؟

پرانٹ عامت عام لوگوں کے لئے بھی ہے یہ سے خیال میں یہ تقریباً دو سالوں سے  
وزیر اوقاف ۔۔ ہے اور اس کے علاوہ جیسا کہ سرداری نظام ختم ہوا ہے انشاد اللہ تعالیٰ ہو  
کے ساتھ ہم آئندہ پرست جی صرف سرداروں کے بجائے عام لوگوں کو بھی دیا کریں گے

### پرشاہنواز خان شاہیانیؒ ۔۔ پرانٹ آن آرڈر

جناب والا! جب یہ اہل شریعہ ہمنی ترانشاد اللہ کہنے کے وجہ سے مجھے دوبارہ حلف اٹھا پڑا  
تھا یہ جو انہوں نے انشاد اللہ کیا تھا کیا اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ۔۔

ہم استقبال میں کہہ رہے ہیں۔ استقبال کے سلسلے میں سرداری سسٹم انشاد اللہ  
وزیر اوقاف ۔۔ کہنے سے غتم ہو گیا اور جگہ سسٹم ختم ہونے والا ہے۔ انشاد اللہ

### سرعبدالصمد خان اچکزیؒ ۔۔ شراب کی کوئی بات کریں

شراب کی انشاد اللہ ہم بند کریں گے اب تہماں پاٹل کے اس ایوان میں صرف آئیں  
وزیر اوقاف ۔۔ آدمی ہیں اس کے بعد انشاد اللہ اکثریت ہو گی تو ہم اس پر پاندھی ٹائم کریں گے

اوہ قرآن نما میں سے اسکو بالکل حرام قرار دیں گے کیونکہ اسلام میں شراب حرام ہے اس کے علاوہ پرسن  
اوہ بچک دینیروں بھی حرام ہے اس پر بھی ہم پابندی لگائیں گے اس کے علاوہ زنا حرام ہے اس پر بھی  
پابندی لگائیں گے دلیے تو ہمارے اور خالصاً سب کے بہت رشتے ہیں کہ وہ ہمیں اس بارے میں تبلیغی  
خالصاً سب آپ ان کو نہ روکیں اس ایوان کی کامروں والی بڑی سمجھدگے  
**مسٹر اسکرپٹ** — جاری رہنا چاہیے۔

**حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ** سے روایت ہے کہ قال رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم  
**وزیر اوقاف** ۱۔ لعن اللہ شارب الحشر ساتیحا دیافعها رشتہ یہا و الشامل  
لہ المحسن لہ رالمتصولہ یعنی اس آدمی پر بھی لعنت ہو جو شراب پیتا ہے اور اس آدمی پر بھی  
جو اس کے لئے شراب لاتا ہے اور اس پر بھی جو اس کو اگر خدا نے میں کشید کر کے بناتے ہیں اور فروخت  
کرتے ہیں ایسے بہت سا سے تھے ہیں جو اس ضمن میں آتے ہیں ایک نہیں کہ میں بیان کروں۔ یکن میں  
آپ لوگوں کی توجہ اس لئے دلا دیوں کہ اسلام میں ہر آدمی پر ابھے اسلام صرف مٹا کے لئے نہیں اگر  
شراب ایک مٹا پر حرام ہے تو وہ مہر سلان کیلئے حرام ہے اس لئے ہر سلان کا یہ فرض ہے کہ وہ پھر زلزال  
یعنی طریقے سے سراجام دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں این تجھا علیٰ انی الارض فی حقیقتہ۔ انسان اللہ  
کا خلیفہ ہے اس لحاظ سے میں خلیفہ ہوں آپ میں اور یہ سب کے سب خلیفہ ہیں۔ اگلی مرتبہ انشاء اللہ  
اگر جیعت اکثریت ہے، اگلی قدرداری سمش، جوگہ سمش کے خاتمے کے بعد اسی ایوان میں شراب  
کا پابندی کا بھی ہم اعلان کریں گے۔

**مسٹر عبد الصمد خان اچھکرنی** ۲۔ تیامت سے پہلے قیامت کے بعد

**وزیر اوقاف** مہ ماں تیامت سے پہلے، پانچ سال کے بعد۔ آپ خیال مت کریں ۔۔۔

**مسٹر اسکرپٹ** ۳۔ مولی صاحب آپ خال سے تقریر کریں، داؤس سیں۔ آپ کا وقت ختم  
بہ گہرا تشریف رکھیں۔

میر دوست محمد خان بلوچ <sup>۳</sup> بنابر عالی بخے بوجہ میں تقریر کرنے کی اجازت دی۔  
بوجہ کا کوئی اختقام بہاں پر نہیں ہے، اس سلسلے دیکھا رہا میں نہیں آنکھ  
میر دوست پیغمبر گی، آپ برا وہر ان ارادت میں تقریر کریں۔

### میر دوست محمد خان بلوچ :- بہت بہتر۔

باجاہ اب سے پہلے میں اس سر زادہ ان کو سرداری قلم کے ختم کرنے کے لئے بجا بیاد پیش کرتا ہوں۔ یہ سے ملتے ہیں ایک نتیجہ ہے کہ میں ابھی میں آیا ہوں اگر بے اہل کے آدب کے سلسلے میں کوئی فلسفی سر زادہ بہ جائے تو بخے صاف فرمائیے۔  
چنان والائیں اب اہل سے اپنے خداویں یہ کھو رہا تھا کہ نزدِ اختلاف کے بخیں پر بیکار عالم اور نکل کے خداو کے لئے بہت کچھ کیا جاسکتا ہے۔

باجاہ! اب میں یہ بیکھو رہا ہوں کہ نزدِ اختلاف میں اس سائے سخت پیغام اور غلط پروپگنڈے کے کچھ ہیں کو رہا ہے۔ اور جب سے میں اس ایداع میں بیٹھا ہوں کم از کم میرے سامنے تو انہیں نہ کوئی تحریک ملکہ پیش نہیں کیا ہے۔ اس کے علاوہ مشکل کا جو معاول ہے وہ نزدِ اختلاف کی طرف سے پرلیس کا قریشیں ہون ہیں اور اجڑوں میں شرود خراب کرنے ہیں۔ اور نکل جنسوں میں قدر میں ہون ہیں۔ کو سرداریت بری پیز ہے۔ سرداریت کو ختم کر دے جا لیں گے اور ایت کو ختم کر دے جاں سرداریت کے قلم ختم کرنے کا موقعہ آ جاتا ہے۔ ذروہ اس کے خلاف رائے دے دیتے ہیں۔ یہ ایک عجیب منطق ہے میں کم از کم اس کو نہیں سمجھ سکا، حقیقت ہیں۔ میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ نزدِ اختلاف چاہتی یکا ہے۔ فیر پھر عالی یہ سے ہمراں اپنے مالک صاحب کی زبان سے میں نہ بہت کچھ سنابو حرف پڑھاؤں کے حقوق کے لئے بولنا چاہتے ہیں۔ اس کی شان میں اپنی نئے ایک داکٹر کا نام لیا ہیں یہ تکہ نہیں سمجھ کر اس سلسلے کو اور زیادہ اچھاون لیکن میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اس سر زادہ ان میں جو کوئی بھی آیا ہے، اور ہم سے بھی آیا ہے۔ وہ بوسے ہو چکتے اور ان قلم اور میں کے حقوق کی حفاظت کرنے کے لئے آتا ہے جو بڑھتا ہے میں بنتے ہیں۔ اس نئے میں اس کو مزید اچھا نہیں پاتا

لیکن میں ضرور اپنے ہر روان سے استوحا کرتا ہوں کہ وہ مجھ سے بھی زندہ نہیں ہیں بقیہ کار چید اور میں یہیک ناداقف اور نابھر کار ہوں، ان کے سامنے لیکن یہی کمزورشی ہے کہ وہ اس پیغمبر کو مددگار کر چکر کر پڑیں۔ عالیجاه! یہاں خان احمدزادوں کے تعلق پر کہا گیا کہ اخنوں نے اپنے زمانے میں بیگار ہاچلی گری ختم کی ہے۔ میں چونکہ اس علاقتے سے تعلق رکھتا ہوں۔ یہاں خان صاحب سنہ ۱۳۰۶ء میا کر بیگار اور چار پانچوں کے قین پاؤں پہتے ہیں۔ میں اسی علاقتے سے تعلق ہوں لیوں دیکھ سے میں کہا ہوں۔ عالیجاه! یہیں تک بیگار کا تعلق ہے۔ وہ تو غیر میں مانتا ہوں کہ پاکستان کے وجود میں اس نے پہلے ہی ختم ہوا تھا لیکن جہاں پہلی گردی کا تعلق ہے۔ میں چونکہ ڈاکوں ہما خانوں کے دفت میں ختم ہوں۔ پہلی گردی یا یہی چاہیکر ہر اک قسم جہاں گورنمنٹ کو کوئی مایروصل کرنے کا حق نہیں ہوا کرتا تھا۔ داں کا جو سردار ہے۔ وہ پہلی گردی کے نام سے مایروصل کرتا تھا۔ تو یہ پاکستان کے وجود میں اس نے بعد اس وقت ختم ہوا۔ جب ایک بھائی خان کے وقت زرعی اسلامیات مانند ہوئیں۔ تو کل ہما بر سر ہیاں قانون کے تعلق برکت تجھیں ہوئے۔ عالیجاه! یہی کچھ راستے میں قانون بذات خود کوئی چیز نہیں اور کوئی بھی حکومت جب کوئی قانون بنایا چاہئے تو وہ بھری یہیں سے نہیں بناتی لیکن قانون کا انعام اس شخص کے ادراہ سے جس کے ہاتھ میں قانون کا اٹھتا دیا جاتا ہے۔ جہاں تک میں بھر کا ہوں یہی کامیابی رائی ہے کہ اگر کسی ڈاکوں کے لائق میں اچھے سے اچھا خانوں بھر کر جائے تو اس کا فتح بر را ملک ہے اس وقت میں نے بھری دیلہ پیش کی اس لئے کہ میں اس میز اور ان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ سب سے پہلے جو رائیاں ہیں اور ان ہرا ایڈوں کی وجہ سے جو زراب کارہاں پیدا ہوئی ہیں۔ ان کا سبہ باب کیا ہاٹے۔ صرف یہ کہنا کہ یہ قانون برائے بنا جاتا ہے۔ اس سے چارے عوام انسانات حاصل خیلی کر سکتے۔ جب تک بارے معاشرے میں جو رائیاں ہیں ان کو ختم کرنے کی ہم کا شکنہ تھی کہ تبتک ہم کو کہاں پہلی بیرونی کر سکتے تو فائدہ جنمیں فرایا تھا کہ حکومت کو پہلی گیا ہے۔ اور باقی علاقوں کے لئے کچھ ہیں رکھا۔ اس سے میں گزارشی ہے کہ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ یہاں کوئی جو پیٹھے ہیں۔ تو مرف اپنے علاقتے کے لئے ہیں بلکہ پورے بدوپختائی کی طرف سے آئے ہیں۔ ان سئیں کو خروں کر لے۔ جو بڑی سماں سے تعلق ہوں۔ تو سماں پر نکلے ایک پسماںہ حاقد ہے۔ داں نے کوئی ترکیبے نہ کر لی ذرا سچ بے مدد رائیح آپ پاشی بھی محدود ہیں۔ اگر اپنے علاقتے کے لئے سفر زیارت یا سفارش

کرے گا اسے زیادہ فائدہ نہیں تو یہ سے باری کا اپنے ملک میں آپ کے نئے نواب ہو گا۔ کہ اگر بھاری خلافت کرنے کی بجائے آپ ہمارا ساتھ دے دیں۔ وہم آپ کے لئے ملک میں جوں گے

## بام میر غلام قادر خان

سادہ بیٹھے سخوان کو سننا پا ہے۔

بہر حال میں یہ بھر کا ہے کہ ہمیں زیادہ سے زیادہ اعتماد ملتی

## میر دوست محمد خان بلوچ

پا چکے۔ اور اس کے ساتھ ہمیں ہمیں قدری خشم کر دیں گا

## مرد اسپیکر

اب ہاؤس کو ۲۵ ہٹ کے نئے پیدا جروں کیا جاتا ہے۔ دوس بیکار چینیں

## مشترپر ناؤں لا بچے ملک کے نئے مددیں ہوں۔ اور ۱۱ بجے دوبارہ اسکل کی

کامیابی خود میں ہو گئی۔

## سر خصیل عالیانی

جناب اسپیکر جس روز اسکل میں بیٹھ پیش کیا گی تھا، ہم وزیر مالیت

ہمیں جناب احمد ذاڑ صاحب کو ہوا کہ، اس وقت ہیز ہائیز میں دوبارہ ہمارا کام پیش کرنے میں سرت

عمر میں کرنا ہے۔ میں نکل پیٹھ بھروسی طور پر بھارتستان کے ٹریب ہوم کی سرت میں تبدیلی لائے گا باش

ہے۔ جو کوئی چیزیں سال میں بلکہ ایک سو چیزیں سال سے پتے پڑے کہ ہے ہیں۔ جناب دلالا۔ میں احمد ذاڑ

صاحب کی اس ٹیم کو بھی ہمارکے پیٹھ کرنا ہوں جنہوں نے بوجپتی کے ملاحت کا بھروسہ عالمی کی اونٹھ

بندی میڈان کی مدد کی۔ اور میں اسی سرزہ بہران کا پیٹھ کو تلکریہ دار کرنا ہوں جو اس بیٹھ کی حیات کریں گے

یوں کہ یہ قوم کی ترقی کے نئے ہے۔ جناب دلالا جس کے یہ دینا وجود میں آتا ہے بھارتستان کا نام رکھنے

یہ پلا موتی ہے۔ کہ بھارتستان کے عوای نائندوں کو اپنی سرت بنا نے کا مرتع ملا ہے، خلاف کے چند

سوزہ بہران نے کچھ تخفیریں کی ہیں اور کچھ مخمورے دے رہیں۔ میں تذہب اقتدار سے درخواست کرنا

ہوں۔ اگر یہ مشورے اور تنقید ہوم کے مفاد میں ہے تو وہ یہ زندگیں کو کون کہ رہا ہے بلکہ اس سے

نیچتے پر عمل کریں۔ کہ وہ کیا کہہ رہے ہے۔ اگر تنقید برائی تخفیر ہے اور اس کے پیچے کوئی سماںی مقصود

ہے۔ تو یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ہوم کو اس سے آگاہ کریں۔ کہ ان سوزہ بہران کا مقصد اس تنقید کی بیٹت

پر کام ہے۔ جناب دلالا بحث کی سے بوجپتی پسند ہی ہیں بلکہ ہیز تعلیم یا فتنہ بھی بھے ہام کر

دھوکہ دینے والی صورتوں کی اپنی پہچان ہے جو کوئی ہم کو کچھیں سال سے دھوکہ دے رہے ہیں۔ لیکن بہ  
بھروسہ بکتے ہیں۔ کوئی حرام سادہ ہے اور ہم انہیں دھوکہ دیں گے۔ جناب مالا! ایسی کوئی بات نہیں  
ہے۔ برپستان کے حرام کی فراہمی اور نہان لازمی کو ان کی بیرونی پا ساری نہیں کہ سکتے۔ لیکن سوزز  
وکن جناب ہام صاحب میں بیٹھنے پڑتی تقریب میں (یا کوئی) کو فریب دہنے والی پہچان ہے، لیکن  
وہ بالکل غلط ہے اگر ایسے سہتا تو ہمارے دریور اعلیٰ کوئی مرٹی پیش دالا ہوتا۔ بلکہ ایسا نہیں ہے، جیسا کہ پاٹ  
کی تاریخ نہیں ہوتا رہے۔ بلکہ وہ ایک عواید مانندہ ہے۔

### مشیر عبد الصمد عثمان اپنکی اور سردار بڑے سخنوار ایام ان رہاست؟

مس فضیلہ عالیہ ایانی :- میں اپنے کرتنا وہی گی۔ کوئی سردار بڑے سخنے کے سقے یا ایمان رہاست  
ہے اور نہ کہ سردار بھی آ جاتے ہیں۔ اور ایک سوزز رکن، سینف المژ  
ہے اور نہ کہ سب ساقہ حکومت میں سرداری INFLUENTIAL رہے ہیں۔ وہ سطح سرداری ختم  
نہیں پہلکت۔ لیکن میں ہم کو اور انہیں یہ تما جا ہے ہون کہ INFLUENTIAL لوگ حرم کا خون  
چو سنتے ہیں۔ اور روز ایک نئی مل اور قوم بھارت کی میعادور کھنے سخنے اور حرام کے نمائندے جیل میں  
پڑھے پڑھے سخنوار ان کے ششماں، لکھا کر کے اور دوسرے سرداری  
کے ان چاہرہ حکمرانوں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اور سرداری  
اوہ کاروس خریدنے سخنے۔ اور یہ اپنی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ ان خام اور چاہرہ حکمرانوں کا ختم ہو اور  
بھوپت ان کے سوبے کو ہزاری مل۔

جناب مالا! ہام صاحب نے اپنی نعمتوں میں یہ مزایا تھا کہ جو دنیا ہے رہاست کو مراد اس بھتی تھیں اور  
جو فنا کے ملے سخنے دہ اور پہچانی۔ اور جو سرداروں کو مراد اس بھتی تھیں۔ وہ اپنے پہچانی ہے۔

### ہام پیر غلام قادر خان

جناب مالا!

مس فضیلہ عالیہ ایانی :- اپنے ہی کہا تھا کہ سرداری  
WILL EXPLAIN IT

ختم کرنے کا اور دایان ریاست کی مراحتات کو ختم کرنے کا کام بھی پہشیں نہ کیا جائے بلکہ الگ الگ آپ کیا چاہئے ہیں کہ سرداری تو ختم ہو لیکن آپ کی مراحتات ہوں کی تو ہیں۔ ۶۔ اگر سرداری ختم ہو گی تو دایان ریاست کو بھی ختم ہونا چاہئے۔ یکنہ جو یہ تنا چاہتی ہوں کہ ۱۵ سال میں جو مراحتات سرداروں اور دایان ریاست کو ملتی رہیں ہیں اس کی دعا است کرنا چاہتا ہے ہیں۔ جو مراحتات سرداروں کو ملتی رہیں ہیں اس سے وہ بوسپستان کی تہذیب و تغذیہ کو ENCOURAGE کرتے رہے ہیں۔ اور ہمارے سکولوں میں کے کام آتے رہے ہیں۔ لیکن دایان ریاست کی مراحتات جو تحسین دے جاؤ بھروسہ کرو

کرنے کے لئے اور ان کی خوفناکی کے لئے جو باتا تھا، وہ تو جو بھی حاکم آتا تھا چاہئے وہ ناگزیر تھا، اس ناگزیری کے ایک بنت تھے۔ ان کے پڑھنے پڑتے تھے۔ صرف دایان ریاست کی میں نہیں کہہ رہی ہوں بلکہ پکھ سردار بھی ایسے ہی تھے۔ لیکن اکب المیان رسم کے کمرداری سسٹم کے ساتھ ساتھ جاگیر داری بھی ختم ہو گی۔ اسکے مظہوم ہوام کا مستقبل خوفناک رہے۔ اس سے قبل تک یہی بیٹھ پر اپنے درسے بڑوں کی تقریب کا درود دیجئے ہوئے ہیں مرت علوی کرنی ہوئے کہ ”زنی“ میکس کا غافلہ ہوا۔ جو کہ انساف پسند کا ثابت ہے۔ خوش تھنے سے ہمارے پیغمبر اسلام بھی بھیڑوں کی پردہ شش کرتے تھے۔ اور انہیں خود پرست تھے۔ ان کا یہ ملزہ علی ہمیں دوس دیتا ہے کہ SHEEP FARMING ایک بہترین اور سب سے مفید عمل ہے۔ لہذا اسے ENCOURAGE کیا جائے۔ جیسے ہو ہم بورچستان میں بکل اور ہاں I mean when we over come the difficulties of electricity or water

تو ہیں حکومت کو یہ تہذیب پیش کر دی گی کہ وہ شیپ فارمنگ کی وصول افزائش کرے۔ یکون کو اس سے ہمارے لئے کے خانہ ہو تو ہمارا بیم مل ہو جائے گا۔ یہ خانہ بودش ہو دن رات خفت کرتے ہیں۔ اور سعیتیں پھیلتے ہیں۔ اگر ان کے لئے روزگار ہیا کریں۔ اور انہیں ایک بھگ SETTLE کریں۔ تو یہ سے چال میں اس سے بہتر اور کوئی کام نہیں ہے اور جناب رالا شیپ فارمنگ سے ہم فارمنگ ایکس پیج بورچستان کے لئے کام لکھتے ہیں۔ ایک اور مسئلہ ہمارے لئے افغانستان اور ایران کے پاؤندوں کی آگے ہے اکٹھے بورچستان کی آمد نہ تاثر ہوں تھے۔ مزدورت ہے کہ افغانستان اور ایران کی حکومتوں سے اس سملے میں بات چیت کی جائے۔ اور اس طرح جیسا کہ افغانستان میں اندھا شہر ہے لہنیں ہیں۔ ہم ہمارا

سے دیکھ پڑتی بیچ کرو جان اُنڈا سٹریز تھا کہیں۔ جیلیے صابن اور گھنی وغیرہ کی صفت تاکہ وہ پاؤ نہ  
بہاں نہ آئیں۔ اور وہ چیز پر اذکار کیلی مل برجائیں۔ آخر، فنا فی اور ایرانی بہادر سے پڑھ دیجی ہیں۔  
and it is good to love the neighbours and help them  
جناب والا! جیلیے سکھ ایران کے ساتھ ہے۔ کوئیر ان اور حکومت بوجپت افیا ہیں تاون کے انہیں  
کو حل کر دیں۔ جن کے غلط ہمپیڑا ہو جائی ہے اور جس جانب سے زیادتہ ہوئی ہے۔ وہ آنندہ ایسی غلطی  
نہ کرے اور غلطی نہ کرنے والا دعوه کرے تاکہ حادث خواستگار رہ جائیں۔ ہم ایک کیلیں لکھیں کہ سکھیں جو  
کہ ان مسائل کو حل کر سکے۔ موجودہ بیٹھ میں تعلیم کے شعبے پر خاص توجہ دی جائی گی ہے۔ یہ بات قابلِ فرمات  
ہے اور بنیادی ترقیات کے مطابق ہے۔ یونیورسٹیوں کی ترقی کا داراء سدار قلمبند ہے۔

جناب والا! پولیس، سکھاڑا، اس اندیزہ کو مستقل کرنے سے ان صفت کا درخواست ہے۔  
جو کہ پنجستان میں صفت کاری پر سرایا ہیں ملکا پاہنچتے، اور ہم کو مشترکہ دیتے ہیں، کہ پنجستان  
صفت کاری کے لئے مزدود ہیں ہے۔ بلکہ یہاں فروٹ فارم لگ کا جائے۔

**FRUIT FARMING** *I agree with the honourable member*  
پر بھی ہمیں توجہ دیتی چاہئے۔ لیکن وہ کے لئے ہمیں وقت پاہنچئے۔ اور وہ بھی اس وقت ہے جسکے لامبا جب  
ہم بلکل اور بیان کا پروبلم حل کر لیں گے۔ اور موجودہ بیٹھ اور کامیابی کے ملالات ہمیں یہ ابہازت  
نہیں دیتے کہ ملدا سرمایہ صرف بلکل اور بیان پر مل رہے کر دیا جائے۔ اوس قدر ہمیں یہ شرکہ بھی دیتے  
ہیں۔ کہ کمزوری پسید اور پڑھانے کے لئے آپ دوکوں کو دعوت دیجئے تاکہ وہیں پڑھ سکے۔ جناب پرچمیں  
ہے کہ دوکیوں پر ہم پڑھ سکیں گے۔ لیکن میں نہ دیکھا ہے کہ اسندھو کے بعد اپنے علاوہ میں جہاں بخوبی  
کے لوگ آ کر آہاد ہو گئے ہیں۔ وہاں سندھی ثناافت و تہذیب ختم ہو جائے۔ اور وہاں سندھیاں شنیدے  
ہوئے نام ہیں۔ جناب والا! اگر ہم اپنے صوبے کو زندگی کے لئے اور صوبوں سے دوکوں کو بلکہ اکر  
زراعت کو زندگی دینا پڑھیں تو چیز ہے۔ لیکن ہم پنجستان فلامال اس قابل ہمیں کوئی کوئی بلکہ، یونیورسٹیوں  
کے قوم بہت غریب ہیں۔ اور یہاں پر مزربت اس وقت ختم ہو سکتا ہے۔ بلکہ اُنڈا سٹریز قائم ہی کی جائیں  
اس لئے میں بوجپت افیا کے سرمایہ داروں اور وہ سرمے دوکوں سے درخواست کو قوت پر مل کر دو۔ بجا ہے  
زراعت کی طرف تو جو دینے کے صفت کی طرف اپنی توجہ بندول کرائیں۔

مشری اسپیکر " مرٹ ایک منٹ بات ہے۔

Miss Fazila Aliyani. May I request the Speaker to give me sometime?

یونیٹ پیپلز According to Population میں کوئی کمی کی گیا تو ۵۰ لکھ ہے۔  
اس سے بھی کافی وقت ملتا ہے۔

مشری عبد الصمد خان اچھر کی تور پیش میں میں آپ سے سخن کا ہے؟  
جب ہمیں حالات اچانت دیں گے۔ تو وہ بھی کیوں کے  
مس فضیل عالیٰ نی پر بدلیں کہ تعداد میں اضافہ، نئے بندات کی تیز پہلو کی منفعت کو  
پانچ سو فروغ، پلڑو زردوں کے کامے میں کی اور جو پستان میں  
یعنی کل کامیں کا قیام رہ جاؤ یہ پیٹ کے قابل تعریف کارنا ہے ہیں۔ ایسے ہے رہ جاؤ منفرد ہندو کی رو  
سے پانچ دس سالی میں ہمارے صوبے کا بیک خارجے سے نجات حاصل کر لے گا۔ اور ایک  
وقت ایسا آئے گا کہ یہ رکھ کر اہماد کے ہم خود اپنے دسائیں سے بیک کو پیش کرنے کے قابل ہو چکیں گے۔  
اس طرح ہم آزاد اور خود اپنے شہر کی کھلاٹے جانے کے قابل ہو جائیں گے۔

جناب والادا! آمر حکم میں یہ گزنا پاہوتا ہوں کہ اسی دعا خواں کی اصلاح مژدور ہے۔ کہ جو سر ایڈ لارڈ  
کو حلقہ کرنے کے لئے قائف طریقہ استھان کرتے رہے ہیں۔ اور اس طرح وہ کو  
پہنچانے کے باعث ہونے چاہو۔ اس کا خال میں یہ عرض کر کا پاہوتا ہوں کہ ایک صرزہ رکی جو کہ بالکل  
بیخ اور سالم ہیں۔ جنہیں خدا کے سائز کو کوں نہ فتحان پہنچا سکتا ہے۔ اور نہ ہو مار سکتا ہے۔ لیکن وہ کو  
رہے ہیں۔ کہ انہیں Challenge کیا جائے ہے۔ اور ڈر لیا جائے ہے۔ کہ ان کو چیز  
جلادی چائے گی۔

جناب والادا! یہ مر من کو کاہوتا ہوں کہ، میں کامیڈی وقت ان بیک و بخون میں کیوں ناخواہ کی  
پائے۔ He should go to the court میں پر ۱۰۰ ایکل کریں دھاں پر ۲۰ پنائیں  
کو کہاوات ہے اور اسکی کا وقت جو کہ یعنی ہے اسے ناخواہ کریں۔ اپنے اٹے سیدھے اور

..... (۴) ..... میں پیش کر سکتے ہیں۔ (اگر نصاہب کوئی حق حاصل ہے تو ...  
 پرانٹ آن آرڈر! کیا جو شے خذ بھر جائی  
**مژہ عہد الصدر خان اچکزی!**۔ اس نہ ہو!

Mr. Speaker.

These are definitely unparliamentary words. You should withdraw these words please.

Miss Farzila Allyned. O.K. Sir. I withdraw my words.

Mr. Speaker.

These words shall be expunged from the proceedings of the Assembly.

عہد دلا! جن رنگ کے چاہتے ہوں کہ اسی تبلیغت میں ملکہ نپولین ہے ۶۰٪  
مس فضیلہ غالیانی!۔ ہمیں کوئی کوئی بخوبی اور گریٹر ہمارے نہ ہے ہو، بلکہ  
 پرورگ اپنے ۵۰٪ صحن تبلیغت، بخون کے نہ ہے، ملکہ  
 نپولین کر کر ...

مژہ عہد الصدر خان اچکزی!۔ کیا مالکت ہیں ہم؟ تبلیغت و بنی  
 پرانٹ آن آرڈر! کیا مالکت ہیں ہم؟ تبلیغت و بنی

مژہ اسٹاک!۔ کیا آپ نے ادا کرتے ہیں ہم؟ نے کے بارے میں کیا؟

مس فضیلہ غالیانی!۔ نہیں۔ میں نہیں کہہ رہی ہوں۔ میں نے کہا کہ نہ صاحب اور سب دشمن  
 مل پکن تپیں خان سے سب ایک Luckymans ہیں۔ لیکن صرف ان کو کہا جب  
 ۶۰٪ بخون کی طرف کا پردہ انہوں نے اپنا بیٹھنے لے گا۔ جب حالات نیک ہو جائیں  
 گے، تو سب کو خود بزرگ ہو جائے گا۔ آپ (میں) اسی میں کوئی دلچسپی  
 نہیں ہوئی گئی۔ اور سب پر لامگی سڑک پر جائیں گے۔

(\*) - مژہ اسٹاک کے علم سے یونان ۶۰٪، ۵۰٪ اور ۴۰٪

As you are forcing me to wind up my speech, so I wind up

جناب والا جیسا کہ  
my speech.

منبابر الہ بیکار مارے موزخ خان صاحب نے دردیا یا عمارتی بیگن اور بیگن ملاقوں میں ترقی اس لئے نہ ہو سکی کہ  
ماں سروالی نظام تھا وہ اتنی ترقی لگی نہ کر کے تباہ کر گئی تھی اس لئے نہ ہو سکی کہ حام  
چاہرہ بھراون کے معلم و تم ختم کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے تھے۔ ظاہر ہے جنک اور بیکار  
میں ترقی کم ہی ہو سکتی ہے۔ اور یہ کہ ہمارے سری بیگن اور بیگن کے قبائل کے سروالیہ ثابت کریں  
سکے کردہ پہنچنے والے ترقی کو پہنچنے کی بجائے بلوچستان کے دروسے ملاقوں کو شلاً سپلے دینے  
کرتیں رہیں گے۔ جیسے کہ انہوں نے ہمیشہ فرا خدمی ۲ LOYALTY اور ۳ GENEROSITY

ثبت دیتے رہے ہیں

جناب والا آٹھیں بھیز کے رسم کے مشق یہ عرض ہے کہ جنہیں کام را ج بلوچستان سے باہر  
ہے بہر حال اس پر پابندی بہت ساری لاڑکانوں کو خوشی میں سا باغث ہوگی۔ ابتدا و خاتمه کام را ج  
بلوچستان میں زیادہ ہے جو کہ حق ہر کو درستی شکل ہے لیکن اس کی اصلاح معاشرے کی ترقی ۴ باعث  
ہوگی۔ کہ جیسے لوگ بکتے ہیں کردہ پیسہ دے کر عدوں کو ضریبنتے ہیں

But this is not true and they do just because they Pay so 50 they  
should treat her as a wife.

THANK YOU

تو ہم یہ پاہت ہوں کہ اس دلوڑ کی ستمتی اصلاح کی جائے

نو اب خیر بخش خان مری ۱۔ جناب پیکر صاحب!

مختلف احساسات کا انہمار اس بحث کے مشق کیا گی ہے میں ان الفاظ سے اس کے مشق پڑھ  
رائے پیش کردن گا کہ یہ بحث ہمیں ایک ایسے سرایہ و ادارہ نظام سے روشنہ میں ملا ہے جس میں ہماری  
مرث کو شیشیں ہیں ہماری کہیں یا مجھے ساتھ ساتھ ایک فرد کی جیشیت سے بھی کوشش کی گئی ہے  
کہ اس سے اکثریت کے مفاد و سرنشیط مفہود کے مطابق جس میں غایب ہے پورے کامیاب نہیں ہوئے  
ہیں۔ میں اپوزیشن سے بھی یہ گذرا کریں کردن گا۔ کہ ہم انہیں ہم سے غلطیاں ہوئی ہیں۔ ہمارے  
سے ملنے والے کے حالات کے مذاق سے کوئی ایک لیکھ و برد نہیں ہے۔ کہ ایسی کذا ماشیں کا گئی ہوں اور ہم ان

سے ناگزیر اٹھا سکیں۔ اُن تکوں ہیں لیتھیٹ ایسی آدمان کشیں ہوئی ہیں، وہاں کے اپنے حالات ہمارے پختے  
حالات ہم ان کو لفظ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہر ملکت ہے کہ اعلیٰ نے اور حالت کی وجہ سے ایسی بندیاں  
لاں ہوں۔ اور جنہیں کے فخر ان کی وجہ سے ہم یہاں ایں نہیں کر سکے اور ہم خاید اپنے حالات کا یہی تجھے  
نہیں کر سکتے۔ میں شاید اس لئے کہتا ہوں کہ ہم سے ملیاں ہو گئی ہوں گی۔ ایک مردوں کی یقینت سے ہماری  
تبلیغ میں بھی ضایع ہو سکتے ہے۔ غلط طریقے سے ہر حال بساکھیت کو رکھ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ بیٹھ پڑیں یا ایگی پکن  
اس سے بھی ہم انہیں ہاں چیخنا سکتے کہ صاحب یہ ہمیں درستے ہیں ملا ہے۔ ہذا ستم بیگوں کی طرف  
۲۵ سال سے تجھیں پہلے ہائیں۔ جو خلائق ہوں گی وہ خود بخوبی کا ہے گی۔ یہ بہت خوبی ہے۔ لیکن ساختہ ساخت  
ہماری اپنی بھی ذمہ داری ہو سکتے ہے۔ جس پیدا ہم نے کوشش کر لی ہے۔ کہ ہاں بھی ملکن ہو سکے جوں سے  
کہیں اپنے حالت کے بھائی بھندا اسی کے سطاقت اپنے دوں کے حالات بخشنے کی وجہ پاٹھو  
جو بھی ہو۔ اس پر ہمیں یقین اور اعتماد ہے۔ اے آذما نے کو کوشش کریں گے۔ تو میں اپنے بزرگ  
سے یہ کہوں گا کہ ہمیں پھر بھی اپنے اپنے شک ہے بخا بگردہ شاید بجا اور درست پر بن پھر بھی وہ  
بچوں ہماری اولاد کرنے ہیں۔ وہ ان کا بھی مرضی سبے کو یورپ فرانس سے بچے خاہیت دی گئی ہے۔ ملکوں  
بہت ہی زیادہ خود و ذہنیت کافر دہوں۔ کوشش یہ ہے۔ کہ عقلمندوں سے کچھ سیکھا جائے۔ وہیں یہ  
ساقی ہر نے کام کر تیز اپنی پیروز ہے۔ لیکن تنقید کی وجہ کیا ہے۔ نہیں یہاں بہت بچے نہیں جاؤں گا۔ فرودت  
اس ملک پڑتے ہے۔ اے یورپ فرانس سبے یا بر اور یا اپنے کمیں صلاح نکریہ بہت بڑا افراد ہے۔ جو یہر سے استاد نہ  
بچے ان خطاہات سے فراز۔ یہ تو ان کی نیا ہے۔ ہمدردی اور فراخدا ہے۔ میں قریباً یعنی مرغی اور  
کتنے سے اگر یاد ہوتا تو پہنچ خدا۔ بچے فلاہر کے نام سے ادا ہونے کے ان کے حق میں تو ہم ایسی قریبی  
کر از پادتی نہیں سمجھتا یہر سے نئے خاڑ کر کہ خاص بات نہیں لیکن اس تو ہے کہ بھی ہیں ملکوں ہوں جو بچے تبلیغ دیتے  
ہیں۔ قرآن مجید کا درکار کی جیشت سے وہ بچے خاصی توجہ دیتے ہیں۔ ایسی ہاتھی پکھی ہیں بھی کہ سکتا ہوں لیکن ان کا عز  
ادر در جو بچے احتجات نہیں دیتے۔ اور شاید یہ را مول جس کی کہ میں پیدا اور ہوں وہ بھی اس کی اجازت  
نہیں دیتا۔ ہاد بھر ایک سردار کے ہوئے ہوئے اس کے بھی کچھ فوادوں پکھا اسلوب ہیں۔

اُن۔ تو میں اس مقصد کے متعلق پکھ دکھ کر دوں گا۔ میسا کا کب سبب جانتے ہیں۔ ہم اور جو اپریڈیشن  
یہی سمجھتے ہیں۔ سو اسے بزرگ کے ہم عمر سے سے مختلف ہے کہ ہے ہوں۔ اور کچھ ملکا بھی وجہ

ہیں۔ اس صحن میں یہ مرغی کر دی گا۔ کہ پاکستان بجب بن سچے۔ جن و مجموعات ہے پاکستان نہیں۔ اس کا جیادہ تصور اب شاپنگ میں سمجھ سکا اس وقت ہزروں اور مسلمان کے مدینوں اخلاق اسی سمجھ ہانا تھا۔ یہی خود اس وقت سماست میں ہیں تھے گیرے ہال سفید ہیں۔ لیکن یہ اس وقت سیاست میں نہیں تھا۔ مرادات ہافسٹے بلجھ کا فرد ہوئے ہوئے ہالا بیٹا یہیں پڑھنے کی وجہ سے میں ڈھونک جانے کا مرقد نہیں ملت تھا کہ پاپہ نہ زبان یہ کام ہو رہا ہے۔ جو میں سمجھ سکا وہ ٹھاکر ہزروں مسلمان کے تقاضوں کے بہت صاریح و مجموعات تھیں۔ آپوں ہو سکتا ہے۔ لکھ ہو سکتا ہے۔ ہر زماں کا فرقہ ہو سکتا ہے۔ قیام و علاوہ کا فرقہ ہو سکتا ہے اس وقت کے آنکھاں اور یہ ہو سکتا ہے۔ جو کہ مذہبی بخش کہیں یا سُنّتیک ہمیں باہر نصفاز سلوک ہو سکتا ہے۔ ہر حال یہ تقاضوں نہیں سمجھ سکتا ہے۔ جو کہ زیادہ شدت کے ساتھ ہزروں تان کے وہ مسلمان قلیلہ خروس کرتے تھے۔ جو اس میں ٹھرے ہوئے تھے۔ جو آپنے پاکستان میں یہ ہنوز نہ ٹھپٹے سندھ پنجاب کے مقاطعے بھی کم مددات ہیں۔ شاہراہ نہ علاقوں میں اس کی شدت دیکھی ہیں تھے۔ اس میں اونٹیک ہیں کہ اسلام یا مسلمان ہوتے ہوئے اسلام کی طرزداری انہوں نے کی ہے گہر کی ہے۔ اور کہ رہے ہیں۔ لیکن بد پیغیر وہ لانا چاہتے تھے اور چاہے ذہن میں بھلانا چاہتے تھے شاید عالمی طور پر ہم یادی خروس ہیں کرتے تھے اقتداری طور پر بھی ہم ہیں خرس کرتے تھے۔ ہر حالی دین کی جنت ہم نے حماری ہیزروں پر خرس کیا یا نہیں کیا ساختہ دیوار کو حاصب ٹھیک ہے اگر پاکستان بنتا ہے۔ میں اس وقت رائے دہنہ والوں میں نہیں تھا کہ کہیں نہیں کہیں تھا۔ ہر حال جہنوں نے ساتھ دیا ہے۔ اس کو کس طرح دہ سرستہ ہے۔ وہ ان کے، غناٹ کا چناؤ ہے۔ ہر حال پاکستان وہ جو دیں آپنے پاکستان کے وجوہ ہیں آنے کے بعد سرحد فایدہ جھپٹاں ہیں۔ جو سندھ اور پنجاب میں ہیں ہمارے کچھ بزرگوں نے وہیں کی کچھ غناٹ کی کچھ کر کیک بھی دستافن ہے اور ہم بیان نہیں کرنا چاہتے تو اس لئے کوئی غناٹ نہیں اسراز اور غزاری کا درجہ دیا گیا۔ جو کہ ان مسلمان بھائیوں کے دریانے تھا۔ اور جو کہتے ہیں۔ کہ یہ غدار ہیں۔ وہ ایک طریقہ کا فرضی اخلاق ہمارے دریان قائم کرنا چاہتے ہیں۔ یہاں اس وقت اگر مددت کی ہزروں تھے۔ تو حرث اسلام کی اور پاکستان کی احمد وہ ایک شیکم کے سخت بوجہ ہر اقتدار ہے۔ وہ غذا ہے کچھ دگوں نے خاپوں اس سے اتنا قہیں کیا ہے۔ تاریخ بناتا ہے۔ اس غناٹ کے سطھ میں جو کچھ افغان ساتھ ہو تکریہ ہے۔ وہ بھی آپ رواں کو حملہ ہے۔ لیکن مسلمان ہونے ہوئے بھائیوں میں کچھ فرقہ ہیں۔ شاہزادیان کا فرقہ لیکن کوئی پاکستان نے چھینے ہیں کیا کچھ بھر کیم مسلمان ہیں۔ اس نے مسلمان کی چیزیں سے دوٹ دیا ہے۔ بلکہ سو بے کے چیزیں سے بھر دوٹ دئے گئے اور ان سبتوں میں بھی اکثریت قوشک کا دویسے

دوش دئے گئے اور یہ اس بارے ہی شدھ غلط نہیں ہوں اور اگر ہوں تو آپ ووگ بچے تباہی کا کام  
سے ایک افریقی قوم کی تیزیت سے ہے جوں پر بچا گیا کہ آپ کس کے خاتم ہیں۔ درہ قدم پاکتہ سے یک  
مشق ہے پر بچا ہاتا اکاپ کی کارائی ہے۔ بچا لئے اس کے کا الگ الگ صدر ہے پر بچا گیا تھا کہتہ ہوں  
کہ اس وقت بچا ہر علت کے علامتی ہے پر بچا گیا اور ان کی رائے لی گئی مگر اس کے ماتحت بچا ہوا ہے۔  
بنتا تھا کہ اس کے بعد بچا ہم سے پر بچا ہاتا کہ ہم یہ کیا اختلافات ہیں۔ اور ان کو مدد کرنا ہمارے لئے کتنا سود  
مزید اور ضروری ہے۔ لیکن بعد میں پچھا یہی مقصود والوں سے کہ پاکستان اسلام میں سب کو ہے اور  
اس سکون عکس کوئی بھی سوال لفڑی ہے۔ مذکور ہے۔ وشن کی ولایت ہے۔ اور اس ولایت سے  
انہیں نام مرشو کر انسے کی کوشش کی گئی اور اسے سواہ تقصیب اور اسلام و ختنہ کا نام دیا گیا ان لوگوں کی وجہ  
میں ڈاؤ گیا سزا میداد گیلیں جائیدادیں ضبط ہوئیں اور بڑھتے بڑھتے اس صورت ہے حالانکہ شاذ کہیں کہیں  
جیسا کہ جنگ کی شکلا بھی اشتینکر کی۔ چونکہ وقت فقر ہے۔ اس لئے جیسے اسے تعصیل سے بیان نہ کر سکوں گا  
لیکن اپنالیشناں والوں سے یہ پکوں گا۔ کہ یہاں جویٹ شرودن سے چل آ رہی ہے۔ کہ یہاں مقاصد صرف ہندو اور  
مسلم میں تھا، پاکستان کے مدد و دہی سخے۔ جنہوں نے ہندوؤں کی خلافت کی اور عیلہ گل کی خواہش خاہر کی  
وہ کون تھے وہ تایپ فریڈر کے ہے سکتے ہیں۔ بدھستان میں نہیں۔ اور اگر ہوں جو تو چونچنے پڑے ووگ خن  
زیادہ تر مسلم یاں کے آدمی تھے۔ ان کی کیا ذہان تھے کیا ثقافت تھے۔ ان کے جائز ایسا نہ سمجھنے پر اخراج اذاز ہے  
والی یا پیغام تھی۔ پھر حال پاکستان بننے کے بعد انہوں نے پانچ اکتوبر ہیں اسلام کا کاظم یہی اپنا نے  
کی تلقین کرنے رہے۔ کہ اردو بھارتی اسلامی زبان ہے مسلم یاں بھارتی دامہ جماعت ہے۔

**مسٹر عبدالصمد خان اچکزی** : ۴ مسلم ہے تو مسلم یاں ہیں ۲

**ڈاکٹر خیر و حش خان مری** : ۳ جی ہوں یہاں ہمارے استاد بیری مدد کر رہے ہیں۔  
تو اس یہی دہی پدایت ہیں دہنے رہے مادہ ہم نے دیکھا کہ ۵۰ سال میں بھی عالم یہ دیکھے گے۔ کیونکہ عالم  
بہت صادہ ہے۔ لیکن ۵۰ سالہ اپنے نے اس کو دہرا لایا اور اس سے جھوٹ کو فریب دہرا شتے رہے تاکہ کسی  
طرح سے اس پر تلقین کر لایا جائے اور جس طریقہ بھجوہت کو تلقی کر سکتے ہیں۔ جس طریقہ دہرا دیا ہے کو پہنچنے ہیں

ویشنے تھے۔ اور جس طرح مارشل ناٹ ناتھے تھے۔ جو کہ ہم سے نہیں ہو سکتا تھا۔ بہر حال انہوں نے ہر صورت  
استعمال کیا کہ کسی طرح ان تضادات کو نہ ابھرنے دیا جائے۔ اور میرے ساتھیوں نے سواتے ایک بزرگ  
کے اندر ہوئے انکا ساقط دیا اور اگر وہ یہ کہیں کہ آج ہم باقاعدہ ہوئے اور ۲۵ سال میں نہ بچھے  
توبہ فریخانی کا یہ حرج کپڑہ کہہ سکتے ہیں اسی کوہ نہیں سمجھتے اور ان کی باؤن کو وون سنباطے کے افادات پر عمل نہ کیا جائے  
5 سال ایک طیلی مدت ہے۔ وہیاں یہ حضرت دناتے ہیں کہ جناب اس بیان میں ترقی نہیں ہوئی۔ میر ملکیں  
نہیں میں تو جناب یہ کپ کے اپنے کوت ہیں جن ساتھیوں پر آپ نے ۲۵ سال اقتدار کیا ہے اسی کا تذکرہ ہے  
ہم سے جو بیس گئے وہ اس کے بعد ہو گا۔ ظاہر ہے ہم فرشتے نہیں رہیں ہیں بلکہ ایسی پیغامیں دیں گے جو قابل  
ہضم ہو۔ لیکن یہ ان کے اس اعتماد اس حسبِ اعلیٰ اور مسلمان کے مطے میں کپ کو ملے ہیں۔ جس کی مزید  
آپ آج کر رہے ہیں۔ اور چیخ رہے ہیں۔ اب اس سلسلے میں اگر یہ کہا جائے کہ صاحبِ مری علاقے  
یہ یہ نہیں ہوا تو ان کے علاقے میں بھی کچھ نہیں ہوا ہے۔ بدستحق سے ہم شاید سوہان خودختاری کی  
وحدت کا مظاہر کیا۔ اور اسی سلسلے کی وجہ سے ہم چیخ رہ گئے۔ انہوں نے بیسے کو ان کے علاوے  
کا ہر ہوتا ہے۔ کہ باقی چیزوں کا ذمہ تو اس تنقیم کے زرگان نے سنبھالا، انہوں نے بھی کہ میں CIVIC RIGHTS  
اور CITIZENS RIGHTS کو سنبھالوں لیکن آج CIVIC & CITIZEN RIGHTS کے لئے بھی پولار ہے  
یہیں۔ تو بھی آپ نے جب فتنی اور سوہان حقوق کا مظاہر نہیں کیا۔ تو پھر آپ نے سواتے الفزاروں کی مدد  
کے لیے شامل کیا۔ اور آج یہ پولاد ہے ہیں۔ کہ یہ کرو دہ کرو۔ اور اگر ہم نے ان کے لئے کچھ کیا تو یہ  
کہیں گے۔ کیا کام میرے کھنکے کی وجہ سے ہوا ہے بہر حال یہی تغیر درپر عرض کر رہا ہوں تو اب اگر  
ہماری وجہ سے لوگ بیدار ہوئے ہیں تو اس میں کچھ تلاک نہیں کوہ کوہ کی مدد کیا اور بھی جوئے ہیں۔ بہر حال  
جو کچھ بیدار کی طرف ان کا رخ ہے۔ لیکن اگر یہ کہیں کو محلہ طرپر بیدار ہیں تو قبیلے سے ایں نہیں ہے لیکن  
ان وہ ضرور سمجھتے ہیں کہ آج چیخ رہا ہے۔ وہ کل کیا تھا اس کا حساب کیا۔ چکایا جائے۔ اتنے خالیہ  
وہ نامانی بھی نہیں ہیں کہ اس کے چینے پلاٹ کو وجہ سے ان کے کوت ہمارے ذمے تھا دیں۔ لیکن ان  
کے اپنے بیر بیگڑ کا مظاہر ہو رہے ہے یا ہم ایں کرنے کا کوشش کریں گے۔ پھر ہمارے ایک سرشٹ  
اور سب سے بے زیادہ سرشٹ ہم تو یہاں زیادہ قوبیتوں کے پر بیدار ہو رہے تھے۔ سرشتم یا میقات  
کا نہیں کہ۔ دہاں جو پارٹی مرن کا درود سبودیں ہیں بر سر اقتدار ہے۔ وہ سو شکون مرم کو پانی BACK BONE

بنا کر دے پر بچارہ زیادہ کرنے شے ہم سے نسبتاً زیادہ کیونکہ وہ بکتے ہیں کہ ہم صورتی میں زماں اور قویتوں کے نام پر تھویپیں پھیلائے ہیں۔ ہم کو اب تک بھی جسی عمنہ بیا ہمارا ہے، بہر حال وہ SUPER SOCIALIST تھے۔ انہوں نے بھی آج ہے زیادہ اسرایاں داری کے مشتعل فرما دیا ہے۔ فرمودی اور ذاتی ملکیتوں کے متعلق کہ سماجیز میڈیا اسی سے میں بڑھاٹے کی کافی گنجائش ہے۔ بجا شے اس کے کہیں سہما رہے تھا، اس وقت وہ ہماری رہبری کریں گے۔ میں اس کو آخری CHAPTER نہیں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے جو کچھ کہا ہے وہ مومنہ آخر ہے۔ میں ان سے گزارش کروں گا اک آپ اسی میں اپنے سوشلزم کی حدود کے نقطہ دربارہ عزیز یکجہتی میں بھی پچھہ مشورہ دیں کہ یہاں سو شدست سوسائٹی کے لئے کیا اقدامات بہتر ہیں۔ چہ چالیکچھ پر اس نے فرمادہ سرمایہ دارانہ نظام کی ترقی پسندی کے بارے میں ہمیں ہدایت اور سبقت دیں یہ نہیں جس کے نقطہ کپ بھی ہیں۔ ملازکر یہ اچھا سوشلزم ہے، اس میں کافی گنجائش ہے، بیسا کہ ہمیں طعز دیا جا سکتا ہے۔ اکمل تک تو، آپ کے ساتھ بھی باقی ہر ہی تھیں، لیکن نہ جانے وہ کیون نہ سئے اب سوشلزم پاکستان اور ایک دن میں، انہوں نے پڑھ لی۔ اور اس کے اختان میں ہاس بھی ہو گئے نہ صرف پاس پورے، بلکہ انہیں ٹراویہ بھی علاقوں، نہیں پہنچے کہ سو شدوم پاکار کر جو کوچھ اڑاتے تھے۔ تو یہ کیا ثابت کٹ ہے، جا ب۔ کہیں کچھ سالوں میں یہاں کچھ گھنٹوں میں آسکے آپ سب پر IMPOSE ہو گئے یہاں ہے صحیح ہے کہ اس صورتے کو سرمایہ کی صورت ہے سرمایہ سرمایہ داری کے لئے یا صرف ہماری

MODERN INDUSTRIALISATION کے لئے جو صورتے مقصود کے لئے خود کے لئے ہو، اس کے لئے نہیں۔ لیکن یہی یہ سمجھتا ہوں کہ یہاں اسرایادی طیکیت اور اسرایادی قبضہ ذرا سچ پیدا اور ہو، اس کے لئے نہیں۔ MODERN INDUSTRIALISATION کے لئے پاہنچے۔ اور PATTERN پر، اس لئے نہیں کہ جنوب کار خانہ دکر پاکان کی کو زیادہ سہر تھیں دی جائیں، اور وہ اپنے سرمایہ بڑھائے تو جو نیزرات وہ میکس کی صورت میں دیتا ہے۔ وہ خواں بیچارے کے پاہنچا جائے ایسا نہیں بلکہ خواں ان ہیزروں کی طیکیت میں شریک ہوں کہ یہی سمجھتا ہوں کہ ایک سو شدست ساخت کو یہ مشورہ دوں، اگر میں نہ سمجھ سکا ہوں تو وہ مجھے سمجھا دیں، کیونکہ ایک نہان ان فی کی چیخت سے سمجھنے کی خاص گنجائش ہے۔ تو اس کو آپ سیاست کہیں یا کوئی اور پیغز کہیں، بہر حال وہاں اس وقت بھی

چند ہزار کی میزون کو سے کہ ہماری اس دلچسپیا نہ کوئی بوجو کو قوتیتیں کوڑتے پہنچائے۔ جو درست بھی تھا۔ قوتیتیں کے حقوق کے ساتھ ساتھ طبقات کے بھی حقوق ہرنے پا ہے۔ جس کی راہ میں جس قسم کی بھی قانون اقتضادی تعلیماتی اور مالی روڑتے اس کی راہ میں اٹھاتے رہے۔ اتنے بروں کے بعد کہ سترہ سا چینیں شامل ہو رہے۔ اس کو مناخ کرنے کا کوشش کر رہے ہیں۔ جیسا کہ قاتم ہے کہ جب کوئی دیکھتا ہے کہ اس کے خلاف کاشکر پڑھ رہا ہے۔ وہ کس طرح میزون، اس کا شکست دے کر پیچے رکھ لے پا رہتا ہے۔ تو یہ ضاری فوہش ہے۔ کوئی کس طرح چینیں دھکیلے حلا نکر کھوئی ہوئی زمین ہماری ہے۔ ہم نے پہنچنے کو پورا حاصل نہیں کیا ہے۔ سترہ سا بھی اگر ہمارے قدم آج کے بڑھتے تو وہ ہمیں پیچے دھکینا پڑھتے ہیں۔ اب اس کے نئے CITIZEN RIGHTS میں CIVIC RIGHTS ہیں۔ سڑا یہ نہیں ہوا۔ فلاں جگہوں پر مشتمل بیان بڑی ہوئی ہے۔ بہر حال جنگ آزادی کی قتل کیا گی ہے۔ ان نے کے ذمہ کر ہائما ناجائز اور بہت بڑی خبل ہے۔ لیکن ایسا نہیں کہ چاہی کا خون ہماری انتظامیہ کی وجہ سے پھاٹک لئی ہے فقط ہو، میں نہیں کہ کھلا شیوں بھاٹ بھروسی ایسا ہے۔ اس کے مقابلے بغیر ملک حقوقات نہیں ہیں کہ میں کوئی نظر نہ دے سکوں کیوں کوئی اس عرض کے نئے ہیں آہستہ آہستہ صورات حاضر کرنے کا کوشش کر رہا ہوئی۔ لیکن دوسری طرف بھاٹوں میں اور میزونوں پر گولیاں چل رہیں اس کے متعلق ذکر نہیں ہوتا وہ تو بھروسی ہے۔ ہم خالی ہیں۔ اور دوسری دن خافت کی راہ میں کہ کران پر نکلم کیا جا رہا ہے۔ جیسا کہ کسی نے کہا ہے۔ کہ WE FOUGHT WARS TO DEFEAT WAR-MONGERS

اور ہم منظدوں سے رُلتے ہیں۔ لیکن یہ رے خال ہیں جو کلی شعبدہ بڑی بوجوں کو بھی سترہ کے بہت بھروسی ہے۔ مگر ہم کی کچھ اب تک بھی خود دے ہے۔ تو اس طرح سے ہمارے ہان تو حق دالضاف بہت اچھا ہے اس طرح جب ہم مردوں کوڑتے پہنچا اقدم کرنے کا رادہ ہوتا ہے تو یہ کہتے ہیں کہ کوئی دنمازدہ ہے۔ ایسا ہر سکا ہے یا نہیں ہو سکتا۔ بہر حال یہ سڑا یہ داروں اور رکھنڈوں پر بھی نامہ ہوتا ہے۔ کہ ۲۵ سال جو ایسے رہے ہیں۔ (۱) نہیں نے میزون کوڑتے ایسی دنمازدی کی ہے کہ ان کو اس طرح نظر انداز نہیں کیا جاسکتا اور جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ ہمارے سترہ سے ۱۸۵۷ کو پیچے دھکیلے کی کوشش کرتے ہیں۔ تاکہ یہ ذمتوں اور محنت کوؤں کے ساتھ اپنا حصہ نہ دے سکیں۔ اور آپس کے اختلاف میں الجہ جائیں۔ اس طرح سے یہ ہمارے دریان یہ تعاون پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ جو بھاٹ غریب و مم کے نئے ہو رہا ہے۔ وہ نہ ہوں گے اور

کے باطل ہیں نہیں ہوں یعنی ہو کر پیدا نہیں طور پر ہوں تو ادا کی طور پر نہیں یعنی ادا کی طور پر ہیں اس سے کچھ بہت رکھا ہوں تو یہ میری کچھ فلسفی خانی ہے جو کہ میرے پیدا نہیں ہے تو یہ میرے بیٹھنے کی وجہ سے ہے۔ اور اگر یہ کچھ یہ کچھ ہوں کہ میاں صاحب بہت ہمچینہ قسم کے سو شکل ہیں تو یہ بہت خلطیات ہوں گا۔ میں کچھ یہ کچھ خود ہوئے ہے۔ اور داشتہ طور پر کوئی کوئی کچھ کہیں یا جو بھٹ کر فریب دے دے ہے۔ بہر حال میں کچھ نہیں کہہ سکتا تو ان حضرات کو جو ہمارے DESTROY کو GAINS کرنے کے لئے بہت سارے TACTICS استعمال کر رہے ہیں تو یہاں میں گھر رہتے ہیں آنہوں کو جس گھر رہت کی ہم بات کو رہے ہیں۔ قاس کو یہاں میں لگاؤ یہی بولی گھر رہت کجھ ہوں۔ اس سے بھی دننا کیا گیا ہے۔ حالانکہ آمردی سے جو گھر رہت دی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ ایک قویت کا علیحدہ ارشیونجیہ الہام دہانی اپنی پارل کے ماتحت RETURN ہرے سندھ اور بہناب میں سدر بھڑ صاحب ۲ نے بدوچستان اور این ڈیپریمیٹ پل میں نیپ اور بھیت العدائے میں کر غدو طحکوت، ہنائی تو بہر حال یہ کہ سکتے ہیں جو یہاں پختون بلوچ کو قدمیتوں کے خوف کا بھی خاص حصہ ہے۔ جو لوگوں نے اس پر RESPONSE کیا ہے۔ میری داشت کے مطابق یہرے بزرگ سابق تائید کرتے ہیں۔ بہر حال بہر حال ہی میری داشت میں ہے۔ تو حق قسمی ہے کہ جیب سے کیا گیا کہ ہمارے ساتھ ہمارے بھائیوں کیجئے اسیل میں نہیں یعنی ایک فریق کم ہے دوسرا بیل ہوئی۔ دوسرا سے لوگوں کی نزدیک نہیں پڑتے تو یہ میں ہوں، ا پھا ہر ایسا برا ہوں بہر حال اس کا انہم ہمارے ساتھ ہے۔ اس کے علاوہ یہی کیا گیا کہ تم جس بھکال آپادی کی اکثریت میں کہتے ہو تو دوسرا سلاقوں کو قبول نہیں ہے۔ ہمارے ساتھ میلادہ بات کرد تو مسلمان ہوتے ہوئے یہ کیا فرق تھا کہ انہوں نے کیا کہ ہمارے ساتھ میلادہ بات کرد۔ اب جیب کے بعد ہمارے اور اس کے دریباں کیا وادج ہے۔ کوہ فرق نہیں کرتے کہ ہمارے نمائی سے قداد کی اکثریت ہے ہے۔ قداد تو ہوں نہیں اماں گیا سلان کی جیشت سے بخواہی نہیں مانیگا۔ قداد صرف بدوچستان میں گھنچی کی قداد نہیں ہے اکثریت بیپ کی ہے۔ اگر یہ کہیں کو صاحب رہاں بھالی نہیں بلیج ہستان میں بولتا۔ تو صاحب ہمارا بھی حق ہے۔ یہم بھا آپ کے ساتھ ٹریک ہیں اکثریت کو آپ نے نہیں کیس میٹے ہمارے لئے کہا اصل ہے۔ کاپ کو یہم اکثریت قبول کر دیا۔ اب دیسٹ پاکستان کو دیکھ لیجئے کوہ کہاں تک INTEGRATED ہے۔ ہماری تحریک تو یہ ہے کہ مسلمان، مسلمان قدار بھی ہیں اور ملک اور عرب مکون یہی بھی ہیں اور یہ سے پاپورٹ بھی مانگئے جائے ہیں یا مسلمان خود ہیں لیکن اس کے علاوہ ہماری ہی زبانی

تفکت ہیں۔ اور INTEGRATION کیں جو ہماری امراضی میں نہیں ہے کہ ہم یا کس طبقے سے  
INTRODUCTION ہیں۔ کہیں ہماری تہذیب کو بارے لایا جاتا ہے، کہ یہ پاکستان پر قرار، تحریر  
یا اپنی ہے۔ یہ مزدوج ہے، کہ SUBJUGATIONS DOMINATION کیں ہو: (DEFEAT)  
کیں ہیں ہے۔ یہ مزدوج ہے، کہ INTEGRATION کیں ہیں ہے۔ یہ نہیں کہیں طاقت خدا، قدریت  
(DOMINANT) ہے۔ یہ مزدوج ہے، کہ ہمارے جاگہ کو لاہور میں پناہیں۔ بچوں اور شہزادوں  
پسان نے پنجاب کے ہمارے اسلام پیا یہیں نے یہاں سے جاگہ کو لاہور میں پناہیں۔ بچوں اور شہزادوں  
پر اُنکے آٹا کوڑا۔ تاریخیں لاذت سے بوجپستان کا ایک

مردم عرب الصمد خان اپنکرنی:- INTEGRATION بارے بعد ہماری سے چاکر خان کا ہوا تھا

اس کے ہادے میں آپ کا یہاں خالی ہے؟

مرٹریسٹریکر:- ہم اُنکے آٹا کوڑا نہیں ہے۔

یہ دیشے خان صاحب سے مر من کر دوں کر دوں جو فرنڈھٹھی  
نواب خیر بخش خان امری:- ہم اشادہ ہی سے نہیں خدا اور اسے INTEGRATION  
کیں جوں لایا سکتا۔ اور اسے ~~NORTHERN AREA~~ SOUTHERN AREA کیا سکتا ہے۔ یہ

بھی نہیں لایا سکتا۔ CENTRAL ASIA کے قریب ایک ایسا کوڑا ہے کہ اس کے کہیں سکاں میں ہمارا  
کوئی جوں بھی صرف ہے کہ ایک ملک ہے ٹرکی ہیں۔ اسے میں پڑھ رہا ہو  
IDENTIFICATION ہے۔ اس کو تسلیم کیا جائے۔ اس کی راہ میں خود دیل ہے۔ وہ تاریخ کے  
TEST کے ساتھ کھوئی نہیں ہو سکتی۔ یہ INTEGRATION مزدوجی خدا اس کی مزدوجت ہے، اب اس کو  
مسلم لیگی ملزپر نہیں بلکہ SCIENTIFIC طریقے پر کیا جاتا جیسا کہ ہم چاہتے ترا چھا ہے۔ تین اپنے بزرگ  
لے اور دو پر بھی بچہ کہہ سکتا ہے لیکن میں نہیں کہتا۔ کیونکہ آج کل وہ منطق سے زیادہ جذبات کی روشنیں پڑھ رہے  
ہیں جو اسکو ہمارے پڑھو اور پختون جاہڑوں کے دریان جو تعداد کی کشیدت کا اظہار کر رہے ہیں۔ میں اسے  
پس کو سکتا۔ ہر سکتا ہے جو جذبہ کے لازموں کے بارے میں وہ بحث ہے۔ کہ بدینا ناقہ انتشار کی گئی ہے تو  
کہہ اس کو BUTLID کیا کرنا پڑھے۔ اس کا خاص کو اگر ہم پھلوں تاہر کر لیں۔ تو بہتر ہے بھائے اس  
کے کو اسی گوتھاد بنا کر قصیرتی ہیں، خلاف پیدا کریں۔ (اس مقدمہ ملکہ گر گیا)

## حضرت عبدالصمد ننان اپنکریزی

جماعت کی لفڑ کر رہتے ہیں۔

لواب خیر بخش ننان مریمی:-  
بیرون سے واسطہ پڑا ہے۔ صاحب؟ توبہ عالیٰ یا قبور  
کا جو مقصود ہے بھت ہیں۔ کیا قصر کتاب یہ ہے جسے برائیاں اور  
لپکا شیئم کے مقاصد کو پچھنے کا زمان سے ہے اسے ساخت یہ رو دی رہتے اور بھتے ہیں۔ کسر داری ترقی کی راہ میں  
روکا دش ہے۔ پتہ ہیں کہ اس کو نظر بات کی وجہ سے بھتے ہیں۔ کسر داری سرداریان OBSOLETE ہے یعنی  
یہی۔ ہر گذشتہ دادر کی ہے۔ مولانا پٹا ہے۔ اب سرداری کو جگہ دیکھ چاہے۔ ق۔ سردار داری اپنے دست  
کا زیادہ درج پسند تر ہے۔ اس لئے یا اسلام کے خلاف ہے۔ قبیل شاید بھر بنیوں ملکا کو اپنے  
ٹوپی پر کھاؤں ملکی ہے۔ انکا ارادہ ڈھوند ہے۔ میں ہماری یہیں بھائیوں کو بھتے ہیں کہ ہمارے ہیں غلط صشم کے  
اخلافات کو درستگد دیا جائے رہے۔ ہم کے نجیب یہیں بھگڑے کا پیدا ہونا فروری ہے۔ اور اثنان یور  
ہم کو بھگڑے نہ لتا ہے۔ اور جس کے لئے پڑا یاک اور شکے وقت طور پر کبھی کبھی بھگڑوں کو سے پڑتے ہیں کہ صاحب  
ہم بڑے خطرے کے پیش نظر اس سے کم خطرے کو قبوری کریں یہیں کوئی ساختی خواہ نہ لے زیں، ملکن ہے وہ  
بھتیجے ہوں۔ اور یہم جسے مصلحت بھر رہتے ہیں۔ وہ خود ختنی ہے۔ ابہماگر وہ ہماری حنفیت پر شکر کر لے۔ تو یہ ان کی  
انجناہی ہے۔ یعنی سرداری نظام کے بارے میں مذہب کی رو سے یا سوشیم کا رو سے اپنی طرف بھر بنیوں کے۔  
اس طرح جو روای مفاد کی راہ میں بہت رکا دڑیں آئیں گی۔ چن کو دور کرنا بہت ہے ایام ہے اور یہی یہ بھت ہوں  
کہب سے بڑا ہر کا غال جو اس پورے طبقہ ہو۔ سرداریہ دار پہلا لشکر کش ہے۔ اس کا دشن جو ہوں اس  
کا بھر خال رکھا جائے یہ ہیں کسر دار کو بھٹاک جائے الگ سردار جو جو جہد بھر دیں ملک دیتا ہے اس کے ساتھ  
کسی مصلحت کی بنا پر وقت طور پر تحریک کیا جا سکتا ہے۔ وقت طور پر یہ بھتے ہوئے کیوں جزو جہد ہے۔ اس لئے  
نہیں کہ دوڑ مار اور پروردی میں کس کو موقعہ دیا جائے جس طرز ہے۔ ایک ساختی نے کیا ہے کہ سردار بھر کی  
کرتے ہوئے اسلام اور پاکستان کا ساخت دیتے تھے۔ اب یہاں بھتے ہیں کیوں دوب ننان کے ساتھ اپنی  
مراعات کے لئے لاتتے ہے۔ یعنی سوال یہ ہے کہ جوں لوگوں کو مراعات بیزراں لے لے سکتے تھے۔ پس یہ  
ناداری ہے۔ کہ دوڑ کر مراعات یہیں۔ حالانکہ ٹرانپ پچھے ہوئی اور سرداری کو مراعات بدھیں پیختے گئے۔ میرے  
سچھوں کو سوم ہیں کہ ٹرانپ پیختے ہوئی اور سرداریان بھریں پھین گئیں۔ قوریت ~~بھر کر دوڑ کر~~

نہیں ملائی جاسکتی اور پھر فرمایا گیا کہ یونیورسٹی اپنے بارے اور دادا کے وقت کی مراحلات کے بارے میں فتنے۔ ابھی  
جستجو ہے کہ اس وقت ہم اپنے غلط کاریوں اور دسائی کی وجہ سے یا اپنی بحثیت برداشت کی وجہ  
کے اس طرح ISOLATE ہے ہیں۔ چنان ساتھ چھوڑی خود نے اس تابک کے ساتھ فیکر کرنے  
چوتے نہیں دیا یا کوئی اور دوسرے کہ بھائی ہم سامی یعنی دین پر ان کے ساتھ بگڑتے رہے۔ اور پھر قاہر ہے  
کہ اپنی قوت سے زیادہ آپ DEMAND کرنے ہیں۔ تو یہاں وہ ٹکڑا دے گا۔ اب اس کے خلاف کا داد  
پوری قوم اٹھا سکتی ہے۔ چنان لوگ نہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ اس علاقے کے ہم زبان ہیں۔ اگر اس علاحدہ میں  
ہمارے مالکوں نے لوگوں کو عمل حصہ لینے سے کسی حد تک غلط نہیں ہیں تو اور یا حالانکہ آپ ہماری نیت یا بھی  
کہیں اس طرح کہ ہم نے یورپا کم مذکور جو علاقے ان سے جگوار ہے نہیں۔ انہوں نے ان کی سو افغانیت کو  
زیادہ دعوت دیتے ہے اگر سمجھا تپیاز کے پردے کی طرز تحریری سی رکاوٹ بھی غنیمت ہے۔ بجا ہے اس کے  
کہ پہاں بھی وہ اپنا ذیرہ جاسے اور پھر اس نیت کی لذت پسندانہ باقی جسے ہم طور پر جوستی سے قبول کیا  
چاہے ہے۔ کہ صاحب بھائی ہم آتی ہے۔ وہاں ترقی آتی ہے۔ حالانکہ آپ کہ دیکھ رہے ہیں۔ کہ پہاڑی  
لکھ کر زیادہ ترقی پسند کہا جاتا ہے۔ ہب نسبت پولیس کے انتظام سے یہ ملازم پیدا کر یہی سے پہاڑی نظام  
کو زیادہ ترقی پسند کہا جاتا ہے۔ تو ہر سکتا ہے۔ کہ ان لوگوں نے یہ سمجھا کہ بھائے اس طرح سرداری نظام  
پاٹیڈاری یا ذاتی ٹکٹوں کے بعد ذمہداری ٹکٹ پر یہ وہی دوسری دیا میں سخت ہو چکا ہے۔ اس کو ختم کرنے  
کے بعد سرایہ کاری کا طرف یا CAPITAL FORMATION یا سوشنل CAPITALISATION کے لئے  
کے لئے پھر والی یہ مختلف خواص ہیں CAPITAL FORMATIONS کی طرح اب ہمیں سرایہ کاری یا لکھ خانہ زداری  
کی طرف جان چکے ہیں۔ یہ سخی سمجھا کر یہ خود ری نہیں اس سڑک سے گزرا ہو سکتا ہے۔ بھائی ہم چشتان ہیں اب  
تک جو کچھ ایسے علاحتیں ہیں بھائی اجتماعی ٹکٹیں ہیں۔ وہ بدشجعے عورتوں کا حصہ نہیں ہے۔ مردوں کا وہاں  
 حصہ ہے۔ CORRUPTION یا ہے۔ تو URBAN-SOCIETY یہیں ہیں کہ یہ کیرے ساتھ نے کیا  
 وہاں موجود ہے۔ تو اس طرف شاید فساد اور جہنم دیا یاد ہے۔ ملکے کو صاحب دہان مڑا کے چاہن اور  
 پھر صاحب کئے جو پھر بھائی مسلم میں تقریر شروع کر دے کہ صاحب ہم تو مسلمان ہیں۔ اردو مادری زبان ہے  
 یعنی اردو کا دہان بھاری کے حق تھا یہاں کتنا کچھ ملکہ کہ بھارت کو دہان بھگالی مادر ہا ہے۔ بھائی ہمگانی اکثریت  
 ہے۔ عجیبت، ان کے ساتھ کم اور اور دوسرے زیادہ ہے۔ یہاں جیسے ہم کہتے ہیں۔ کہ پکڑنے ملکہ و رات

ذیر اسلام دلختی ہے۔ وہاں اسلام کی عین نافعت ہے کہ بھاری کے حق میں کسی کی جرأت نہیں کرو۔ ایک تجزیہ بھی پیش کرے۔ کیونکہ بالکل ہے ہم پیش۔ اور وہاں اردو کی حفاظت بھی اسلام ہے مذکور ہے، اردو کی نافعت بھی اسلام کی عین نافعت ہے۔ جیسے کہ یہ بالکل مترادف رہا ہے۔ لہد ہربات پہنچتی ہے، کہ یہ اپنی بوسٹنزم کا کرد ہے۔ یہ غیر ملکی خطا ہے۔ جیسے دیے اسلام کے لئے تو صوات (زخم) وہ بھی تو طرف کے آتا ہے۔ میرے حضور یہ کہیں کہا کرنا پڑا اور میرے تو اپنی کیا۔

### مُسْطَبْ عَبْدُ الصَّمَدْ خَانْ أَچْكَزْيَيْ

### نوَابْ نِيرْجَنْ خَانْ مَرْيَيْ

اب غیث موتی ہیں ہے۔ اس کے جواب دینے کا اپنے وقت فتح ہر چکا ہے۔ قیہاں میں غصہ کہوں گا کہ یہاں پولیگون تھامہ کی نافعت ہے۔ پلیگون مقصودی کی جگہ، اس کے لئے دلات و پیدوں پیسے دیں گا ہے جو بستے ہیں۔ یہیں اسلام کا اولاد وسے کہ کہیں سوشنڈم کا جواہر دست کر کہیں ترقی کا نام دے کر کہیں قانون کہیں بنادرت کا جواہر دے کہ اور کہیں یہ کہ یہ سرداری مرادی مرادیت ہے۔ اپنے اپنے دادا کے وقت کی مرادیات مانگنے ہیں۔ ہو سکتا ہے ہمارے ایک ساتھی نے جانتے ہوئے ہو گلا ہے۔ وہ تکمیل ہائیت ہوئی۔ یہیں دوسری طرف بھی بستے ہے کہ لوگ اپنی ساری ہماریوں کے ساتھ مقرر ابھی بھی پاپشت دریافت ہو دیا تھا ملکن ہے کہتے رہے ہیں۔ الگ آپ یہ بحثتے ہیں کہ لوگ سیاست میں کمزکم یا ہزارہ پہنچنے ہیں۔ ورنہ تو ہمارے پاس رہا ہے سریلہ کاربن سکتے ہیں۔ اور زیندگی اور بن سکتے ہیں۔ زیندگی کی وجہ پر یہ ساری مرادیات سردار کے ساتھ رہ کر جو ہو سکتا ہیں۔ یہاں بدھتاز کی سرداریوں کو ختم کر سخے کے لئے ہم وہ اقتداءات کر رہے ہیں۔ ان سے کوئی سیاسی کی تقدیم حاصل کرنا ہے یادا فتحی ہم سوشنڈم کی نیت کر رہے ہیں۔ پہنچانی یہ POPULAR TREND ہر زمرہ پر ہے۔ کہ سرداریت کی نافعت اس وقت کرنا مستقبل مام ات ہے۔

### مُسْطَبْ عَبْدُ الصَّمَدْ خَانْ أَچْكَزْيَيْ

ختم کس نے کیا ہے؟

**نواب خیر و خوش خان مرتی۔** ختنہ ہے ہی جو آپ کہیں۔ یہ بورڈ بنا دکھا کیا گیا ہے۔ کیا اس کی بھی مردوں  
کی دلکشی ہے۔ یا انہیں ہے۔ اب چار سے صبح نہام کا فیض خیل کر سکے۔ بہرہ عالیٰ یعنی بھت  
جوں کی خالف کی بیانیت سے ساختہ تھا کہ ایسے ساختی بھی ہیں کہ بھی مانندوں میں بھی اعتماد ہو سکتا ہے۔ کاشدہ  
تو سیخ دے سکیں۔ سو اسے تینیڈ کے کہ صاحبِ داں شیخیں پاٹکا سال سے بند پڑیں رہیں۔ یہ بھی آپ کے ذمے  
ہے۔ حضور اکابر ابکل یعنی لیا کر رہے تھے۔ یہ پاؤخ سال جب شیخی مدرسے میں بند رہی۔ قریب مزدہ رہے کہ یہ  
گزریں۔ وہ بھاگدار سے لکھتے ہیں لکھتے جائیں۔ ان شور پا ہیں۔ کہ حقیقت کو چھا بیکیں۔ اور جب یہ خام میں جائیں تو  
بھاگنے ہم سے اپنے کے اپنے خام سے اپنے رہیں۔ قریب سے لئے آسان ہو گا۔ اور ہمارے سلسلہ دوڑاں کو  
ختم کرنے اشکل ہنپیں ہو گا۔

یہ بھروسہ تھی کہ اب بھی جیسے انتظام اور لفڑی اور بھروسہ تکوں بیارہ پہنچا گیا ہے۔ اور ہماری اس سے ہیں  
بھت ہوں پھر وہی قریبیں، قریبیں اور بیٹھتے اپنے مقام کو حاصل کرنے کے لئے ہیں، الجھانا چاہتے ہیں۔ اور اگر  
ہمارے ساختی اس کو سوسی ہنپیں کرتے۔ تو ہیں گذاشتی کروں گا۔ کہ ذرا ٹھنڈے دل سے غار کریں سو اسے  
اس کے ہم منت پنون پر ہیٹھے ہیں۔ بودھستان کے مفاد میں ہم شاید اگٹھے ہیں۔ ہم انہیں تو ہمارے پیچے شترنگ  
ہیں۔ قریب پھر لامبیں میں جو دہ پاہتے ہیں جس طرح بھروسہ تک لا گھوٹا ہے۔ جیب کی اکثریت بھگال میں تھی۔ اس کا  
بھاگ لکھ گھوٹا ہی فربود پستان اور سر جو کہ انتظامیہ کو یہ پیچھے دیکھنے کا کوشش کرتے ہیں۔ کہ برداشتگار ہے وہ بیانات  
ہے۔ یہاں پہنچنے بدرجہ کا جگہا ہے۔ یہاں ٹھری سقوفہ نہیں ہیں۔ یہاں اضافت نہیں ہے۔ دلخواہ تو ہیں بھت ہوں  
جسپا دہ اتنی بڑی جنگ کے اور جنگ کے بعد درستے ہیں جو بھروسہ تک ان کو دل بیٹھے کر دیتیں ابکل بھی  
 موجود ہیں اور دہ دنیں اب بھی اپنے اوپر چادر ڈائے ہوئے ہیں۔ توان سے آپ واقعت ہیں۔ ان سے  
خافل نہ ہو کہ جنابِ اسلام اسلام کے لئے سب کی احترام ہے۔ ہم پیدا اٹھتی سلان ہیں۔ اور اس پر کوئی دعویٰ  
نہیں۔ ہم سکتا کہ بھی سلان تھے یا نہیں تھے۔ مگر اسلام کی ایسی احقارہ داری اور دارثی ہو ہے۔ سو نسلم کا بھی  
اسلام کا بھی بھروسہ تک اپنی اضافت کا بھی اور یہاں دلیٹ پاکت نہ کر سلان ہیں وہاں جیب کو اسلام  
و شفیق ہا بھلا یہوں کو اسلام دلئیں کہنا چاہا کوئی پاکت نہ بانٹے ہیں زیادہ لذتی کا ہاتھ تھا۔ بھلا یہوں کی آبادی اور بھال یہوں  
کا بھد جہد کو ہم فراموش نہیں کر سکتے۔ تو حضور جہاں دے، اس ناقص بھروسہ تک جس کو بھروسہ تک کہا اپنے گلے سے

ہم مکان پاہستہ ہوئے اور اس کو سٹیج پر کھڑا ہے جو اسے اپنے قابو خارج کر دیتے ہیں اور خالی رہوں کو ہے  
ستھن پر سماں شید جو زیر پیلی خواہ ہو اسے ۔ بھاگا خدا سے ہائے پیٹے تو نہیں ہے۔ ایک دن میں جانا ایسا نہ چکر کر لے  
جائے بلکہ ہائے تراپے دلت مناخ نہ کیجئے۔ کوشش کریں کہ دلخیں کے مقدمہ کو کھیں اور اپنی اپنی فرمیتی کے تفاصیل  
کو یہاں تک کھکھیں جو انہیں مزدود ہے اور اس بڑھے خدا کو قدر اولاد نہ کیجئے۔ لذیں اور حدا پھر دیتا ہوں  
سرماہی پر ۔ دلت کی کمی کی وجہ سے یہ بعین بربن اپنے دین بھروسے رہا اور کھلڑے ہو کر پانی  
قاومِ ایوان ۔ طرف سے کوشش کی ہے۔ کہ یہاں پہنچنے نیشنز میں لوگوں کی کی ہوئی قدر تبردن کا ریکارڈ  
قریبیہ اور یہاں تین پہنچا رکھنے کا بول کر اپنے ازین خلافات سے اسے بیان کر کاکاہ کریں۔ بعد تو کوئی کوتھا ترکیں  
ٹھیک اس فلیل مرکے میں ان سب کا نبہاہ نہ دے سکوں، جیسے میں کوشش کروں گا۔ کہ جن جن خلافات کو میں نے  
دوڑھ لیا ہو اسے۔ ان میں سے الاڑدھیشتر کا قصرِ الفاظ ہے جواب ان کی مزamt میں پیش کروں، میں ہاتھی ہی میں  
ایوان میں آئیں۔ جن کا شاید میں جواب نہ دے سکوں۔ ان کے بارہ میں بھی شاید ہم اپنے کمیں قدر پر  
تفصیلیاً جواب سا بھی ہو گیا ہوں۔ شلاؤ ان میں سے جام صاحب کا تقریر کا ناوارہ فڑوہ حصہ ہے جس میں سرماہے  
یعنی کے اور بچہ نہیں کا پا گا ہے۔ اب بھروسے کوئی کئے نہیں ایک ایسے نکھنے کا جواب دینا کچھ سکلا سادھا  
ہے۔ کچھ تکمیلِ المذاہ ان کے اپنے ہیں اور میں ان کو بخوبی قابل ہوں۔ بہر حال اس ختم کے نکتوں کا جواب گور  
میں نہ دے سکوں تو میں معززت پھاپوں گا۔

بchap و الابا میں نے اس طرف کے پڑوں سے معزز "بلر لیڈر" جیاں سیفِ الٹا خان پر اپنے کی مدد  
تفصیلیہ اور "ملوکِ امال" بیٹھتے۔ یعنی حاصلہ ان رہاست کے ناہنے سے جواب جام صاحب کی تفصیلیہ اسی  
میں پڑے اوب سے کھوں گا کہ خان صاحب اپنے سنا لامانعی کے ہام سے باد کئے ہوئے تھے اب اس میں ایک  
کوئی گا۔ اور خان صاحب کو "گلستان کا گلزارِ صحیح" کھوں گا۔ کیونکہ انہوں نے پنچ سو پچ دنکو کو سلکر کر لکھن  
تک مدد و کردیا ہے۔

پنچ سب سے پہلے یہ سے معزز جو ایوان اور اس ایوان کے معزز بر جام صاحب نے تقریر کی تھی اس  
میں کوشش کروں گا۔ کہ ان کی اقواف کا جواب پہلے دوں، جام صاحب نے ابتداء میں یہ فرمایا کہ ان کو فرضی ہے  
کہ ان کی تاریخ میں کوئی غلط کا دھر روجو دہیں ہے۔ اس لئے فعلِ خادم جو موجود نہیں ہے پھر پڑھیں ہے کہ  
جام صاحب کی تعریف میں خون کے دھجے کی دستت کہاں تک ہے۔ اگر جام صاحب کے پاس خون کا دھجہ وہ دھجہ ہے

جو عذر نہ فرم گالی سے آتا ہے۔ تو جو ان سے اتفاق ہیں کروں گا۔ خون ٹون ہو کرنا ہے۔ پا ہے وہ علم کی کم بھی حرکت کی وجہ سے کمی بھی گالی میں رہنا ہے۔ وہ علم اور گالی کی گالی میں سے نہ ہے۔ وہ علم بھی استبداد کی گالی میں ملائے ہے۔ اور تو کوئی کو فلاں پر اس قدر خوب کرتا ہے کہ وہ فاتح کشی کر کے مر جائیں۔ جو لوگ اس جو دستور و کواد خون اپنے ہر بیٹوں کی صحت پر بھی بارگ اپنے مادد ملن کو چھوڑنے پر عبور ہو چاہیے۔ یہ نہ یہاں کی کم خون ناتھ کے کم نہیں ہے۔ اور جام صاحب خود اس کی لگاؤ ہی دیں گے۔ کیا کچھ کر کر کا بھکڑا عالم بھی اس میں لا سیلوں کی تعداد ہزاروں تک شمار ہوتی ہے وہ اس نیٹ کو چھوڑ کر کر اپنی خون سینہری بیخ کے لئے ہیں گے۔ کوچھ بیٹا شہزادے کے لئے ہیں گے ہیں۔ آپ کے ڈھون سے جو در بھر کر، ہنڑی سے اس سوتے سے ہبھرت کا ہے۔ اپنے مادر و ملن کو ہنڑی سے فرید کیا ہے۔ اور یہ بہت در نہیں ہے۔ جام صاحب جو باز لایا ہے شتر ہے ہیں۔ جام صاحب کے در پیشہ اور ان کے در پیشہ میں فرقة ہے۔

بھام میر غلام قادر خان :- دوڑھ کے کتنے گو خا کرا بھیں ہیں؟

قائد الیوان :- دوڑھ کا کوئی آدمی نہیں ہے۔

خاب میں آپ کو لا بیلوں کی کاروبار بتاؤں گا۔ آپ اس سے انکار نہ کریں۔

پرانٹ آٹ آرڈر

بھام میر غلام قادر خان :- میں آپ کو اس بیلے کے ادارے ہی بتائیا ہوں.....

There is no point of order I have the right to give the reply of your speech you can speak on any other occasion. I request the chair to direct him not to intercept me.

خاب والا! میں آپ کی وساحت سے خاب جام صاحب سے ہوں گوں آ جب رو در روں پر ایام ملاتے ہیں۔ تو درود کے لئے گلے گلے سے سنتے کتاب بھی پیدا کریں۔ لشیش میں میرہ کو پھر پھانے کے آپ کے سل کو ہی لفڑاں پر بیٹھیں۔

## میکاں سیف اللہ نخان پورا چہہ۔ ابھی جت ہار بجتے ہو جام صاحب کر۔

جہاں اب پڑھیں اس کا تاثر CR ۲۰۰۰ کا آپ کو بیان ہے۔ ماں کو اس کا جام صاحب  
**قاںگر ایوان** نے، لٹھے ہی ایک چیلنج دیا، وہ پیلانہ اپنی منہ زرف بھے اور اس ایوان کو دیا پکڑ  
 اپنے پرے بروئے بروچستان کو دیا ان کا ڈیل یہ تھا کہ آپ آج بھی ریزرنڈم کر کے دیکھ لیجئے کہ اس نے لے کیا  
 آیا۔ بروچستان میں رہنا پاہنے ہمیں نہیں۔ جناب۔ ایں جام صاحب کی اسی بات کا احرام لگانا ہوئی۔ بھے  
 پڑھئے کہ جام صاحب بہت حساس آدمی ہیں۔ اس بیٹے کے عوام اپنی ان تمام برادریوں کے باوجود جو ان کو درخ  
 میں مل ہیں آپ کی تعریف سے ہماری طرف سے نہیں۔ آج تک تو نفعاً انھوں نے اس قسم کی خواہش کا انہوں  
 نہیں کیا ہے، کوہ بروچستان کا حصہ ہیں بتا پاہتے ہیں بروچستان میں ہمیں رہنا پاہتے۔ باہوچستان کا ایک حصہ  
 وہ اس سے جدا کرنا پاہتے ہیں۔ کبھی بھی ان لوگوں نے اس قسم کی خواہش غایہ ہیں کہ۔ آج جب جام صاحب  
 کے لئے ان بیکوں پر بندگی نہیں ہے۔ جام صاحب کو یہ احساس ہو گیا ہے کہ جس سر بے میں ان پیغمبران میں جام صاحب  
 کو جگدا ہے اس سر بے میں اس کے دوام کو اس صوبے کا سد بننے کا کوئی حق نہیں ہے میں جام صاحب کے  
 اس تینیخ کو اس شرط پر قبول کرتا ہوں کہ مخالف۔ وہ سترالی گورنمنٹ سے اس شرط کو کراچے ریزرنڈم لیکن یہ فریضہ  
 ہر جگہ ہو گا۔ حرمت اس بیٹے میں نہیں ہو گا۔ آج آپ اپنے آپ کو ہم سے کاٹ کر بروچستان کے حصے سے  
 کاٹ کر غعن اڑا کی خاطر کسی دوسرے سر بے میں شامل ہونا پاہتے ہیں۔ یہ اس کا یقیناً عالم پر چھوڑنے  
 کے لئے تیار ہیں۔ اور ہمیں ایدہ ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ہمارے عوام اپنے سادہ ہیں ہیں۔ کوہ آپ کی کوئی  
 کس خاطر آپ کا ساتھ دیں گے لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ یہ بھی درکے ضعف کر دیجئے۔ مزا یجئے۔ داں سے  
 کو ڈیرہ خازی خان میں ریزرنڈم کرائے۔ مزا یجئے، ان سے کہ چکب کھلاؤ میں ریزرنڈم کرائے اور اس کے  
 بعد اگر اس بیٹے کے عوام یہ فیصلہ کرنے ہیں کہ وہ بروچستان کا حصہ نہیں رہنا پاہتے۔ اپنے سخن پر عالی آپ کی کارکو  
 کو تحفظ دینا ہے تو میں آپ سے کوئی ملا نہیں کروں گا۔

جام صاحب! پڑھاؤں باذن مددیہ بھی ذکر کر لیا۔ کہ اس صوبے میں جو بھی  
 ہر قریبی ہے۔ اس کو جام صاحب نے بڑی بحث اور بیدار سے پڑھا اکوؤں پہنڈ لیکروں کی کشن کمش یا تحریک  
 کا عالم دیا تھا۔ برسے پہاں ہے اگر جام صاحب کا حافظہ اتنا لکڑ ورنہ ہو، تو بہت سی ایسی بیکھریں ہوئیں

خیلی جگہاں بھام صاحب نے ملکن ہے۔ کسی وڈی کو خوش کرنے کے لئے کہا ہے۔ لیکن اس کا انتہا فضیلہ مزدود یا  
छٹا۔ ہن کو آج بیٹھا اور دکھر پکتے ہیں۔ اس بدو جہڑ کو دھن دکھر کی ہے وہ پکتے ہیں ہام صاحب نے  
اس کا، افراد کی تھی کہ انہوں نے بد چست ان کے سو نہیں کرنا نہیں کے لئے فراہم کیا دیا ہے۔ اگر ہام صاحب  
کا حلقہ ان کی مدد کر سے یکن بچے ہاد ہے کو ہام صاحب نے اس پات کا اقرار کیا تھا۔ میں یہ بات  
ہام صاحب کو پیاریں پاہتے ہیں کہ گورنمنٹ نے پاکستان کا یہ صوبہ حاصل کیا ہے۔ تو نصیر اس کا کریڈٹ  
اپ کے ماضی کو قطعاً نہیں ہتا۔ آپ اپنے نام دورہ سماں میں وہ یونیٹ بننے کے بعد ایک اخبار  
بیان نہیں دکھل سکتے ہیں آپ سنپور سلاب پر کیا ہے کہ پاکستان کو صوبہ نیاریا چاہئے۔ یہ اسی جملہ جہڑا کا نتیجہ  
ہے۔ کہ آپ کو یہ صوبہ لے۔ اب اگر آپ نے اس صوبہ کو قیام کیا ہے۔ اور اس صوبے میں ہونے والے ایکٹن  
کو قیام کیا ہے۔ آپ ایکٹن ٹھے ہیں۔ اور آپ آج اس پنج بریٹھے ہوتے ہیں۔ کم از کم آپ کو یہ زیر  
ہیں دیتا کر جن لوگوں نے آپ کو یہ صوبہ بنائے ہے۔ کہب ان کے بارے میں یہ راستے قائم کریں۔ اور الگ یہ صوبہ  
ہوتا تو جماعت دادا۔ مجھے یہ لیکن ہے کہ CONSTITUENCY  
صاحب منتخب ہو کر آئیں۔ میکنے ہیں کہ اس بنیٹ ہو آپ بیٹھے ہوئے نہ ہوتے۔ تو اس نشست کی خاطر جلد پر  
پروہ نیٹھے ہوتے ہیں۔ اس کا ہر لحاظ کر کے کچھ انسات یا کہ ہوتا ہمہ حال اتفاق کی موقع میں ہام صاحب سے  
اتھ زیادہ نہیں رکھوں گا۔ لیکن کہ ہام صاحب کا اس عذر کی عادتیں اب یہ رہے جسیں ہیں کہیں ان کو ہوں دوں  
ساقچی ساقچہ ہام صاحب نے ایک درخواست بھا کہ درخواست کا لفظ شاید صائب نہ ہو۔ حکم کیا کہ ٹریننگ  
پکوں کو جہوری روایات کا خال رکھنا چاہئے۔ اور پوزیشن کے مالکان کا سلوک جہوری املاز میں ہونا چاہئے  
جناب دلالا۔ آپ سرزاں ہم کی ساری سیاسی ذمہ کو دیکھ لیجئے تو ایک ہے کہ آپ کو سرزاں ہم کی طرف سے کوئی  
ایس تحریر بخوں ایسی تغیری، اور کوئی ایسی حرکت ساری سیاسی ذمہ کی میں ان کا اتنا پاک ماضی ہے کہ آپ کو ایک  
حرکت بھی ایسی نہیں ملے گی۔ جہاں انہوں نے پوزیشن کے حق میں کوئی ملکہ نکل کیا ہے۔ ان کی ساری غریبیوں  
پکوں کی صورت سراہ میں گذری ہے۔ آج ان کی پوزیشن پکوں پر موجودگی خود اس سماں کی دلیل ہے کہ ہم  
نے اپوزیشن کو اپنائ کر دیا کر لے کا پکوں سو قدر دیا ہوا ہے۔ اور الگ ہم اپنی TACTICS کو استعمال  
کریں جو ہام صاحب نے غریبیوں پکوں پر بیٹھ کر کئے تھے تو ہم اکپ کو لیکن دلانا ہوں جناب دلالا آج ہم  
اک کم ہام صاحب ہمارے خل خوار ہوتے۔ اپوزیشن پکوں کے نہیں ہوتے۔ وہ آج ہمارے ساقچہ تغیریں

رکھنے۔

## مرد عبید الصمد خان اچکزی : آزمائش شروع ہے۔

قائد الیوان : یہ اس بیٹھ کو قبول کرنے بھر میک ہماری روایات اس پیغمبر کی ابادت دینیں، میں آپ پڑائیں گے۔

کوئی دلایا ہوں کہ اگر یہ اس بیٹھ کو قبول کر لیں۔ فذل آپ اپنے سالا بہت کم سارے بیٹے پڑائیں گے۔

جناب دالا : برصاص جب نے یہ بھی میرے ایک ساق پر الزام ملکا یا خادمان کو جیخ دیا تھا کہ وہ پونہ اور غیر صاحب کے بیٹے بلیں کا مقابلہ کر کے دیکھ لیں کہ کس کے بیٹے بلکہ میں اپنے کل پیسے زندگی ہوں۔ میں مانت ہوں جناب کے بام صاحب کا تعلق بہت سی عرب بھراختے ہے۔ جیسا کہ انگریزی میں لکھا ہے کہ

He is born with silver spoon in his mouth.

جیسے یہ مانتے کے لئے تیار ہوں کہ

Jam Sahih is born with wooden spoon in his mouth.

اور ان کا تعلق شروع سے اسکے کی پرولاری لٹاس سے رہا ہے، کیونکہ اب آگے پڑا کر میں جو اپنی تیلہٹ سرخ کروں گا۔ وہ خود اس پیغمبر کی دلالت کر لیں گی۔ کہ میں نے جو کہ کہا ہے ان کے بارے میں جانب کو قہقہہ ہے۔ اسی الیوان کا بھائی بخت لگے جائے گا۔ اب ہمارے دایاں فرماست جن میں یہکہ حام صاحب بھی ہیں۔ انہوں نے دریں پر مشتمل بنتے وقت لکھن بڑا کفر بادی دی تھی۔ اپنی قام یا سمت حکومت پاکستان کے پریدھنی کے لئے پر بھی اپنے لوگوں کے ان پر فراہم کر دیں۔ اور وہ بالکل ایک "رضا کارزاد" جلدی تھے جس کے سخت انہوں نے سفہہ مرکت کی۔ انہوں نے سعادت نہیں ملی کچھ نہیں ملا۔ صرف اگر یا تو کہا یا۔ باقیوں کا ترینی میں صرف جام صاحب کا فرم کر دیں گا۔ کیونکہ وہ اس وقت ہوں گے جس سے تھیں۔ اصلیٰ بھروسے موجود ہیں ہے۔ اس لئے ان کا نام یہاں مناسب نہیں ہے۔ تویں سرخ کر دے تھا کہ حام صاحب کو تنبیہی پیغمبر دینے کے بعد کیا ہا۔ صرف اٹھا رہا لا کھو رہا ہے کہ "سموئی" سے رقم جو سیکوریٹی فیپاٹ کے طور پر ملے ہے۔

— ہزاروں ایکٹر نہیں ہے ۔ ۔ ۔

۔ ایک وہ بیگنے ۔ ॥ آپ انہیں اب مل کر بیگنے اور اس کے ساتھ ساتھ  
میں صرف سولہ ہزار روپے مالا رہا ..... صرف سولہ ہزار روپے ۔ آخر انہار پر مٹھرا جا ب دیا

Sir point of explanation.

## بھام میر غلام قادر خان

کہ جا ب دلا : اس کی تفصیل بھی بننا سمجھ لے کیہے سولہ ہزار روپے کس طرح تقسیم ہوئے ؟  
جواب : اگر ہام صاحب نے بچے بھاکر ان پیسوں میں سے کوئی سینا جائیں نہیں  
قامِ ایوان : - کرو ہے۔ اگر ہام صاحب نے بچے کسی بڑکی میں بھاکر کتاب و فخر و مکلاستے ہوں  
تو ان کا بیٹھ میرے پاس ہوتا۔ اور میں اس کی تفصیل دیتا۔ اور اگر ہام صاحب نے بچے بھجی جو کاشت  
کرنے کیلئے نبی بلیہ کی ترتیب کی جاتی ہے تو جام بھبھ کیلئے بیٹھ کر رسمی طور پر عالیہ سے ہام صاحب نکالنے ہیں کہتے کہ  
تھیں کوئی خوبی نہیں تھیں کہیں میکونکارہ فخر کارہ تو ہیں ہی۔ جا ب ۔ اس سے کون انکار کرتا ہے  
یہ وہ پیزیں ہیں جناب جو کہ ہمارے PROLETARIAN ہام صاحب کو دن بیٹھ میں اپنی ریاست دیتے  
دشت بطور سے آپ (GOOD WILL GESTURE) ہیں۔ پاکستان کو درست کی طرف سے  
ہیں۔ پاکستان کو درست کی طرف سے اگر ہی نہ ہوں تو زیادہ مناسب رہنے والا کہونکہ پاکستان کو درست کے  
لئے ایک بیرون کو منصب کرنا بیک نہیں کر سکتا اس وقت کے حاکموں کے دلے ہوتے تھے۔ اور پوکہ آپ کو  
پڑھے۔ جا ب جس طرح کہ ہام صاحب نے فرمایا کہ ہام صاحب کے پاس کوئی بیٹھ ویزہ نہیں ہے تو  
کھڑا نہ سے ان کا فتحہ ہے۔ اگر ہام صاحب اس کو خایت ہی پرستی نہ کیں تو یہی مددات ہی ہی کہ  
اس وقت ہی جناب ہام صاحب کے بریک فاسٹ کا فوجہ نہیں ہزار روپے مالا رہے۔ جا ب چاہے  
وہ خفط استعمال ہو تھے۔ میں نہیں کہت۔ کیوں سب ہام صاحب کھاتے ہیں ہام صاحب اتنا کہاں کھائیں گے  
یہ نہ سمجھے کہ ہر دار صاحب کے بریک فاسٹ پر روزانہ ہاپنچھڑا  
بھام میر غلام قادر خان : - روپے خرچ نہ ہے ہیں۔

This is no reply sir.

قامِ ایوان : - دیے ہدم جو تھا ہے یہ سے ہی کتنے سے ہام صاحب کو دکھ پہنچا ہے کہ وہ فرا  
ٹھکرائے ہوئے۔ اور لا شوری طور پر ایسے چکٹے کہہ دے۔ جو کوٹا برت کرنے میں خواہ خواہ ان کو

دست بیشتر ۲۷۸۔

جی ہے عرض کر رہا تھا کہ جام صاحب کا نام بجوریوں کے ہوتے ہوئے رہاست کے پانے کے بعد ہم صاحب نے اپنے مزیداری اور رشته داروں پر شاید اتنی توجہ نہیں دی۔ یعنکہ بھائی بھی وہم کا بھیدی لکھا ڈھانے والی بات ہے۔ شاید اپسے لوگ بھی جام صاحب کے مزیداریوں میں بھوکے اور آنکھ کا تعلق بھی دوڑکا نہیں ہوا۔ بہت فریب کا، اتنا فریب کہ اس سے فریب یہ رہے یا نال میں شاید کوئی نہ ہو سکے، اگر جام صاحب کے اس غیرانہ چذبے کو دیکھا جائے تو

Under his very nose, I must say they are in a very miserable condition though he himself is getting all the ammanities and allowances from the Government.

Sir, point of explanation:-

جامع میر غلام قادر خان :- اگر ویر اعلیٰ صاحب برداشت مانیں تو جیسا کہ انہوں نے اپنا کو (MISERABLE CONDITION) ہے۔ ذین دعویٰ ہے کہ سکتا ہوں کہ اس بیان کا کوئہ فرد جس کا تعلق اس بیان کے خاندان سے ہو۔ ایسا نہیں بلکہ تواریخ سے قریم ہو۔ مگر اس سین ایک تحفہ مزید برداشت کو حکومت پاکستان ....

اس کا سلسلہ ہے آپ کے سارے خاندانی وابستے WELL TO DO

قائد الیوان :- ہیں۔ ٹکے ۲ سوہ ہیں۔

جامع میر غلام قادر خان :- دیجیے تو سردار صاحب کے اپنے بھی آدمی ہیں۔ جو نامہ لکھی کر دے ہیں۔

قائد الیوان :- آپ کے سردار ہزار روپے دے دیں۔ پھر.....

جامع میر غلام قادر خان :- مددویت اور ہون کہ آپ کا سردار سے تو کیا ایک واکھ ہے جیسے کہ اس نہیں ہے۔

قائد الیوان :- آئیے دکھائیں مجھے جناب۔

میاں سیدف اللہ خان پاچھہ :- جناب آپ سیکھ دی رہے گیا میرے بیٹے بہت پرور ہوئے چار بیچھے یہ عالم ...

قائد الیوان :- جناب اب آپ کو ٹیکل آتا ہے۔

میاں سیدف اللہ خان پاچھہ :- اس ایوان میں عالم کے مفاد کی بات ہونا چاہئے۔

قائد الیوان :- جناب میں عالم کو اس ایوان کے ذریعہ تباہ چاہتے ہوں۔

In general discussion, when you are in open field, I am in open field too.  
So I have the right of reply.

جناب دلالا! میں اس ایوان کرتباہ چاہتے ہوں۔ اور اس ایوان کی وساحت سے عالم کیہے گیا  
چاہتے ہوں کہ وہ لوگ جو اکتوبر گلائپڑ پھڑ کر عوامی حقوق کا دعویٰ کرتے ہیں۔ وہ خود کتنے پانچ ہزار ٹکڑے  
ہیں۔ ذرا بیکھر لیں۔ میرا سو ماکس کے جذبات کو شیش ہنچانا نہیں ہے۔ لیکن میرا بتاؤں گا، آپ کو اد  
آپ کی وساحت سے لوگوں کو کہو وہ ایک نئے پروٹوٹ کو دیکھ لیں۔

جناب۔ ایک دوسری ایزوں نے SUPPORT کو RULERS کیا ہے جو یہ بھی کہا تھا۔ کہ  
ایزوں نے ہمیشہ پاکستان کو SUPPORT کیا۔ جناب دلالا! پسے یہ ان کا قصور نہیں ہے۔ اسکے  
میں کیا در دایت چل کر ہے۔ کہ پاکستان کا طلب لوگ اکثر حکمران بیٹھے سے منصب کرنے ہیں یہ  
ہے۔ اس تو ہے کہ آپ نے اور آپ کے بھتے نے ہمیشہ ہر چڑھتے سورج کی پرستش کی ہے۔ اس پرستے  
سورج یہ غلام خود کی صمدت تھا اس ہے۔ سکندر بنز کی آلات ہے۔ ایسا بناں کی آلات ہے۔ اور یہاں  
کی آلات ہے کہ نے اس کی پرستش کی ہے۔ اور اگر اس کو آپ پاکستان کا نام دیتے ہیں۔ تو مجھے اس  
کے مختلف کرنے کی اجازت دیجئے۔ پاکستان یہ سے نہ دیکھ لا سکل ایک حقیقت سی چیز ہے۔ پاکستان

کو تصور کپ اپنے ہیں لئے ہوتے ہیں۔ یہ سے تردیک وہ ہاست نہیں ہے۔

جناب دلالا! اپنے تقدیر کے دروازہ سفر نے یہ دعویٰ بھی کیا تھا کہ اُن کی دبے سے منع مسید یہ سڑکیں تیر ہو چکے ہیں۔ اور پتہ نہیں کیا کیا کپ ہو چکا ہے۔ جناب مجھے کہ اُنکم آٹھ تک پہنچنے والے سینٹرال سیٹی ڈاک اسٹیشن کا پیکٹ سفر کی درجے وہودیں آیا ہے۔ مسید تک جو سڑک بجاتی اسیں یہ سے اس سفر کی بہت کمی CONTRIBUTION ہے۔

(DEFENCE POINT OF VIEW) اس وقت سینٹرال سیٹی ڈاک ہوا تا ادھر سے تھا پہلا جیکٹ درجہ دینے آئے اس کا کریڈٹ اگر سفر نے اپنے پہنچنے والے کو اس سے سیرا کپڑہ جگہ سے خارج کر کچھ چائے گا۔ قاتر نیک کا جائے گا۔ ایک تو وہ یہ بتا گیں کہ انہوں نے اپنا دو ای گھنی کے دروان کو CONCRETE گام پہنچ رہا تھا میں کی خاطر بھی صرف ایک تاریخی واقعہ بیان کیا ہے۔ جناب ہام صاحب کے دروان کا دیے ہیں اس وقت بھروسہ تھا اسکلی میں پڑھتا تھا۔ ہام صاحب نے ایک بہت بڑا اگر خامہ سرا جنم دیا تھا۔ کہ ایک کرپٹ منشہ کو جو مالک ہے۔ اس کو انہوں نے برلن کر دیا تھا۔ اور شاید اس کو جیل بھی بھیجا دیا تھا۔ کپ نے تو ایک مالک تھا جس پر کچھ شدہ بھی چلا اور اس کو جیل بھیج دیا گیا۔ دبے عالم مدور پر لوگ کہتے ہیں۔ ہمیں کیا پتہ جناب ہم اس وقت پھر ٹھیک ہے۔ جیس کہ کہتے ہیں دروغ برگروں رادی کے اس وقت ملازموں کے تباہ سے جو ہو کرتے تھے۔ اس کی فیض دوسروں پر ہوا کرت تھا۔ اب ہام صاحب پر پتہ نہیں کیوں ہے بات فٹ بلیٹھی ہے۔ یہ نے ان کام تو نہیں پیدا کر لیا۔

کوئی تذییل کام ہام صاحب کی مکران کے دروان نہیں ہے۔

ہام صاحب نے یہ بھی اعزازی کیا کہ اس بیان میں ۱۹۵۲ سے لے کر اب تک ملازموں کے سلسلے میں کوئی

ریکوڈ نہیں کیا گی۔ میں یہ ساتھ ہوں کہ ریکوڈ نہیں ہو گئے۔ . . . .

### ہمام میر غلام قادر خان

تو جناب دہ ۱۹۵۷ تا اور یہ ۱۹۶۱ ہے۔ ہام صاحب کو پورے بیس سال کے قائد ایوان: جسے خال آیا۔ کہ بارے ہاں ڈیپنٹ نہیں ہوئے ہام صاحب یہ کہتے ہیں کہ اس بھی اس بات کا تہیش خال آیا۔ اگر خال کیا ہے تو شاید پر نا ایں اپنے سے سبکا ہے۔

مرحوم عبد الصمد خان اپنکروں :- پڑا شکست آئت کر دو۔ فراہم صاحب ترقی اپنی بیٹت پر نہیں بیٹھے ہیں۔ ہمید اور پیر سے خالی میں یہ ہمارے خلاف سازش کرنے

قائد الیوان :- بنابر جام صاحب نے بالآخر ٹیک کیا ہے کہ انہیں دن بیان کے وقت ہا مکمل IGNORE کیا گی تھا۔ لیکن جام صاحب کو یہ بھائیت ہونا چاہیے کہ دن بیان کے کریڈو پسند نہیں کر رہا تھا ایک حصہ جام صاحب کی دو اہمیں کے مطابق تردد ہے۔

Point of order sir I totally deny it.

جام میر غلام قادر خان :- جیسا ہے ہون کہ میری مرضی سے ایں نہیں ہوں۔

قائد الیوان :- قاتل کی مرضی اب ہوئی ہے۔

جام میر غلام قادر خان :- میری مرضی سے اب ہوا ہے نہ ہے پہلے ہوا تھا۔

قریب تر حال جام صاحب کو ۲۰ سال کے بعد یہ خال کیا۔ لیکن کہ جام صاحب اس

قائد الیوان :- مرضی سے میں ثابت موتوں پر گردانی کیتی ہوں۔ پہلے ہی ہے۔ ابھی کے نامروں پہلے ہیں۔

ابھی میں اس نت کو اٹھا سکتے ہیں۔ ابھی کے پہلے STATEMENTS دے کر یہ صاحب کو ملائی خواہیں ہے۔

خال جام صاحب میں میں دسے ملکیں گے۔ کوئی ہوں نہ ایسا کیا سکتے۔

Jam Mir Ghulam Qadir Khan.  
I will prove it in documents.

قائد الیوان :-

Please don't be impatient now:-

جناب جام صاحب سے درخواست کروں گا۔ اکتوبر والی امریکات ہیں۔ ان کا بڑا دل ہوتا ہے۔ اپنے کا باتیں ہم نے سمجھ رکھے ہیں۔ اب کہ کہا ہے باقی صرف سے سمجھ۔

ہم صاحب کو اپنے خال کیا۔ اور پیر سے خال ہیں اگر جام صاحب زیاد تر نہ کرے۔ تو ان کو منع پریو

کتاب اگر در و بیلیٹ کو اپنی اچھی ناچیخ کرتے ہیں۔ اسیں ان کی اچھی باتوں سے کہا جائیں ہے۔ وہ بڑی اچھی ناچیخ کرتے ہیں۔ اور یہ اچھی باتیں جو رہ کر سمجھتا ہے ان کے لئے بھی ان کو یہ مانتا ہے گا۔ کہ

### عہم کو دعا میں دو پتیں دلبربنا دیا

جناب ایک اعزازی سفرزیر کو ہذا کو ان لوگوں کو جن کو ڈریں اُن ٹرینیٹیٹ دیتے ہے ساتھ ہی، وہ بیوچٹ نہ  
بیو پھر لازم ہے کرنے، ہمارے سارے شپ و فرزوں سے جا کر کہیں اور علاحدت کرتے ہیں۔ کام تو آجھ کل ہام  
صاحب پر بہت ہے۔ اس لئے آدمی کو بہت ایقان پادا ہے اور بھیور، اگر اپنے حافظہ پر ہام صاحب روزہ رہا ہیں تو  
اہوں نے خود اپنے دست بھر کے بہت سے لوگوں کے حق میں یہ بانٹتے ہوئے ہم کو دہ ڈریں گے  
ہیں جوں، غلط ٹرینیٹیٹ ہماری کرنے کے لئے خسارشیں کیں۔ اب اگر اس کا بھی ٹھوڑا ہام صاحب ہم پر رکھیں تو  
یہ ان کی زیادت ہے۔ ہام صاحب نے یہ بھی کہا کہ سرین ان تحریکیں کو شفعت کر کے دندر ہیں لا یا گیا۔ میں ملت  
ہوں کہ یہ صحیح قدم ہیں تھا۔ لیکن ہماری گرفت نے یہ نہیں کیا۔ اس سے پہلے کی گورنمنٹ نے یہ کام کیا ہے  
اور یہ ہات بالکل غلط ہے۔ کام تحریک سریناں کو جب شفعت کیا تو اس کے ساتھ بھی ہستہ لی ڈپنزری  
اور اسکوں دیزرو نتھے وہ سارے کے سارے شفعت کر جاؤں۔ تو اس کے ساتھ لوگ تو شفعت نہیں ہوتے  
ایک نائب تحریکدار شفعت ہوتا ہے۔ نائب تحریکدار کے ساتھ لوگ تو شفعت نہیں ہوتے، اور ڈپنزری  
دیزرو لوگوں کی ہدایت کے لئے ہوتی ہے۔ میں اس سے بالکل قلعہ ہوں۔ اور یہ سفرزیر کو یقین  
روتا ہوں کہ جو کچھ پہلے ہو ہے۔ اس کو ختمداری ہم پر نہیں آتی۔ اب تھوڑا ہمارے لئے پیرا ہو،  
ہے۔ اس کی کمی کر جیم بہت جلدی پر کر لیں گے، ڈپنزریز کی چالا پر آپ کی خرسکیں کریں گے۔ ہم اپنے کو  
ڈپنزری میں لے۔ جہاں اسکوں کی کمی آپ خرسکی کریں گے، آپ کو جم اسکو لے دیں گے۔ یہ اس لئے  
نہیں کہ ایسا ذکر نہیں کیا کہ خلافت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بلکہ اس لئے کہ جیسی خود اس پیغماں کا اساس  
ہے کہ لوگوں کی ضروریات پروری ہوں۔

جناب دلا۔ ہام صاحب نے ایک بڑا اچھا سطابری کیا تھا۔ کہ سونگیس سے جو آمدی ہوتی ہے اس  
کا بہت نہیں۔ ٹھیک ہے۔ جناب ہم ہام کے ساتھ اس کی تفصیل نہ پیش کر سکے۔ یکون کو ہمارے ہاں ہی  
پارے میں اعداد و شمار نہیں ہیں۔ مگر انکو اس کو سینٹر ڈیلی کرتا ہے۔ اگر اس خواہش کے ساتھ ساتھ ہام  
صاحب یہ خواہش بھی عاہر کر دیتے کرتے آئیں ہیں، تو سونگیس کو صوبے کی تحریکیں دیا جائے تو

میرے چالی ہیں اور زیورہ موزوں ہو جاتا ہے۔ ہر دن ہی میں یہ کہوں گا۔ کوئی عذر نہ کر سکتے ہم  
پا ہے۔ ہن کی بیٹ کے خرابی تھی۔

Sir, Before I start, may I ask the ruling of the chair. That the time may  
be extented up to 2 O'clock Sir.

ای پہنچنے ہیں۔ آپ ۱

آپ کا مطلب ہے کہ تم کو بڑھایا جائے؟

خوبی، کہنا تو بے زیادہ تھا۔ ویسے ہی کہ اشتش کر دوں گا۔ کوئی دفعہ نہیں  
ختم کر دوں۔

مشریف اپنے سکر

قائد ایوان :-

زود بجے تک آپ اس کو ختم کر لیں گے؟

دلیے تو RIGHT OF REPLY کیسے منظر لا جائے ہے۔ اونچے پانی میں آتا ہے جو

قائد ایوان :- کامنی نے کیا براہ راست ہے۔ یعنی کامنے کے بعد اسے اسداود شار موز برداشت  
کرنے ہیں۔ تو اسے میں عرض کر دوں گا۔ کہ وقت دن اسریروں کا کام جاتا ہے۔

مشریف اپنے سکر

قائد ایوان :- سیرے رکھ کر کیا خصل ہے؟

قائد ایوان :- EVENING TIME جن زمانہ کے سزدھ کا دین۔

ہر لکھتے ہے۔ قاب دو بجے تک ہم CONTINUE کریں۔  
پتھریت پر اچھے صاحب ہم آپ کی سہر لیں گے۔

قائد ایوان :- بلاں میں عرض کر دیا کا یہک چیز بڑوں ہم صجان نے کی۔ یہک ہم تھا۔  
کہ اوندر سے بدایا صاحب نئے دن نے ہے ایام کھا کر بیان کیوں نہیں اخیراً کامنے کا زندہ باد اور  
بڑی اور طاقت زدہ باد کے لئے کامنے گے.....

مشریف اپنے سکر

## میکاں سلیف الدین خان پر احمد آپ کے وقت سے پہلے

### قائدِ میوان :- کہن کا درتت تھا؟

خوب و مالا! میں آپ کی وصالت سے نجات بخراں جن میں سے لیک کا تعلق اب بھی سریلیک ہے ہے۔ اور ویک کا شفا۔ تو جناب دالا ہے ہات اسی لیک میں مشادہ میں آؤ ہوگی۔ کہ ہاں عہد اور حق کو پھیلانے کیلی گی ہے۔ اس کی اجراء داری بھی شروع ہے لے کر کچھ دن پہلے ملک پھیلہ سریلیک کے درختیں جلا آؤ ہی ہے۔ اپنے کو تو اس پر اصرار نہیں ہے۔ خان صاحب! اور ہونا یا ہے اسیلیک نے تھیش اپنے منصب کو اپنے سلسلہ جیسے الزامات سے فزاد۔ اور اس کے بعد ان کا اچھا راستے ہے ہے۔ میں ہر کو اکتش کروں ہا کراب ہم اور آپ ایک ایسے دُور ہیں داخل ہو گئے ہیں۔ ہاں میں اور آپ دونوں کا اس حکم کی ہو گئے CONVINCE کر سکتے ہیں۔ اور نہ آپ کی دوسری گرفتاری کو پاکستان کے اندر

ا کے اس تحریر پر پہنچ سکتے ہیں۔ کہ سرانے آپ بھیئے "دنیا باروں" کے کوئی اندھائی گرفتاری نہیں پلاں کت دوڑ مانگ گز پلکا ہے ۱۹۶۵ء سے۔ ہاں لوگ اپنے اور جو سے میں نیز کو ناسیک ہو گئے ہیں۔ اس تھی کہ

سے کوئی اس کے کو آپ اپنے پر اپنے عادیں پوری کریں۔ اور کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ جنرل ارڈر ڈا زندہ باد "جنرل ڈا ہم" نے زندہ باد کیا۔ ان لوگوں نے جہاں سے ایسٹ پاکستان گزا دیا، اور اذرا کاظمی زندہ باد ہم نے کیا۔ یادوں لوگوں نے ایسٹ پاکستان گزا دیا، اس وقت آپ ایسے دکان کی کوئی نہیں بننے پڑئے تھے۔ اور آج، ایسے الزامات ہم پر ٹھاڑے ہیں۔

خام صاحب نے ایک مطابر کیا تھا۔ کہ اور ماڑے کا بھر بیٹے سے لکھن روک دیا جائے۔ دیے یہ یعنی ہے۔ کہ افراد اس کی بھار تک COMMUNICATIONS کی صفات ہے وہ بہت غریب ہے۔ لیکن خام صاحب کی اولاد کے ۲۷ میں بتا دوں کہ لوگوں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ اندھا ڈاگران ڈسٹرکٹ میں شاخی ہو گا۔ کوئی ڈاگران ڈسٹرکٹ سے وہ نہیک ہے اور وہاں اس سانے سے امور دنست ہو سکتے ہے۔ پس میں ایجاد کر دیو ہے۔ یہاں سے لوگ اسی سے جا سکتے ہیں اور وہاں مندرجہ اختیار کو جی اپنے کر کر کے ہیں۔ جوں تک اس دریہ کا تعلق ہے وہ اسی مدرسے۔ لیکن اتنا وغایہ کوئی نہیں کہ کوئی دریہ پر فریب کرنے

کے بعد جو بڑی دوڑیں ملتی ہے۔ راستے میں بڑی بڑی سڑکیں آتی ہیں۔ اور مارٹسے کے ڈرگر کی پچھلی ٹیکانے  
ہے اور مارٹسے کو کھلانے والی ٹیکانے میں شامل کیا جاتے۔

**بامِ فلام قادر خان:-** بچاں تک رُنگ کا ختنہ ہے وہ فپھر بھی آپ کو بنانی پڑتے گی یعنی انکے  
میں مرنے کا رہا ہے اور بچاں تک اور مذہب کو کھلانے میں مدد نے کی ہاتھ ہے۔ اس سے ہر ہمارا کو  
**قائدِ الیوان:-** دلوں کی آمد درقت کا رخ کھلانے کی طرف پر گئے پس ان اور اور مارٹسے کے دریافتی دوڑیاں  
کی سیکھ ہوئے۔ پوچھا ہے مجبود ہے۔ ہم آپ کو بنانے کے لئے دیں گے۔

**بامِ میر فلام قادر خان:-** یکنہ پھر بھی سندھ علی ۷:۰۷

**قائدِ الیوان:-** ہمیں پڑھنے پڑھنے ہر حال وہی مکوان میں شامل ہونا بھائیتے ہیں۔

**بامِ میر فلام قادر خان:-** نہیں ہے، پڑھتے ہیں۔

جواب: اب ہم صاحبِ خصیٰ میں آتے ہیں۔ پیری ان سے کیا منصب، دو دلیان  
**قائدِ الیوان:-** ریاست اور ہمیں ایک وزیر سردار جب بھی وہ عضے میں آتے ہیں۔ تو میں ٹرد ہاں  
ہوں۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ایک عضے میں آتے سے منع کر دیں۔ کیونکہ ہم مجرما ہوں۔

**مشکل پیغمبر:-** وزیر کو ہم کا حصہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ صاحب

جواب مالا ۱۰ ہے جو پیری کو ارشادات لفظی، یہ پیرے ہو رہا ہے۔ وزیر اور اس ایوان  
**قائدِ الیوان:-** کے سرزد ہم بر جاب ہم صاحب سے متعلق نہیں۔ اس کے بعد میں ہتا ہوں۔ جواب  
کی طرف۔ کیونکہ بین اللہ خان پر اچھے

The then Leader of opposition

Actual Leader of the opposition has come

ان کی بڑی بیٹی پوری تغیری جو ہیں کافی پیڑیں خدا۔ اگلی بات ہے کہ ہم بیسے ناں تکلیف کو کے ۲

ہر قریبے کو بڑا نو قریبے کو بڑا ہے جو اپنے ترقیات کے درجنے میں درس دیتے ہیں کا سمجھدے گیا فرمادیا ہو گیا۔ کہ  
HOLDING TECHNICALITIES  
آئی نے اس SUBJECT کو DEAL ملکی کیا ہے۔ بر جنہیں اپنے ڈیزائن کا میرے ساتھ ملتی ہے جو اکٹھش  
کروں گا کہ اون کا جواب دوں۔

خوب ملا اے اسلام ہم پر آپ کا طرف سے لگایا گیا ہے ایک طرف قومی PRIVATE CAPITALISTS  
کی آمدکاری خالی کرتے ہیں اور دوسرا طرف ہم نے اپنے بیٹت میں کمپنیاں FOREIGN CAPITALISTS  
کو ہمیں دعوت دیں گے۔ یہی یہ مانتا ہوں کہ یہ دعوت جو ہم نے EXTEND کی جسے یہ تاری  
خواہش کے مطابق نہیں ہے یہ اس پروگرام کے مطابق ہیں ہے جس کو ہم ہنا چاہتے ہیں لیکن بعض ایجادگریوں  
یہیں کو جو بیس درج خواہش کر دخل پیش ہوتا ہے اسی وجہ پر یہوں کا زیادہ دخل ہوتا ہے۔ آپ کے لئے کہ  
اس وقت ہے کہ آپ PUBLIC SECTOR پر INVEST اپنے  
فرمکتے۔ یہ کہ ترقیاتی خدمتاویں کو دوپے کھال ہو چکا ہے۔ آپ اپنے بیٹت پر ترقیاتی ہیں کیم  
لیجٹے۔ ہمارے پاس کیا ہے گیا ہے۔ اس آمدن کے ساتھ ہم کام تک اس قابل پر کمکتے ہیں کیم  
یہیں کو INVEST کریں۔ ہماری خواہش ہے کہ ہم کو PUBLIC SECTOR پر  
ہمہ پہنچ کر سکتے۔ ہمارے پاس سرمایہ نہیں ہے۔ جبکہ سرمایہ نہیں ہے تو ہم اسی DEVELOPMENT PROCESS  
کو دیکھیں چاہتے۔ کیون کہ اس کے بعد یقیناً یہ اعزاز ان ائمے کا کریم پور ہو گیا ہوئے جو اس صوبے کی پیدائشیں کو درکی  
چاہتا ہے یہ نہیں چاہتا کہ اس نکل یہ کام فرانے لگی۔ دو لوگوں کو کمزوری میں ان میں نہیں ائمے، شہود پہنچا ہوئے اس  
لئے ہم نے ایسا کیا ہے کہ ہم بجہرستے PRIVATE INVESTMENT ENCOURAGE کریں اس کے ساتھ ساتھ  
معزز بھرنے یہ ہی کہ بلوجپتان MINERAL RESOURCES کا صوبہ نہیں ہے۔ سعدیات بڑی محدودیں ہیں۔ یہ  
کہنا کہ بلوجپتان صدریات کے ساتھ میں بہت ہی امیر صوبہ ہے۔ غلط ہے۔ ایکو نہ ہے بلوجپتان ایک ذری  
صوبہ ہے۔ اگر ذرالت کو ترقیاتی جباۓ تو بلوجپتان ایک بہت بھی سالمار صوبہ ہے۔ سکتا جس اب کم از کم میں  
معزز بھر کی اس بہت کو مانگنے کے لیے تیار ہیں جو بلوجپتان کو اس ساتھ میں کچھ پہنچانے ہے جو یہیں کہ ادا کریں چاہتے  
ہیں ہے کہ بلوجپتان کے سعدیات درست اس درست ہے اس کا پیداوار جو کہ مکمل طور پر اس پر میں یوں، ذری،  
دولت میں کہیں زیادہ ہے اور اس بارے میں اعلانیہ شارنش فناش فناش اس ایوان کے ساتھ رکھیں گے۔ میں مرن

۱۰۰

یہ عروج کرنے والوں اور بینوں سے یہ تجویز اپنے داخلی کمپین پروردی ہے تو مشکل ہے اور اگر انہوں نے واسطہ کیا تو  
عمر پر محض وہ لیے ہے ہے کہ بلوچستان کو جو اس کی داخلی دولت ہے اس سے آئندہ کے لیے خود رکھا  
جائے اور جو ان صرفت چند ایک سالا یہ واروں کی ملکیت نامہ رہے تو یہ ان کو یقین دلاتا یوں کہ

He is too late for it he missed the Bus.

جناب راہ : ایک بہت common. الزام جو کس رسی اپنے زندگی کی طرف سے ۶ یا کم روشنی کا فخر  
یہ عوامی کرتے ہیں کہ ماں لاد ایش آرڈر کی بڑی اچھی سپورٹیشن ہے۔ حالانکہ بہان "شدن آدمی آپس میں لڑ  
پڑنے کے" جہاں یہ چوری ہوئے۔ ماں اخباروں کے ذرا گلزاروں کو زدہ کو بے کیا گی۔ اگر کوئی یہی الزام نہ  
شاید تم اس کیوری کہ ماں بھی لیتے۔ کیون کہ کم از کم ایک موزع بہرائی ان جو کہ ایک عالمیں جماعت کے  
روزے ہوں گرم رکن ہیں۔ جسیں کی اس وقت مددوں میں اکثریت ہے اورہ ماں الیان میں بیشیت بھر  
آفت دی اپنے زندگی کے اہون نے یہ الزام لکھا تھا۔ یہ الزام اپنی بیکری پر بھائیکن کیا میں حمزہ الیان کی لہجہ اپ  
کی وسلطت سے چند احتجاجات کے تاثر میں کھلتے بیڈول کرانے کی جدالت کر سکن ہوں؟ ویکھ پہنچنے چند  
ایک بندے یہ ہیں۔ یہ دوستی سے کاتا شہر ہے جناب! جبیں صرفت بیٹہ کائن پڑھتا ہوئی "فیض  
بی پر لیں اور پیلے ٹھانے اور طلباء کا خونزینہ لقادم۔ صرفت ۱۵ طلباء رکھی ہو گئے!"

دوسرے ہے جناب ۲۹ دسمبر کا "ڈرگ کارافن میں پیلے پارٹی کے دوسرا کرن ایکین صہافی اسمبلی شاہ  
وزیر الحق پر لاث پڑے" یہ اخبار کوئی ہے جناب۔ اور یہ ارجمن ۱۹۶۷ء کا ہے۔ وادہ میں جاست  
اسلامی کے جملے میں ہے کہ "پیلے پارٹی مالوں نے بکس پیغما کر انداز کیا۔" یہا خبار تھا۔ ارجمن ۱۹۶۸ء  
کا۔ اور پھر مالوں یا مالوں ہے، جب آپ کیسی کے کہ بس کریں میں لبس کوں کا درد میں پڑھتا جاؤں گا۔

میاں سیف اللہ خان پر اچھے ہے آپ اپنا دل سنوں گوئیں۔

قائد الیان ہے جناب یہ ۲۹-۱۲-۱۹۷۰ کا خبار اس میں بلا پیش پیش کے CAPTION

"دیا گی ہے" R.P.P. M.N.A and A girl of 15 years, charged kidnap

P.P.P. OFFICE ACT

کچھ اس ستر کے ہیں

یہ جناب درسرے صربیں کی اس داما یعنی حالت ہے ذہن تجویز کیا جائے۔ اچھا جناب اس میں ایک اور

منہ مار جائی ہے کہ پہلے پہنچنے کا جتنا سچے لکھا ہوا ہے۔ پہنچ پار گئے۔ سید احمد ندوی بزرگ آشنا بزرگ  
را۔ کراچی ۲۵/۴/۱۹۷۰۔

مکی جانب علی ابراہیم السلام علیکم۔

دیکھو مار جائے کہ مجھے مسلم ہوا ہے کہ آپ کا لامبا مبدأ صدر سے جگدا کر کے اپنیں لکھ دیتے ہیں  
مما اور میں آپ کے چارین پاہتے ہیں۔ کہ الگ ہم مرد ہو گا تو یہ بولو آپ سے خود لوں گا۔ اگر تم مرد ہو تو  
تھیس پر ماریخ کرتا ہے میرا شوہر ہم سے وقت دور ہے۔ میکھ میں ہیں سے مارٹھ نکال کر آپ کو کہاں  
کوٹھ میں پنڈ کوں گا؟

اور یہ مارٹھ نکال پکے ہیں، جناب اس کے بعد۔

”جس دو پیسے کا دکان کر جز بیس اپنے اپنے کیا سمجھتے ہو۔ اس دکان کا بوجا کہ ہم کوئی دکھان“  
یہ کراچی کی ۲۴۰۷۳۶۷۲ زبان ہے۔

”وہند کا سفر کرہو کہ کاتھ عالت ہلا کئے ہم کو رہا ہے کہ تم کرتا نیک کوون کو تم زندگی ہر ہو دکھو ہے اور یہ  
دوسرے مار جائے کہ یہ سے اور ہمارے کوتھے ہے۔ آخر یہ سے سمجھ میں یعنی اتنا کہ تم لوگ اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہو  
اور تم اپنے دو پیسے کی دکان کو دیکھتے یہ تو کہ اتنے کافی ہے تم اخیر سے مار کر دیگے توہین بہت پکننا پڑتا ہے۔“

### ہر دستشو دوست طر

پیغمبرین پاکستان پیسپنڈ پارٹی

یہ لکھ شدھ ہے۔ جو پاکستان پیسپنڈ پارٹی کی طرف سے ایک آدمی کے نام ہماری ہے خدا۔ اور بعد میں وہ ایک  
بھی ہماری ہو گیا خدا۔ اور ایک یہ ٹکایا جا رہا تھا کہ بیپ داسے ہم کو ہمراہ اس کرستے ہیں۔  
جناب معاو۔ یہ کہ اور تراشے ہیں۔

”اوے مزدور گول لا لکان زن گئے“

”کراچی میں تین مرد مار پہلیں کی فائزگ میں سے ہلاک۔“

یہ تو صرف دوہ پہنچنے میں جناب جن کا برادر راست حکومت سے تعلق ہے۔ اب ایک مزید ارجمند ہے  
کہ اگر جو فر ۱۹۷۰ کے ابتداء میں ایک کیپٹن ہے اور ”ذیرہا علی مستحق ہر ہیئی“ مدد ذیرہ اور طرف کے  
جا یکیں ”حکومت سے اگر کراچی کا استلام نہیں چلتا (ذیرہ کو جو پختانی میں شامل کیا جائے۔) آپ کی صدفات کے

میاں سیدف اللہ خان پاچھہ:- اپنے لینے کو تیار ہیں ذہات کر رہا۔

قائد الیوان:- تو جذب اپنے صوبے پر بس کو ہاصل صوبہ کیا جانا ہے۔ جس کو بہت حرب مغلیں صوبے کیا چاہتا ہے۔

لگ وان کا تنخواہ سے نئے نیک آنگے ہیں، وہ بورپت نہ مارن سے بچنے کیلئے کوڑا ہیں کس صوبے پرستی کر دیتا ہے اسی سے کچھ نہیں ہوتا۔ کوئی قدری مدے نئے بیرون کے انہے اپنے ...

میاں سیدف اللہ خان پاچھہ:- فرمایا جیسا ہے۔

قائد الیوان بہ جذب میاں کرنے نہیں ملا اگر رہیے اپنے کو رانے کی کوشش کی حق ملکوں کیاں نہیں ہیں۔ تو یہ عزم کرنا تھا کہ وہ پادشاہ کو سپاٹ سے بچو۔ حام صوبہ کی اپنے بھروسیاں نہیں یعنی افسوس اسی بات کا چکر۔ کہ خان صد خان جن کی نظر ہماری کوتا ہیں پر تو وہ غریب ایں نے اسی نکسے میں ایک جد بھی نہیں پہنچے کہ وہ لوگوں نے اتنے مزدور کیوں مار دیتے۔ احمد یہ علم کیوں پہرا، خان کو خان اکبڑا وی جھادیں مرتا ہے تو دکھ بنتا ہے اور سو نا جس پا بیٹھے یاں دیاں جس تو انہاں مرتے جیسا میاں ایوں نے کچھ نہیں کیا۔ میر صد .....

سردار الصدر خان اچکزی:- اپنے دربارے میں فرق ہوتا ہے۔

لکھ رہے کہ اپنے ان کو پڑایا کر، اور ہمیں اپنا لیں۔

قائد الیوان تو جذب۔ خان صوبہ کے بھنے پر بھجھاد کیا کر

God save me from my friends  
اگر پسپتہ ہیں تو اللہ ہمیں اپنوں ہی سے محفوظ رکھے۔

تو ہے۔ جذب طبا، ای میں یہ رہے اپنے دوست بھجو جو خانیں اور پرانے پرانے طبقے ہیں اپنے سرداریوں کو رکھ جو۔ مگر اس کو سننہ کریں ملت ہے۔ جو ملک نے بنائی ہے۔ یہ دیکھنے بحث

بھام میر غلام قادر خان:- بات فرما ہے کہ پریس کی قدر کارا د ہے۔

بھان بھان جوں اب میں پریس کی آزادی پر کتا جوں۔ وہ جام سا سب نے مجھے بار دلائی  
قائد الیوان:- اور جس کے لئے میں ان کا عذر برہوں۔

پہاڑ جناب پریس کا ایک بیرونی ترقیاتی اور شایر کو بلا ابادوں کے ساقے جو جزیں کے  
پیش ہے تھے اب ان عین نے اپنے PERSONAL CONDEMNATION کیا ہے تو اگر شیخ نام سے CONDEMN  
کیا اور ان کی اس حکمت کو کمی ہے APPRECIATE نہیں کیا مگر پوچھ سکتا ہوں کہ ان میران سے کوئی  
پریس کی آزادی کے دل دیدار ہے وہ اپنے طبقہ آجھ ملک جیل میں پڑے ہوئے ہیں اور جن پر مقدمہ چل رہا  
ہے اُن کے بارے میں ان کی رائے کیا ہے؟ اگر وہ پہاڑ اس دیوانی میں اُن کے بارے میں صحیح رائے  
دینے سے گرفتار ہے تو صحت کی بناء پر تو بھی ایکلے میں کافی ہے کہ بتاویں۔ میں وہی سختے کے لئے تیار  
ہوں۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ اتنا بھی نہ کر سکے گے۔ وہ مجھے ایکلے میں بھی اس بڑی طرح اُکھی نہیں بتائی  
گئے۔ جبکہ میری نے کیا تھا کہ ایک بڑے بھائے کی خواکر بیٹ کا فقرہ میں آجھ تم نے بہت اچھی نہیں کیا۔ تو  
میں نے اسے کیا تھا کہ تم بھل کر دو اس نے برابر دیا کہ میں کر سکتا کہا سن لے گا۔ تو اس طرح سے ہو گئے کافیں  
میں بھی نہیں تباہیں گے کہ جناب ان کے ساقے زندگی ہوں گے۔

میمال سیف اللہ خان پر اچھ:- ہم تو اس صوبے کی بات کر رہے تھے۔

جناب اپ پاکستان سے اپنے آپ کو کافی نہیں سمجھتا بلکہ اس کے بارے میں انہوں نے  
قائد الیوان:- کہہ نہیں کہا۔ اس کے بعد داکٹر نزیر احمد کا تقى پڑتا ہے۔ لیکن شاہزاد میران نے  
ہمسدن اخبار نہیں پڑھا تھا کہ اس علیے میں وہ کوئی بیان اخبار میں درج نہیں کیا۔ کہ جناب یہ اپنا نہیں ہوا۔  
احمد مناصبی کو جو کہ اپ کا پر ٹھے میلڈہ ہوا تھا اس کو وہ بارہ اپنی ہماری میں لاتے ہیں اور اس  
کا آپ کہہ نہیں کہتے۔ کوئی مارک اس کے 86000 PURITY کرے 86000 BLOOD کا  
اس سے بھال کر پہنچا۔ اس میں ڈال کر اس کو لاتے ہیں۔ اس کے بارے میں آپ کہہ نہیں کہتے  
تو یہ میرن کر رہا تھا کہ جناب داکٹر کو درود پر اس قسم کے من گھریت یا ایسے اڑاٹ بولا تھا۔

لے جلتا نہ ہو۔ لکھنے سے پہلے اگر وہ اپنے کار بیان میں خدا تعالیٰ کو دیکھتے تو انہیں بہت سے ایسے تھے۔ جو نہ صرف خود چھپ رہے بلکہ درون کو بھی چھپ رہے کہ تلقین کرتے۔ میرزا برلنے ایک بڑا ہم بنتا، شایا کہ مرکز جو اس وقت ہم کو ایڈرڈ سے رہا ہے۔ قانون اور بیت المقدس کے بھل بسے کاٹ کر ان کی آمرنے کے کامیں ایڈرڈ رہا ہے۔ اس کے جواب میں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے کامیں کہ ہم بیان ملزمت کر رہے ہیں، دیکھنے بلکہ ان سے کہتے ہیں، کہ بیان میں نکلا جاؤ۔ دراصل میرزا برلنے والوں کو اس تاثر دہنے کی کوشش کی ہے، اور وہ بڑے ہیں، انسان پسند ہیں، اور وہ میلوں کے TREAT CASE کرنے کی کوشش کی ہے۔ دیکھیں ان کو حقیقی پہنچ سمجھو۔ یہ کوئی کو وہ صبوری میں ان کی جماعت کی گردش ہے۔ یہ بحث کی مسلط میں ہے تا دینا پہاڑتے ہیں کہ کوئی صوبہ ہمارے بیٹے میں کبھی ۲۰۰۵ میں کر رہا ہے۔ اگر ہمیں پھر مل رہا ہے تو وہ ہمیں سترلی گورنمنٹ دیکھا ہے، اور سترلی گورنمنٹ کی یہ LIABILITY ۷۴ ہے کہ وہ کام RIGHT ہے کہ ہم سترلی گورنمنٹ کے ہم پر ہمیں ۲۵ سال تک جو کام اور انجام کھا گیا، کیا ہمیں یہ حق ہمیں پہنچتا ہے۔ کہ ہم سترلی گورنمنٹ کے کہیں کہ ہمیں ایڈرڈ اور وہ بھی ہم پر احسان جعلیا بارہا ہے۔ ہماری سول گھنیں کی ساری آموری سینٹر کے باری ہے، ہماری فٹریز کی ساری آموری سینٹر کے پاس ہے اور باقی ہماری بہت سی مددیاں سینٹر کے پاس ہیں کیا اس طرف سے میرزا برلنے ہمیں خارش کرنا پڑا ہے ہیں، کیجیے دوسرا سے صبور کی LOYALTY ۷۵ کے کچھ نہ کپیں۔

جذابہ والا ہے کسی پلٹت۔ ملزم اور کسی شخص کے لئے ہمارے دلوں میں کوئی تعجب PREJUDICE نہیں ہے۔ لیکن لوگوں کے چند حقوق ہمارے ذریعیں۔ اور ان لوگوں میں بھائی صاحب خود بھاڑا پہنچ کر کو شاہد کرنے کے لئے آمد ہیں جو کوئی کہہ دیتے ہیں۔ یہ سے آپ لوگوں کو ملازمتیں دیتے ہیں۔ ہم نے بیان کو ہم گاؤ شاہزاد نہیں کھو لا رہا ہے۔ کہ ہاتھ صبور کے لئے اس طرف سے اور دلوں کو رکھیں اور انہیں سکھلاتے پلاتے رہیں۔ یہاں کے لوگوں کے حقوق ہم نے پورے کرنے ہیں اس طرح میرزا برلنے ایک امن کا آپ دوسرا سے صبور کے ساتھ زیادنا کر رہے ہیں۔ اور وہ سری طرف ان کا یہ یکم امن کا جذابہ میں ایسا ہے جو ہستہ نہ ہوں، بھیسا کو دوسرا سے۔ کیا ایسے ہی جذبات رکھے ہوئے آپ بوجھتا نہ بنتے کاد جو عیارتے ہیں کیا آپ اس منصب کے بھائروں کو کافی لگانے کرتے ہیں۔

ہمیں جذابہ۔ یہ میرزا برلنے کے در خلاف اس طرف کا امن ہے۔ یہ کیلئے کے ساتھ یہیں کی خاطر بیان کے لوگوں کے جذبات کو جوڑ دیکھا کر اپنے یہیں کے ساتھ یہیں کی خاطر بیان کے لوگوں کے جذبات کو جوڑ دیکھا کر کیا جائے ہے۔ یہ سے تعلق رکھنے کے لئے VREPATRIATION

پروگرام ہیں جو اسے کامیاب کر دیں یعنی ملک کا بھروسہ ہے۔ لیکن جوں جوں کسی کا وقت اُن جا سے گا.....

### میان سیف اللہ خان پیر اچھہ

یہ نے قبیلہ کا کپڑہ میام کے قاتم بیجیں۔

قائد ایوان : ہم پروگرام کے قاتم بلکن کچھ نہیں بھی تباہ کرہم سنے امکل ایسا فقط رہیہ اپنہ دیں  
جس میں ہم ان لوگوں کے احتمال کا سفر جو اب دے رہے ہیں جو اسے عادہ  
جنگ کے ہبہ کیا دے اپنی جگہ بھاٹھیں ہیں۔ اسی طبقے میں صرزبر کو آپ کو حوصلت سے کے گوں گا۔ کوہست  
یں ایسا ہوتا ہے کہ لوگ اگر باعث PUBLIC CONSUMPTION <sup>WANT</sup> کے قاتم کی کرتے ہیں بلکن COST OF THE PEOPLE کے قاتم صرزبر نے دلک اور نان روکل کے سلسلہ پر کافی حق کیا کہ اسی کا حق اپنے ایسی کوہستے دلکی  
آزاد ہے۔ یہ کچھ ساری SPEECH میں صرف اسی کاہم روشنی پر جذبہ میں میں نے ان کو دیکھ کر نہ دیکھا۔  
جنگ و لڑو بیٹے ذخیرے کے صرزبر نے ہمیں کیا کوہل اور نان روکل کا سکوہ ہماری CREATION کے قاتم  
ہی ہے۔ یہ ہے پہلے کی پیداوار ہے بلکن ہمیں بھی بتا دیں اسی بیٹھیکے سر سلسلہ پر ازد کر جائیں جس نے دلک اور نان روکل پر اش  
ان پے کوہل اور نان روکل کے دیوان چھپتے گئے ہے وہ دلک اور نان روکل کے دیوان نہ ہو۔ بلکہ وہ جو چنان اور نان روکل  
کے دریان ہو۔ وہ لائن ہم صرزبر DRAW کری گے۔ یہ کھجوم یہ AFFORD ہیں کہ کمی اپنے خود فراہم کر دیں  
میں نہیں۔ یہ نہیں بانٹ سکتے۔ یہ ایک FACT ہے۔ اس کے نتے ہمیں کوئی لائن صرزبر DRAW کرنے ہو گی بلکن  
وہ لائن روکل کا نہیں بلکہ بیچنے اور خرپوچتا نہ کر ہو گے میں مانتا ہوں کہ اسی طرف سے اس کا بھی RESPONSE  
اسی قسم کا آئے۔ جیسا کہ اس طرف سے خلف رہنے والے خنجر خاہ کیا تھا۔ اور جو اس کا خرپوچتا خدا دو اس کا بھی ہو گا۔ یہ  
اس کا کوہل پر مانیں۔ آپ اس قسم کی بقیہ صفات کریں گے۔ کچھ زیادہ سے زیادہ لوگوں میں EXPOSE ہو گئے پوچھیں گے  
صرزبر نے ہر ایسی RAISE کی خواہ کر ایک آدمی بن کر نام.....

### میان سیف اللہ خان پیر اچھہ

صریحہ عالم

قائد ایوان : جنگ میں صرزبر عالم۔ کھایاں ایسی کوہی دار ہے۔ جنگ اس فراز عالم کو اس سب سخن  
کو نکالی کر دیں کی جگہ پر کمی خود کو ANEYLAH FROG خوف کیا گا۔ جنگ

FACTS ہیں کہ سڑک خرداد کو پہلے APPPOINT کی گئی تھا مگر اپنے بندوقیات کی بنا پر سڑک خرداد کو عدم کوئی  
کی جگہ پر اس GROUND کی بنا پر قایم گی۔ اس نے یک شری یعنی S.C.B.C کی ہے اور وہ (S.C.B.C) میں میں میں  
جس نے کبھی شاکر پرے سرزاز مام کو APPPOINT کیا تھا اس کے بعد

میہان سیدف الدین خاں نے اچھا۔ سڑک خرداد کو اس کے بعد دوبارہ سرزاز مام کو APPPOINT

کیا گی اور اب سڑک خرداد کو دوبارہ سرزاز مام کی وجہ APPPOINT کیا گی۔

قائد اعلیٰ ان در جو کچھ امور ناپاب اس کو نہیں بخواہی بلکہ بعد اپ کے پس اچھا ہے اسی طبقہ میں رہے جائیداد  
رہے ہوں اپ۔ وقت پر اپ کو کام آئے گا۔ اس کے بعد وہ اس کو رفتہ سے پہلے کہات ہے کہ اس کی ساری امور کو  
کیا گی۔ قیدر خلوہ پری ٹھب کے نزد میں خود کی اپنے دشمنی اور خوبی پرے خوبی کا شکار ہے جو ان خودیں دینے کے لیے پڑیں  
کے میں خوبی کو اپنے اپنے کر لے یہی سی ریتوں کو یہیں

He could be the proper man for this post.

1 CASE اور اسی کو ادا کرنے کو دوبارہ اپنے

RAISE کی وجہ اس نے اپنے اس کیوں کو MOVE کیا تو جو کہ اس کے ساتھ پہلے زندگی برقراری۔

There was no other ground left for the present Govt. to have rectifys it.

جناب دلا ایک سفارتی چہرہ کو سوز خبر اس شکر پر اس حملہ آئے گئے تھے۔ کوئی خود یا رونے والے تھا اور ہیں جو  
لانے والے تھے صالاٹ کیں بالکل غافر اور اتنا ساختا۔

جناب۔ ایک اور بڑا اذام تھا جیسی کہ ان لوگوں نے چڑیں نہ بیو چنان کے کوئی پرہیزم صحن کو دو  
آئیں اور چوتھے ہیں حادثہ نہیں کر رہے ہیں۔ اور کسی اور بھر خلافت کو رہے ہیں۔ خاص طور پر ڈالکھوں  
کے ساتھ میں اب یہی صرف ایک بات ایران کی معلومات کے لئے اس ساتھ میں عرض کروں گا۔ اور وہ یہ ہے  
کہ ۹۵ و ۹۶ دیساں میں ڈالکھوں سے سوارے ہے کے ڈالکھوں کا رہا بار خرد رہا یا ہے۔ وہاں سے کشمکش قیام صحن کو اگنے کے  
بعد وہاں بیٹھ کر پہلی طرف کر رہے ہیں۔ جس کے مقابلے میں یہی قیاس دکا جائے ہیں۔

چنان ہمگ کو اس کے مقابلے کا تلقن ہے اسی ہمیں کم قانونی دخواریاں در پیشیں ہیں۔ شاید من  
شروع ہیں ہر من کی تھا کہ جسے جسی ہیں۔ ان کے خلاف وہ جس کا رہا وہی ہم کر سکتے ہیں۔ وہ کریں گے۔ اگر ان  
سے ہم چیزیں اپنے ساتھ رکھتے ہیں تو یہ ہیں گے۔ ہم انہر اگر قادر ہیں ملتے ہیں۔ ذمہ دہ پڑا گے۔ کوئی کوئی

They must serve our Province.

لے کر اپنی سے قیم صاحب کا ہے۔ تو

سلام نہیں ہم اسیں کس حد تک کا یاد بھتے ہیں۔ We can not predict.

ذین مرض کو رکھا کہ ان سے اگر پیسے درول ہوئے تو پیسے درول کریں گے۔ مددان

کو جو اولادت ہیں میا جائے گا۔

سرٹسٹ عبد الصمد خان اچھوڑی : مذکور افلاٹ بخش بھی امریکہ پہنچا گیا تھا، اس کو کس طرح لایا گیا وہ وہ بیان

قائد اعلیٰ ایوان اے پڑھنیں حضور۔ اگر آپ پہلے POINT OUT کر دیتے تو پہلی پر مشکل کو کہو دینا کہ اگر امریکہ سے کوئی داہش لایا جا سکتا ہے تو پاکستان سے کیوں نہیں ہٹانا تھا جو ہر من کو رکھا تھا کہ یہاں سب کو نیکات ہے کہ یہاں انغلو روسی اور ہان روکی کے لقطہ کو بہت اچھا لایا جاتا ہے۔ اور آج تک اس پرسٹ کو زندہ کیوں دکھائی ہے یہ اس پرسٹ کو زندہ رکھنے کے حق میں نہیں ہوں۔ بلکن اس کی پہنچ درجات جس کی درجے پر ملک آج تک زندہ رہا۔ اب پر RES PONSE ڈیسائیل کی طرف سے پڑھئے.....

(راس موقع پر ایکلی گاؤں کی بیجلی بند ہو گئی)

سرٹسٹ اسپیکر : بھلی نہ ہنسے کی وجہ سے لا اردو ایڈیشن نہیں ہو سکے گا۔ اس سے اس بیجلی کا لامہ اون آج شام پار بنتے تک مٹھی کی جا قہے۔

دیکھ پکار جائیں شش پر ایکلی کی لا اردو ایڈیشن کے لئے متری کو دیا گئی)

وہ چار بجے کو دس منٹ پر سٹر اسپیکر تشریف لائے اور کہی صادرت برٹشک ہوئے۔

سرٹسٹ اسپیکر : پوچھ کہ بھلی نہیں ہے۔ اور ایکلی کی لا اردو ایڈیشن نہیں ہو سکے گا۔ وہ کوئی تکمیل کا

کارروائی نہیں ہے۔ کارروائی کی وجہ پر جو دی جائے تو اپ حضرات کی کیا رائے ہیں۔

قائد اعلیٰ ایوان نہ : کل اگر بھج کا وقت جز لٹسکشن کے لئے رکھ دیں تو بہتر ہو گا۔ اور

EVENING SHIFT میں وزیر خزانہ سر الات کا ہو اب دیں۔ یعنیکہ وہ

میں سیف اللہ خان پر اچھے۔ مکن آپ نے تلقیر نہیں کر دے،

قامہ ایوان: نہیں جو، میرا (آدمی گھنڈا فرن) ہے۔

قامہ حزب اختلاف: ایک گھنڈا تو سوالات کے جوابات کے لئے جو درکار ہے۔

Leader of the House.

Let us give two hours for general discussion.

Adjourn

کیا جالے ہے۔

ادوس کا؟

Adjourn کر دیجئے

رب بہران نے حصہ طلبہ کا رواں کرنے کے حق پر موافق اٹھائے)

کل بھج آٹھ بجے تک کے لئے اس ایوان کر Adjourn کیا جاتا ہے۔

رجوع کر جیں مٹ پر اجلاس کی کارروائی اگلے دن بجھ آٹھ بجے تک کے لئے مقرر ہوگی)